تابناک تاریخ کے جھروکوں سے

خلیفہ راشد سیدنا عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اسلامی لشکر نے بیت المقدس کو صلیبیوں کے قبضے سے آزاد کرانے اور فتح کے علم لہرانے کے بعد کفار کو ذمی بن کر وہاں رہنے کی اجازت ان شرط پر دی کہ ذمی یہ عہد کریں کہ

- اپنے گرجاؤں میں ناقوس انتہائی پست آواز میں بجائیں گے
- اپنے گرجاؤں پر صلیب کی نشانی نہیں لٹکائیں گے
- اتنی آواز میں عبادت کریں گے کہ اپنے علاوہ کوئی اور نہ سن سکے
- جنازوں کے ساتھ مذہبی گیت نہیں گائیں گے
- جنازوں کے ساتھ آگ کی شمعیں لے کر مسلمانوں کے بازاروں سے نہیں گزریں گے
- مسلمانوں کے بازاروں سے خنزیز لے کر نہیں گزریں گے
- شراب فروشی نہیں کریں گے
- اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کریں گے
- عزیز واقارب میں سے جو کوئی اسلام قبول کرنا چاہے اس کے رستے میں رکاوٹ پیدا نہیں کریں گے
- صرف اپنا مخصوص لباس پہنیں گے
- مسلمانوں کی مشابہت اختیار نہیں کریں گے
- مسلمانوں کی سی ٹوپی، عمامہ اور جوتے نہیں پہنیں گے
- مسلمانوں کی زبان میں گفتگو نہیں کریں گے
- اپنے گلوں میں زنران / ٹائی پہنیں گے
- اپنی انگوٹھیوں اور مہروں پہ عربی نقوش نہیں کروائیں گے
- اپنے پاس ہتھیار / اسلحہ نہیں رکھیں گے
- مسلمانوں کا احترام کریں گے اور اگر ان کی مجلسوں میں مسلمان آجائیں تو ان کے احترام میں کھڑے ہو جائیں گے
- کسی مسلمان کے ساتھ کاروبار میں شریک نہیں ہوں گے۔ الا یہ کہ سارے تجارتی معاملات مسلمان کے قبضے میں ہوں
- اگر مسلمان مسافر ہوں تو ان کی مہمان نوازی کریں گے اور اپنا بہترین کھانا ان کے لیے پیش کریں گے

ان ساری شرائط کی ضمانت، صلیبیوں کی جانیں، بچے اور اہل وعیال ہوں گے اگر صلیبی ان شرائط کو توڑیں یا مخالفت کریں تو پھر اہل اسلام کا کوئی ذمہ نہیں اور ان سے وہی سلوک ہوگا جو اہل حرب کے ساتھ کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۲، شمارہ نمبر۴

ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ اپریل 2009ء

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے اس کے دوش پر اُڑتا پھرتا ہے، جب کوئی ڈر اور خوف کی آواز سنتا ہے تو گھوڑے کی پشت پر بیٹھ کر اس کی طرف لپک پڑتا ہے، شہید ہونے کی جگہ تلاش کرتا پھرتا ہے اور موت کے گمان کی جگہ مرنا ڈھونڈتا ہے''۔ (صحیح مسلم)

عنوانات

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبینِ مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے.........

☆ اِسے بہتر سے بہترین بنانے میں ہمارا ساتھ دیجئے۔

☆ اِسے دوسروں تک زیادہ سے زیادہ پہنچانے کا اہتمام کیجیے۔

اپنی تجاویز، تبصرے اور تحریریں درج ذیل برقی پتے (E-mail) پر ضرور ارسال کیجیے۔

nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر 'نوائے افغان جہاد' ملاحظہ کیجیے

www.nawaiafghan.wordpress.com

اللہ سبحانہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و مددگار رہو۔ آمین

قیمت فی شمارہ ۱۵ روپے

اللہ کے لیے لڑنے والے، اللہ کی زمین پر چھائیں گے

تمام تر بزرگی اور برتری اللہ الہ العالمین کو ہی لائق اور سزاوار ہے کہ جو کائنات کے تمام معاملات کو بلاشرکتِ غیرے چلانے والے ہیں۔ اس قدر درود وسلام اللہ کے رسول ﷺ کے لیے جتنا کہ اللہ رب کائنات کو پسند ہے، کہ جن کو دنیا میں مبعوث ہی فقط اس لیے کیا گیا کہ وہ (باذن اللہ) دنیا سے جاہلیت کی بنیاد پر استوار کفری اور طاغوتی نظام کا خاتمہ کریں اور چہار سو 'کلمتہ اللہ ھی العلیاء' کا پرچار کریں۔ اللہ رب العالمین کی بیش بہا نعمتوں اور رحمتوں کی حق دار ٹھہریں وہ انمول ہستیاں، جنھوں نے سربلندی اسلام کے لیے حضور نبی کریم ﷺ کے حکم پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ اللہ کے جود وکرم کے مستحق رہیں وہ علمائے حق کہ جو حضور ﷺ کے بعد اسلام کے شجرِ طیبہ کو اپنے خون سے سیراب کرتے ہیں۔ اللہ الہ العالمین کی مدد ونصرت ہو ان مجاہدین اسلام کے لیے کہ جو ہر دور میں اپنے سروں پہ کفن باندھ کر وقت کے ابوجہلوں کے خلاف سینہ سپر رہ کر امت کو عزت وغیرت سے جینے اور مرنے کے ڈھنگ سکھلاتے ہیں اور جو اپنا خونِ جگر جلا کر ٹھٹھرتی اور سہمی امت مسلمہ کو حرارت بخشتے ہیں۔ اور ذلت وپستی مقدر ہو ہر اس فرد اور گروہ کا، جو اسلام اور مجاہدین اسلام کے خلاف سازشوں اور مکروہ دھندوں میں مصروف ہے۔

حضرت سلمہ بن نفیل الکندیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول مہربان ﷺ کے پاس بیٹھا تھا تو ایک آدمی یوں گویا ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ! لوگوں نے گھوڑے چھوڑ دیے ہیں اور اسلحے رکھ دیے ہیں اور کہنے لگے ہیں کہ اب کوئی جہاد نہیں ہے اور جنگ نے اپنے اوزار رکھ دیے ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگ جھوٹ بولتے ہیں ابھی تو لڑائی کا وقت آیا ہے اور میری امت میں ایک گروہ ایسا ضرور ہوگا جو حق پر لڑائی کرتا رہے گا، اللہ تعالیٰ قوموں کے دل اس کی طرف موڑ دیں گے اور انھیں سے اس گروہ کو رزق ملے گا یہاں تک کہ قیامت برپا ہو جائے گی اور اللہ کا وعدہ آجائے گا۔ آج دنیا بھر میں مجاہدین فی سبیل اللہ، رسول صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں کے مصداق، خلافت علی منہاج النبوۃ کے لیے میدان عمل میں ہیں اور پوری دنیا کا کفر اُن سے خوف زدہ ہے (حقیقتاً کفر کو جو بھی خطرہ ہے انھی مجاہدین مخلصین سے ہے)۔ دنیا بھر کا کفر متحد ہو کر اپنی مکروہ ترکیبوں، چالوں اور ہتھکنڈوں سے ان مجاہدین کو نیچا دکھانا چاہتا ہے۔ ان مجاہدین مخلصین پر اٹھنے والوں ہاتھوں میں کفر کے ساتھ ساتھ غدارانِ اسلام (جو کہ اسلام کا لبادہ اوڑھے ہیں) بھی شامل ہیں۔ ۵۷ مسلم ممالک کے منافق حکمران اور ان کی نام نہاد مسلم فوجیں (جو شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے اللہ رب العزت کے بجائے اپنے صلیبی خداؤں کے آگے سجدہ ریز ہیں) اور ان کا ساتھ دینے میں (بظاہر امتی اور ہمدرد لیکن اندرونِ کفر کے کاسہ لیس) نام نہاد علماء بھی پیش پیش ہیں۔ ان علمائے سوء کو کفار اور ان کے ساتھی انتہائی معصوم نظر آتے ہیں، لیکن پیٹ کے ان بندوں کو وہ معصوم بچے نظر نہیں آتے کہ جو ٹینکوں اور توپوں کی گھن گرج میں مدد کے لیے پکار رہے ہیں، جو صلیبیوں کے آئے روز ہونے والے میزائل حملوں کی صورت یتیم ہو رہے ہیں، وہ بوڑھے بھی ان کی حرص وہوس میں اندھی آنکھوں سے دور ہیں جن کے بڑھاپے کا سہارا ان کے جوانِ رعنا، ان کی آنکھوں کے سامنے انھی نام نہاد مسلم ممالک سے اپنے ہی مسکنوں سے اٹھالئے جاتے ہیں۔ اوروں سے زیادہ اپنوں کے نشتر سہتے' نامساعد حالات میں مجاہدین اپنے مالک حقیقی کی خوشنودی اور اس کے وجہہ کریم کی جستجو میں سچّی لگن کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ تھائی لینڈ میں روہنگیا اور فلپائن میں مورو، قبرص میں ترک اور سرزمین ایمان وحکمت 'یمن' میں فدایان، مغرب اسلامی (الجزائر) میں شہیدی جواں اور ارض ہجرت وجہاد صومالیہ میں سیدنا بلالؓ کے ورثاء، ارض مقدس فلسطین میں مجاہدین فی سبیل اللہ اور جزائر عرب میں اسلام پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے والے قابل تقلید سرفروش، دولتِ اسلامیہ عراق کے مجاہدین مخلصین ہوں اور امارت اسلامیہ افغانستان کے سخت جاں، جان ہتھیلی پہ لیے پاکستان میں نوجوان اسلام اور قبائل کے غیور اور مہمان نواز مسلمان، وسطی ایشیا میں شیشانی اور ازبک جانباز ہر طرف امام مہدی کے حواری (ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے نیاز) تیز تر گامزن ہیں۔

مجاہدین فی سبیل اللہ کی یہ پیشرفت (جس نے دنیائے کفر اور اس کے کاسہ لیسوں کی راتوں کی نیند اُڑادی ہے) امت محمد وفاداروں کو یہی پیغام دیتی ہے کہ دنیا کی عیش کے بجائے آخرت کی ہمیشہ رہنے والی عیش اور بھلائی کا انتخاب کریں۔ پیارے رسول ﷺ کے ساتھیوں کی صورت انصار ومہاجر بنتے ہوئے، اسلام کے ان سچّے جانثاروں کے مبارک نقوش پا کو مشعل راہ بناتے ہوئے کفار اور ان کے حواریوں کی سرکوبی کا سفر اختیار کرو۔ حرمتِ رسول ﷺ پر کٹ مرنے کے اپنے دعوؤں کو گستاخ صلیبیوں، صیہیونیوں اور مشرکین کی موت بن کر سچّا ثابت کرو کہ اب باتوں اور دعوؤں کا نہیں! عمل کا وقت ہے۔

کچھ وقت وہنر کچھ خونِ جگر، ان راہوں پہ قربان تو ہو
تا وقتِ نزولِ عیسیؑ ہم، اس لشکر میں مل جائیں گے

اللھم النصر المجاہدین واجعلنا منھم (امین یا رب العالمین)

''عقیدۂ الولاء والبراءٗ'' (دوستی اور دشمنی) قرآن وسنت کی روشنی میں

مولانا عبدالحکیم حسان

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَ النَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ اِنَّ اللّٰہَ لاَ یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (سورۃ المائدۃ:۵۱)

''اے اہل ایمان! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے گا وہ بے شک انھی میں سے ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہرگز ہدایت عطا نہیں فرماتا''۔

امام ابن جریر طبریؒ مذکورہ آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''ہمارے نزدیک یوں کہنا زیادہ مناسب اور درست ہے کہ اللہ رب العزت نے تمام مسلمانوں کو منع کیا ہے اس بات سے کہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنے حمایتی، مددگار اور حلیف بنائیں،ان مومنوں کے خلاف جو اللہ تعالیٰ پر اور رسول اکرم ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس بات سے بھی خبردار کیا ہے کہ جو مسلمان اللہ اور رسول اکرم ﷺ کو اور مومنوں کو چھوڑ کر ان کافروں کو اپنا حمایتی، مددگار اور دوست بنائے گا تو اس کے نتیجے میں وہ ان یہودیوں اور عیسائی کافروں کی جماعت کا ہی فرد گردانا جائے گا۔گویا یہ شخص اللہ رب العالمین، رسول اللہ ﷺ اور مومنوں کے مدمقابل کافروں کی جماعت کا ایک کارکن ہوگا۔اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اس سے کلیتاً بیزار اور لاتعلق ہوں گے۔''(دیکھئے تفسیر الطبری:۶/۲۷۶،۲۷۷)

مشہور مفسر قرآن امام قرطبیؒ اس آیت:۵۱ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَ مَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ﴾ کا مطلب ہے کہ '' یُعَضِّدُھُمْ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ'' یعنی جو شخص بھی مسلمانوں کے خلاف کافروں کو قوت، طاقت اور ہر طرح کی (لاجسٹک) مدد فراہم کرتا ہے تو ﴿فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ﴾ وہ انہی میں سے شمار کیا جائے گا۔گویا اللہ رب العزت نے بڑی وضاحت سے فرمادیا ہے کہ اس کے ساتھ وہی رویہ برتا جائے گا جو ان یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ برتا جائے گا۔وہ شخص کسی مسلمان کے مال میں وراثت کا حقدار بھی نہیں ٹھہرے گا نہ اس کے مرنے کے بعد اس کا مال مسلمان وارثوں میں تقسیم ہوگا۔اس لیے کہ وہ مرتد ہو چکا ہے یہ بھی ذہن نشین رہے کہ یہ حکم تا قیامِ قیامت جاری وساری ہے۔''

امام قرطبیؒ مزید فرماتے ہیں:

''فرمان الٰہی ﴿وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُم﴾ میں شرط بھی ہے اور جواب شرط بھی ہے۔یعنی اس فرمان ذیشان کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ جس طرح یہودیوں اور عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے، اسی طرح اس نام نہاد کلمہ گو مسلمان نے بھی اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی مخالفت کی ہے، جس طرح دنیا میں ان یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ دشمنی رکھنا واجب اور فرض ہے۔اسی طرح اس کلمہ گو مسلمان سے بھی دشمنی رکھنا واجب اور فرض ہے۔جس طرح آخرت میں وہ یہودی اور عیسائی (یہودیت اور عیسائیت پر مرنے کی صورت میں) لازمی طور پر جہنّم کی آگ کے مستحق قرار پائیں گے بالکل اسی طرح یہ کلمہ گو نام نہاد مسلمان بھی جہنّم کی آگ کا مستحق قرار پائے گا۔الغرض وہ اب ان یہودیوں اور عیسائیوں کی سوسائٹی کا ایک فرد بن چکا ہے۔'' (تفسیر القرطبی:۶/۲۱۷)

شیخ جمال الدین قاسمیؒ اسی بناء پر فرماتے ہیں:

''﴿وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ﴾ کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ان یہودیوں اور عیسائیوں سے دوستی کرے گا وہ ان کے گروہ میں ہی شمار ہوگا۔ان سے دوستی کرنے والے پر بھی وہی حکم اور قانون لاگو ہوگا جو ان یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے ہوگا۔باوجود اس کے کہ وہ زبانی دعوے کرتا رہے کہ میں تو ان یہودیوں اور عیسائیوں کا مخالف ہوں۔اس لیے کہ ظاہری حالات وواقعات اور عمل وکردار کی شہادت ان کافروں کے ساتھ پوری پوری موافقت کی واضح دلیل ہے''۔(محاسن التاویل للقاسمی:۶/۲۴۰)

سلیمانؒ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

''اللہ رب العزت نے یہود ونصاریٰ کو دوست بنانے سے منع فرمایا ہے اور خبردار کیا ہے کہ مسلمانو! یاد رکھو جو تم میں سے ان کو دوست اور حمایتی بنائے گا پھر وہ ان ہی میں شمار ہوگا، وہی معاملہ اس شخص کا بھی ہوگا اور جو یہود ونصاریٰ کے علاوہ کسی آگ پوجنے والے (زرتشت) کو دوست بنائے گا یا کسی بتوں کے پجاری کو دوست بنائے گا تو وہ ان مذہب والوں میں ہی شمار ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے دونوں کو ایک پلڑے میں ڈالتے ہوئے یہ فرق بھی بیان نہیں کیا کہ اگر بالفرض کوئی شخص ان کافروں سے کوئی خطرہ اور محسوس کرتا ہو تو پھر ان سے دوستی کرنا جائز اور درست ہے۔بلکہ واضح الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس خوف وخطرہ محسوس کرنے کے معاملے کو ان کے دلوں کی بیماری کہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ سورۃ المائدۃ کی آیت:۵۲ میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ کافروں کے کسی نہ کسی شر کے خوف اور گردش زمانہ کے ڈر سے ان کے ساتھ دوستیاں کرتے ہیں۔اگر یہ غور کرلیا جائے تو آج کے دور کے مرتدین اور منافقین کا بھی بالکل یہی حال اور یہی معاملہ ہے''

(الرسالة الحادية عشرة من مجموعة التوحيد:۳۳۸)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا﴾ (النسآء: ١٤٤)

''اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی صاف حجت قائم کرلو''

مذکورہ آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام طبریؒ بیان فرماتے ہیں:

''اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے مومن بندوں کو ممانعت کی جارہی ہے کہ وہ اپنے اندر منافقین کے اوصاف واخلاق پیدا نہ کریں۔ کیونکہ منافق مومنوں کی بجائے کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ پھر منافق بھی اللہ کے دشمنوں کے ساتھ دوستیاں رچانے کی بنیاد پر ان کافروں کی طرح ہی ہوجاتے ہیں۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں: ''اے ایمان لانے والو! کافروں سے دوستی نہ کرو، مومنوں کو چھوڑ کر ان کافروں کو مضبوط نہ بناؤ۔ اگر کوئی کلمہ پڑھنے والا مسلمان بھی یہ کرتوت اور حرکت کرے گا تو منافقوں کی طرح اس پر بھی جہنّم کی آگ واجب ہوگی۔''

(تفسير الطبري: ٩/٢٣٦)

فقہ حنفی کے مشہور مفسر علامہ آلوسیؒ مذکورہ آیت کی تفسیر ''روح المعانی'' میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''اللہ رب العزت نے منافقوں کا حال بیان کرنے کے بعد سچّے ایمان والوں کو کافروں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لیے کہ کافروں سے دوستی کرنا منافقوں کا وطیرہ اور ان کے دین کا حصّہ ہے۔ لہٰذا اے مسلمانو! تم ان کی مشابہت سے بچو۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا o﴾ کا معنی ہے کہ عذاب کے اندر مبتلا کرنے کے لیے واضح دلیل اپنے خلاف اللہ تعالیٰ کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا o﴾ کی ایک تفسیر وتشریح یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ: کیا تم اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے منافق ہونے کی واضح دلیل مہیا کرنا چاہتے ہو' اس لئے کہ کافروں سے دوستی رچانا منافقت کی واضح ترین دلائل میں سے ہے۔''

(روح المعاني للآلوسي: ٥/١٧٧، تفسير ابي سعود: ٢/٢٤٦)

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ o﴾ (التوبة: ٢٣)

''اے ایمان والو! اپنے والدین کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ کفر کو ایمان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے محبت رکھے گا وہ پورا گنہگار (ظالم) ہوگا''۔

علامہ قرطبیؒ مذکورہ آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''آیت کے آخری حصّہ ﴿وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ کے بارے میں مفسر قرآن سیدنا عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے:

(هُوَ مُشْرِكٌ مِثْلُهُمْ ، لِاَنَّ مَنْ رَضِيَ بِالشِّرْكِ فَهُوَ مُشْرِكٌ)

'جو کسی کافر ومشرک سے دوستی کرے گا وہ ان کی طرح کا ہی مشرک ہوگا، اس لیے کہ جو شرک کو پسند کرتا ہے وہ بھی مشرک ہوتا ہے۔'' (تفسير القرطبي: ٨/٩٣-٩٤)

علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں: ''اسلام کا اصول ہے کہ ((الرِّضَاءُ بِالْكُفْرِ كُفْرٌ)) یعنی ''کفر کو پسند کرنا بھی کفر ہے''۔ (تفسير القرطبي: ٥/٤١٧، ٤١٨)

مجدّد الدعوۃ الاسلامیہ محمد بن عبدالوہابؒ مزید فرماتے ہیں:

''یاد رکھیے! کوئی کلمہ پڑھنے والا نیک مسلمان جب اللہ کے ساتھ شرک کرنے لگ جائے اور اہل توحید کے مخالف ہوکر مشرکین کا ساتھی بن جائے وہ کافر ہوجاتا ہے، اگرچہ وہ بذاتِ خود شرک کا ارتکاب نہ بھی کرے۔ قرآن مجید میں، رسول اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں اور اہل علم کی تالیفات وتصنیفات میں اس بارے میں اتنے دلائل ہیں کہ ان کو احاطہ تحریر میں لانا دشوار ہے۔'' (الرسائل الشخصية ، خامس من مؤلفات الشيخ محمد بن عبدالوهاب: ٢٧٢)

عبدالرحمٰن بن حسنؒ فرماتے ہیں:

''کسی مسلمان کے اسلام کو ختم کرنے والی اور دین اسلام سے خارج کرنے والی تیسری چیز'' کسی مشرک سے دوستی کرنا، کسی مشرک کی طرف مائل ہونا۔ کسی مشرک کی مدد کرنا اور کسی مشرک کا اپنے ہاتھ، زبان یا مال کے ساتھ تعاون کرنا'' ہے......اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت کی طرف سے امت محمدیہ کے تمام مومنوں سے خطاب کیا گیا ہے کہ اس کے بعد ہر پڑھنے والا اور سننے والا اپنے اپنے گریبان میں نظر ڈال کر جائزہ لے کہ میں کہاں کھڑا ہوں؟ کتنے پانی میں ہوں، ان آیات قرآنیہ کے حوالہ سے میرا کیا حال اور معاملہ ہے؟'' (المورد العذب الزلال في كشف شبهة أهل الضلال: ٢٩١)

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ﴾ (المجادلة: ٢٢)

''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے۔ خواہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے قبیلے کے ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے۔ جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے''۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان فرمائی ہے کہ آپ کوئی ایسا بندۂ مومن نہیں پائیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مخالفین سے محبت کرتا ہو۔ اس لیے کہ ایک بندۂ مومن کا حقیقی ایمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کسی مخالف (کافر ومشرک) سے محبت ومودّت کی نفی کرتا ہے، جس طرح دو متضاد چیزیں ایک دوسرے کی وجود کی نفی کرتی ہیں (جیسے آگ اور پانی)۔ اس مسلّم حقیقت سے معلوم ہوا کہ جس کسی بندۂ مومن کے دل میں ایمان ہوگا، تو پھر اس دل میں اللہ

اوراس کے رسول ﷺ کے دشمنوں سے محبت نہیں ہو سکتی''۔(مجموع الفتاوی:۱۷/۷، نیز ملاحظہ ھو تفسیر الطبری:۲۷/۲۸ ، تفسیر ۹،۷/۷ ۔ تفسیر ابن کثیر:۳۳۰/٤)

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَ اَمْلٰى لَهُمْo ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ﴾ (سورۃ محمد:۲۵،۲٦)

''جولوگ اپنی پیٹھ کے بل الٹے پھر گئے اس کے بعد کہ ان کے لیے ہدایت واضح ہو چکی یقیناً شیطان نے ان کے لیے (ان کے برے اعمال کو) مزین کر دیا ہے اور انھیں ڈھیل دلا رکھی ہے، یہ اس لیے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی کو برا سمجھا، یہ کہا کہ ہم بھی عنقریب بعض کاموں میں تمہارا کہا مانیں گے۔اور اللہ تعالیٰ ان کی پوشیدہ باتیں خوب جانتا ہے''

پانچویں صدی ہجری کے مجتہد امام ابن حزمؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''اپنے اس فرمان میں اللہ رب العزت نے مرتدین کو کافر کہا ہے۔چونکہ ان کو دین حق کی پہچان ہو چکی تھی اور ہدایت بھی ان کے سامنے واضح ہو چکی تھی،اس کے باوجود انھوں نے کافروں کو اپنی وفاداریوں کا یقین دلانے کے لیے جو بھی کہا سو کہا ۔علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتا دیا کہ میں ان کی خفیہ سرگرمیوں اور سربستہ رازوں سے آگاہ ہوں۔ساتھ ساتھ یہ خبر دے دی کہ میں نے ان کے اعمال بھی ضائع کر دیے ہیں۔اس لیے کہ انھوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی روش اختیار کی اور اللہ کو راضی کرنے والی روش کو ناپسند کیا'' (الفصل فی الملل :۱۲۲/۳ ، فتح القدیر للشوکانی:۳۹/۵)

سلیمانؒ بن عبداللہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں:

''مقام غور وفکر ہے کہ جب اللہ کی شریعت کو ناپسند کرنے والے کافروں سے بعض باتوں میں اطاعت گزاری کا یقین دلانے والوں کو اللہ رب العزت نے کافر کہا ہے،حالانکہ وہ ابھی صرف زبانی یقین دلا رہے ہیں عملاً کچھ نہیں کر رہے ۔تو جو لوگ اللہ کی نازل کردہ شریعت کو ناپسند کرنے والے مشرکوں سے مکمل طور پر موافقت کرتے ہیں،اطاعت گزاری کا یقین دلاتے ہیں اور عملاً کافروں کے حق میں کارروائیاں بھی کرتے ہیں تو کیا ان کے کافر ہونے میں کوئی شک وشبہ باقی رہ جاتا ہے؟ (الرسالة الحادیة عشرة من مجموعة التوحید:۳٤٦،۳٤٧)

﴿ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ﴾ (آل عمران:۲۸)

''مومنوں کو چاہیے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ اللہ کی حمایت میں نہیں،مگر یہ کہ ان کے شر سے کسی طرح بچاؤ مقصود ہو۔اور اللہ تعالیٰ خود تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام ابن جریر طبریؒ فرماتے ہیں:

''اس آیت کریمہ کا معنی ومفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو منع کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ کافروں کو اپنا حمایتی اور مددگار نہ بناؤ۔وہ اس طرح کہ ان کے دین ومذہب کی بنیاد پر ان سے دوستیاں رچانے لگ جاؤ،مسلمانوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کرنے کے درپے ہو جاؤ اور کافروں کو مسلمانوں کے خفیہ راز اور معلومات فراہم کرنے لگ جاؤ۔جو شخص ایسا رویہ اختیار کرے گا ﴿فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ﴾ یعنی اس طرح کرنے سے وہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ اس سے لاتعلق ہو جائے گا۔اس وجہ سے کہ وہ اسلام سے مرتد ہو چکا ہے اور کفر میں داخل ہو چکا ہے۔''

(تفسیر الطبری:۳۱۳/٦، نیز دیکھیے تفسیر القرطبی :٥٧/٤)

اسی آیت مبارکہ کی تفسیر حافظ ابن کثیرؒ یوں فرماتے ہیں:

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو منع فرمایا ہے کہ وہ کافروں سے دوستی کریں۔اس بات سے بھی منع فرمایا ہے کہ مومنوں کو چھوڑ کر ان (کافروں) سے چھپ چھپ کر دوستانہ مراسم قائم کریں۔اس بات پر ڈانٹتے ڈپٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ﴾ جو کافروں سے دوستی کر کے اس جرم عظیم کا مرتکب ہوگا اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں''۔

(تفسیر ابن کثیر ۳٥٨/۱)

بعض لوگ مذکورہ بالا آیت میں مذکور الفاظ ''الاان تتقوا'' کی آڑ لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم تو مجبور ہیں اور یہ کہ ہم تو کافروں کے شر سے بچنے کے لئے اُن کا ساتھ دے رہے ہیں،اور پھر وہ کافروں کے ہم رکاب ہو کر اہل ایمان سے جنگ کرتے ہیں،اُن کا قتلِ عام کرتے ہیں اور اُن کافروں کے ساتھ ہر طرح کی مدد اور تعاون کرتے ہیں۔''تقیہ'' یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اس کی آڑ میں کافروں سے محبت اور دوستی شروع کر دی جائے،یا تقیہ کی آڑ میں کافروں کے کفریہ اور باطل عقائد ونظریات کو اختیار کرنا شروع کر دیا جائے،یا تقیہ کی آڑ لیتے ہوئے کافروں کے پروگراموں،ایجنڈوں ،اقدامات (Missions) کو ہی درست قرار دے دیا جائے اور نہ ہی تقیہ کا یہ مطلب ہے کہ کافروں کے اتحادی بن کر مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شمولیت اختیار کر لی جائے۔جس شخص نے تقیہ کا یہ مطلب سمجھا ہے۔اس نے دین اسلام میں ایسی بات سمجھی اور کہی ہے جس کا فتنہ وفساد کوئی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔جان لیجئے کہ یہ نظریہ رکھنا بالکل قرآن وحدیث کے بالکل خلاف ہے چناچہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس ◆ فرمایا کرتے تھے:

((لَيْسَ التَّقِيَّةُ بِالْعَمَلِ اِنَّمَا التَّقِيَّةُ بِاللِّسَانِ))

(تفسیر ابن کثیر:۳٥٧/۱)

''(اگر کافروں کی شرارت کے خوف سے) بظاہر دوستی کا اظہار کرنا پڑ ہی جائے تو وہ صرف قول وگفتار کی حد تک ہو،کسی عمل وکردار سے نہ ہو''

مشہور تابعی جناب عوفیؒ بھی سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے یہ قول نقل کرتے ہیں:
((إِنَّمَا التَّقِيَّةُ بِاللِّسَانِ)) (تفسیر ابن کثیر: ۱/۳۵۷)
''تقیہ (کافروں کے ساتھ بظاہر دوستی کا اظہار) صرف زبان کی حد تک جائز ہے۔ (نہ کہ عملی کارروائیوں سے)''

امام قرطبیؒ تقیہ کی وضاحت میں چند مشہور و معروف علمائے امت کی توضیحات پیش کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس ◆ فرماتے ہیں:
(هُوَ أَنْ يَّتَكَلَّمَ بِلِسَانِهٖ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ وَ لَا يَقْتُلُ وَ لَا مَأْثَمًا)
(تفسیر القرطبی: ٤/٥٧)

''تقیہ اس کو کہتے ہیں کہ کوئی مسلمان شخص کفار کے شر سے بچنے کے لیے اپنی زبان سے کوئی ایسی بات کہہ دے جس سے بچاؤ ممکن ہو۔ اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو۔ تقیہ کرتے وقت نہ تو کسی مسلمان کو قتل کرنا جائز ہے نہ ہی کسی گناہ کا ارتکاب کرنا جائز ہے۔''

عوف اعرابیؒ جناب حسن بصریؒ سے تقیہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:
" التَّقِيَّةُ جَائِزٌ لِلْمُؤْمِنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ لَا يُجْعَلُ فِي الْقَتْلِ تَقِيَّةً"
(فتح الباری: ۱۲/۳۱٤ (کتاب الاکراہ، الحدیث: ٦٩٤٠)

''تقیہ کرنے کی سہولت اور اجازت مومن کے لیے قیامت تک باقی ہے۔ مگر کسی خونِ ناحق میں تقیہ کرنا جائز نہیں ہے۔''

مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ ''جبر و اکراہ'' کی وجہ سے صرف زبانی طور پر کفار سے موافقت کی اجازت ہے، جس کو ''رخصت'' میں شمار کیا جائے گا لیکن ''عزیمت'' یہ ہے کہ اس زبانی کفر سے بھی بچا جائے، چہ جائے کہ کفار کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے ہی خلاف عسکری و غیر عسکری ہر طرح کی معاونت کی جائے۔ چنانچہ اسلامی تعلیمات کی رو سے کسی مسلمان کو قتل کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اگرچہ کسی مسلمان شخص کو کسی مسلمان شخص کے قتل پر زبردستی مجبور کیا جائے۔ اس بارے مشہور و معروف مفسر قرآن علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں:

''علماء کا اس موقف پر متفقہ فیصلہ ہے کہ جس شخص کو مجبور کیا جائے کہ تو فلاں بے گناہ مسلمان کو قتل کر دے۔ ایسی صورت میں بھی مجبور کیے جانے والے شخص کے لیے ہرگز جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کر ڈالے یا اس کی عزت کو پامال کر ڈالے یا اس پر جسمانی تشدد کرے یا اس طرح کا کوئی اور کردار ادا کرے، بلکہ مجبور کیے جانے والے شخص پر لازم ہے کہ اگر اس پر عرصۂ حیات تنگ کیا جاتا ہے اور اس کو اذیتوں اور ابتلاؤں سے دوچار کیا جاتا ہے تو وہ ان پریشانیوں اور اذیتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہوا اپنے اللہ سے اجر و ثواب کی امید رکھے۔ یہ قطعاً جائز نہیں کہ اپنی جان بچاتے ہوئے وہ کسی دوسرے مسلمان کی جان لے لے۔ ویسے ہر قسم کے حالات میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت اور خیریت ہی مانگتے رہنا چاہیے۔'' (تفسیر القرطبی: ۱۰/۱۸۳)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:
''کوئی شخص کسی مسلمان کو ''دینِ اسلام'' پر چلنے کی بنیاد پر قتل کر دیتا ہے جیسا کہ عیسائی مسلمانوں سے ان کے دین اور تہذیب کی بنیاد پر ہی جنگ کرتے ہیں تو ایسا شخص کہ جو محض دینِ اسلام کی بنیاد پر کسی مسلمان کو قتل کرے وہ ''کافر'' ہے۔ دین اور تہذیب کی بنیاد پر کسی مسلمان کو قتل کرنے والا کافر، اس کافر سے زیادہ خطرناک ہے جس کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا باہمی عہد و پیمان طے کیا ہوا ہو۔ اس قسم کا کفر بالکل ان کافروں کی طرح ہی سمجھا جائے گا جو جناب محمد ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کے ساتھ جنگ و قتال کیا کرتے تھے۔ اس قسم کے کفار ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے جس طرح دیگر کافروں کا یہی حکم ہے کہ وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو ناحق، ناجائز اور ناروا قتل کر دیتا ہے مثلاً کسی دشمنی کی بناء پر یا مال و دولت کے کسی جھگڑے کی بنا پر یا اسی طرح کے کسی اور جھگڑے کی بنیاد پر تو وہ شخص کافر نہیں ہو گا مگر یہ قتل ناحق کبیرہ گناہ ہے۔ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالجِمَاعَةِ (یعنی قرآن و سنت پر چلنے والے اور منہج اسلاف پر کاربند مسلمانوں) کے ہاں کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے سے کبیرہ گناہ کا مرتکب تو ہو گا مگر کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔'' (مجموع الفتاوی: ۳٤/۱۳٦، ۱۳۷)

شیخ سلیمان بن عبداللہؒ فرماتے ہیں:
''ایک ایسے شخص کے خلاف جہاد کو واجب کرنے والی تیسری بات یہ ہے کہ جو شخص بھی مشرکین کی مدد و حمایت کرتا ہے یا اپنے ہاتھ، زبان یا مال غرضیکہ کسی بھی طرح مسلمانوں کے خلاف مشرکوں کو تعاون فراہم کرتا ہے۔ یہ ایسا کفر ہے جو اسے اسلام سے باہر نکال دیتا ہے۔ جو انسان بھی مسلمانوں کے خلاف مشرکین کے ساتھ تعاون کرتا ہے، مشرکوں کو اپنا مالی تعاون پیش کرتا ہے جس کو وہ کافر و مشرک مسلمانوں کے خلاف برپا جنگ میں بروئے کار لاتے ہیں۔ یہ تعاون بھی وہ اختیاری حالت میں کافروں کے پیش خدمت کرتا ہے، ایسا شخص بلا شبہ کافر ہو جاتا ہے۔ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نے نواقض اسلام میں سے آٹھواں ناقض (اسلام کو ختم کرنے والا عمل) یہ بیان کیا ہے کہ ''مشرکین کی مدد کرنا اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں مشرکوں کا تعاون کرنا۔ اسلام کو ختم کرنے والا آٹھویں نظریہ و عمل ہے۔ اس کی دلیل سورۃ المائدہ کی آیت: ۵۱ ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے گا وہ بے شک انہی میں سے ہے۔ ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔'' (الدرر السنية فی الاجوبة النجدية: ۷/۲۷۵)

شیخ سلیمان بن سحمانؒ، کافروں سے دشمنی اور مومنوں سے محبت کے عقیدہ کو اپنے شاعرانہ انداز میں یوں واضح کرتے ہیں:

وَمَنْ يَّتَوَلَّ الْكَافِرِيْنَ فَمِثْلُهُمْ ۔۔۔ وَ لَا شَكَّ فِيْ تَكْفِيْرِهٖ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ
وَمَنْ يُّوَالِيْهِمْ وَيَرْكُنُ نَحْوَهُمْ ۔۔۔ فَلَا شَكَّ فِيْ تَفْسِيْقِهٖ وَ هُوَ فِيْ وَجَل
وَكُلُّ مُحِبٍّ أَوْ مُعِيْنٍ وَ نَاصِرٍ ۔۔۔ وَيُظْهِرُ جَهْرًا لِلْوِفَاقِ عَنِ الْعَمَلِ
فَهُمْ مِثْلُهُمْ فِي الْكُفْرِ مِنْ غَيْرِ رِيْبَةٍ ۔۔۔ وَاِذَا قَوْلُ مَن يَدْرِ الصَّوَابَ مِنَ الزُّلَل

(دیوان عقود الجواهر المنضدة الحسان للشيخ سليمان بن سمحان: ۱۳۱)

جو کافروں سے دوستی رچاتا ہے وہ انھی کی طرح ہوتا ہے۔عقل ودانش والے کسی شخص کے ہاں اس کے کافر ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

جو شخص کافروں سے دوستی قائم کرتا ہے اور ان کی طرف مائل ہوتا ہے اس حالت میں کہ اس کے دل میں خوف وہراس تھا تو اس کے فاسق وفاجر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

ہر وہ شخص جو کسی کافر سے محبت کرنے والا ہو، اس سے تعاون کرنے والا ہو اور اس کی مدد وحمایت کرنے والا ہو، وہ چاہے ظاہری طور پر ہی اپنے عمل وکردار سے کافروں کے ساتھ یکجہتی، ہم آہنگی اور موافقت کا اظہار کرنے والا ہو۔بغیر کسی شک وشبہ کے وہ شخص بھی کافروں کی طرح کا کافر ہے۔یہ بات وہ شخص کہہ رہا ہے جو صحیح اور غلط، حق اور باطل میں فرق سے اچھی طرح آگاہ وآشنا ہے۔شیخ عبدالرحمٰن بن حسنؒ مزید فرماتے ہیں:

''کافروں کے ساتھ مل کر کسی کلمہ پڑھنے والے نام نہاد مسلمان کا مسلمان ہی کے خلاف جنگ کرنا، جبکہ وہ جانتا بھی ہے کہ وہ کفار، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دین برحق ''اسلام'' کا قلع قمع کرنا چاہتے ہیں۔سابقہ گفتگو میں ذکر کردہ صورت حال سے کئی لحاظ سے بڑا گناہ ہے۔دین اسلام ختم کرنے کے لیے کوشاں ان کافروں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شرکت کرنے والا یہ نام نہاد کلمہ گو مسلمان ''کافر'' ہے ۔ایسے شخص کے بارے میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَیَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِیْهَا فَاِنْ لَّمْ یَعْتَزِلُوْكُمْ وَیُلْقُوْٓا اِلَیْكُمُ السَّلَمَ وَیَكُفُّوْٓا اَیْدِیَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴾ (النسآء:۹۱)

''تم کچھ اور لوگوں کو ایسا بھی پاؤ گے، جن کی بظاہر خواہش ہے کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں۔لیکن جب کبھی فتنہ انگیزی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں تو اوندھے منہ اس میں ڈال دیے جاتے ہیں پس اگر یہ لوگ تم سے (لڑائی میں) کنارہ کشی نہ کریں تمہاری اطاعت نہ کریں اور (کافروں کے ساتھ لڑائی کے وقت یہ لوگ) اپنے ہاتھ تم سے روک کر نہ رکھیں تو آپ ان کو پکڑیں اور جہاں کہیں بھی پائیں ان کو قتل کردیں ۔ان لوگوں کے خلاف ہم نے تم کو کھلی حجت دے دی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو کوئی مسلمان کو ایسے وقت بے یارو مددگار چھوڑ دے جبکہ اس کی عزت اچھالی جارہی ہو اور اس کی ساکھ خراب کی جارہی ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کو بے یارومددگار چھوڑ دے گا جبکہ اس کو مدد کی ضرورت ہوگی، اور جو کوئی مسلمان کی مدد کرے ایسے وقت جبکہ اس کی عزت اچھالی جارہی ہو اور اس کی ساکھ خراب کی جارہی ہو، تو اللہ اس کی اس وقت مدد کرے گا جبکہ اس کو مدد کی ضرورت ہوگی''۔ (ابوداؤد)

﴿تَرٰى كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَفِی الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴾ (سورۃ المائدۃ:۸۰)

''تم دیکھو کہ ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔(یہ کام) بہت ہی بُرا ہے جو ان کی جانوں نے ان کے لئے آگے بھیجا ہے۔ان کی اس حرکت کی وجہ سے اللہ ان پر غضبناک ہوا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے عذاب میں مبتلاء کردیئے گئے۔''

کفار ومشرکین سے دوستی اور معاونت کے حوالے سے شریعت کی واضح تعلیمات اور ہدایات ہمارے سامنے موجود ہیں، فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ ہم کیا طرز عمل اختیار کرتے ہیں؟

آخر میں اللہ رب العزت کی جناب میں انتہائی عاجزی کے ساتھ دُعا ہے کہ:

اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا تَجْعَلْنَا مَعَهُمْ

''اے اللہ! ہر اس شخص کی مدد فرما جو تیرے نبی محمد ﷺ کے دین کی مدد ونصرت میں لگا ہے اور اُن میں ہمیں شامل فرما اور ہر اُس شخص کو ذلیل ورسوا فرما جو تیرے نبی محمد ﷺ کے دین کو نیچا دکھانے میں لگا ہے اور ہمیں اِن لوگوں میں شامل نہ فرما۔'' (امین یا رب العالمین)
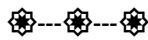
بقیہ: طاغوتی ایجنسیوں کے حربے اور ان کا سدِ باب

بعض اوقات ان کی حفاظت کے لیے کتے بھی خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں۔اگر آپ کسی بھیڑ، بکری کو ذبح کرتے ہیں تو اس کا خون پانی کی ندی میں بہائیں یا گڑھے میں دبائیں اور ہڈیاں یا کھال ہر چیز مکمل طور پر چھپائیں۔کیونکہ کسان اس طرح کی زیادتی پر سخت غمگین ہوتے ہیں اور دشمنوں کو آپ کی راہ پر ڈال سکتے ہیں۔البتہ مہاجرین کے کیمپوں، خیموں سے اس طرح کی چیزیں بآسانی مل سکتی ہیں۔سفر کے لیے بہترین وقت رات کا ہوتا ہے۔ملاحت کمپاس، قطب نمایا ستاروں کی مدد سے کی جاسکتی ہے۔باقی رہیں اپنی جیب سے، لڑیں اپنی پیٹی سے اور جئیں اپنی پوچ سے۔

رات کے وقت زیادہ ٹھنڈ ہوتی ہے دن کے وقت رہنے کے لیے گرم جگہ دیکھیں لیکن درختوں کے جھنڈ یا کھیتوں کے باڑے خطرناک ہوسکتے ہیں۔البتہ اکا دکا پہاڑیاں زیادہ بہتر ثابت ہوتی ہیں۔ایسی جگہ تلاش کریں جو خشک ہو اور آنے جانے والے پر نظر بھی رکھی جاسکے۔اکثر تلاش کرنیوالی پارٹی کتوں کو ساتھ لے کر چلتی ہے یا ہیلی کاپٹروں کی مدد سے نگرانی کی جاتی ہے۔آپ کو زمینی اور ہوائی دونوں نظروں سے تمویہ کرنا ہوگا۔سب سے اہم چیز فرار میں آپ کی شخصیت اور نفسیات ہوتی ہے۔آپ کو ٹھنڈے دماغ، روشن ضمیری، عملی مزاج، حقیقت پسند، فیصلہ کن اور حالات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے والا ہونا چاہئے، جو تنہائی سے نہ ڈرے اور چیزیں اختراع کرسکے، دوسروں کے ردعمل کی پیش بینی اور پیش گوئی کرسکے، ہر وہ چیزیں جمع کرے جو بعد میں کام آسکتی ہو۔

سرزمینِ خراسان میں صلیبیوں کی بے چارگی

طلحہ ابو بکر

افغانستان میں موجود صلیبی وصہیونی افواج مکمل طور پر مجاہدین کے رحم وکرم پر ہیں۔ان افواج پر یہ بات واضح تر ہوچکی ہے کہ مجاہدین کے مقابلے میں کامیابی حاصل کرنا ناممکن الحصول ہدف ہے۔یہ جنگ ان طاغوتی طاقتوں کے لیے ایسی بھیانک حقیقت ہے جس کا سامنا اُنھیں مردار فوجیوں کے تابوتوں کی قطاروں، زخمی اور اپاہج سپاہیوں وافسروں کی روز افزوں بڑھتی تعداد کی صورت میں کرنا پڑ رہا ہے۔یہ محض اللہ تبارک وتعالیٰ کا کرم اور اُس کا احسان وفضل ہے کہ اُس نے اپنی قدرت کاملہ کے ذریعے اپنے کمزور وضعیف اور بے سروسامان بندوں کو محض اُن کے اخلاص، تقویٰ اور راہ خدا میں اپنا سب کچھ لٹادینے کی بنیاد پر وہ قوت عطا فرمائی جس کی بنیاد پر انہوں نے فراعینِ عصر کی رعونت ونخوت کو پیوندِ خاک کر دیا ہے۔

سال ۲۰۰۸ء میں طالبان نے ۵۲۲۰ امریکی واتحادی فوجیوں کو جہنّم واصل کیا جبکہ مرتد افغان فوج اور پولیس کے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۵۵۲۷ تھی۔مجاہدین نے اپنی کارروائیوں میں طاغوتی طاقتوں کی تمام تر ٹکنالوجی کے سحر کو چکنا چور کر کے رکھ دیا۔ان مبارک کارروائیوں کے دوران ۳۱ جنگی جہاز و ہیلی کاپٹر مار گرائے گئے جبکہ ان شیطانی قوتوں کی ۲۸۱۸ گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔اس کے ساتھ ساتھ مجاہدین نے اتحادی افواج کی رسد کے نظام کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔اب تک اتحادی افواج کو سامان رسد پہنچانے والے ۴۵۰ سے زائد کنٹینرز نذرِ آتش کے گئے۔ان کنٹینرز میں ۱۵۰ سے زائد بکتر بند گاڑیاں بھی تھیں۔عید الاضحیٰ سے ایک روز قبل پشاور میں ہونے والی کارروائی کے نتیجے میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا بیس ارب کا نقصان ہوا۔اُن کی سپلائی لائن طالبان کے مسلسل حملوں کا نشانہ بنی ہوئی ہے اور یہ ''بہادر'' افواج اپنی کمین گاہوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔

الحمدللہ مجاہدین کا ہر قدم فتح اور کامیابی کی طرف بڑھ رہا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ **و انتم الاعلون ان کنتم مو منین** 'اللہ کا وعدہ ہے' اور اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔اتحادیوں کا زور ٹوٹ چکا ہے لیکن امریکہ ''بہادر'' تاریخ کے سبق سے آنکھیں بند کیے اور شکست خوردگی کے باوجود اپنی انانیت اور غرور وتکبر کے بت کو سہارا دینے کے لیے افغانستان میں ۲۵ سالہ قیام کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے منصوبے کی حتمی تکمیل (یعنی **و کلمة الله هی العلیا**) اور دنیا بھر کی کفری طاقتوں کی ظالمانہ حاکمیت کے خاتمہ کے لیے اس فرعونِ زمانہ کی عقل وفہم سلب کر لی ہے۔امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس نے (نام نہاد) افغان حکومت کو طویل مدت تک افغانستان میں قیام کی یقین دہانی کروائی ہے۔امریکی جوائنٹ فورسز کمانڈ کی جانب سے جاری ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ نے عسکریت پسندی کے خاتمے کے لیے ۲۵ سال تک جنگ کا عزم کر رکھا ہے' اسی لیے وہ افغانستان میں تین مستقل فوجی اڈے تعمیر کر رہا ہے، جن میں سے ایک اڈا قندھار میں تعمیر کیا جائے گا جس پر ۵۰۰ ملین ڈالر لاگت آئے گی جبکہ دیگر علاقوں میں فوجیوں کی رہائش گاہیں تعمیر کی جائیں گی جن پر ۳۰۰ ملین ڈالر لاگت آئے گی۔اللہ سے باغی سرمایہ دارانہ نظام کے سرخیل امریکہ کی ڈگمگاتی معاشی ناؤ' مجاہدین کی استقامت واولوالعزمی کی وجہ سے غرق ہو کر تاریخ کے اوراق کے سپرد ہونے کے قریب ہے۔(سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ)

۱۷ہزار اضافی امریکی فوجیوں کی افغانستان میں تعیناتی ہوگی۔خوش خبری ہو مجاہدین کے لیے کہ اُن کا شکار ذلیل ورسوا ہونے خود اُن کے پاس آ رہا ہے! طالبان مجاہدین کا کہنا ہے ''ہم نے نئے امریکی فوجیوں کے 'استقبال' کی تیاری کر رکھی ہے''۔گزشتہ آٹھ برس کے دوران میں افغانستان اور پھر عراق میں لڑتے لڑتے امریکی فوج تھک چکی ہے کیونکہ ایمان ویقین نام کی نعمت سے تو یہ بدبخت محروم ہیں اور موت کو ہر دم اپنی آنکھوں کے سامنے ناچتا دیکھ کر شدید قسم کے ذہنی ونفسیاتی امراض کا شکار ہیں۔گویا ان محاذوں پر موجود تمام کفار 'چلتی پھرتی زندہ لاشوں' کی صورت اختیار کر چکے ہیں لہٰذا امریکی فوج میں شمولیت کے لیے امریکی شہری بھی کافی تعداد میں میسر نہیں۔بہر حال عسکری تجزیہ کار اس بات پر متفق ہیں کہ اضافی فوج افغانستان بھجوانے سے امریکہ اس دلدل میں مزید دھنستا چلا جائے گا کیونکہ جتنی زیادہ فوج افغانستان میں آئے گی، مجاہدین کو اتنے ہی زیادہ اہداف میسر آئیں گے اور امریکہ واتحادی جتنی زیادہ فوج افغانستان میں جمع کریں گے اُتنی ہی زیادہ بڑی شکست کا انھیں سامان کرنا پڑے گا۔(**ومکروا و مکر الله والله خیر الماکرین**)

اسی دوران میں ایک سابق روسی جرنیل ارسلان آ ڈشیلف نے کہا کہ نیٹو اور امریکہ افغانستان میں سابق سوویت روس والی غلطی دہرا رہے ہیں۔اُس نے ۱۹۸۰ء کے عشرے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں فوجی کارروائی کے دوران میں ۱۵ لاکھ افغان شہری شہید ہوئے جبکہ ۱۴ہزار روسی فوجی جہنّم واصل اور ۷۰ ہزار سے زائد معذور ہوئے۔اس کے باوجود سوویت روس کو اس سرزمین میں عبرت ناک شکست ہوئی۔اس حقیقت کو مرتد وزندیق امریکی صدر اوباما بھی پا چکا ہے کہ افغانستان 'سلطنتوں کا قبرستان' ہے۔یہ بات اس نے میونخ سکیورٹی کانفرنس میں کہی۔اُس نے کہا ''پچھلے دوسال کے اندر افغانستان کی صورت حال بہت خراب ہوئی ہے۔کامیابی کے امکانات کم ہیں کیونکہ تاریخ یہی بتاتی ہے کہ افغانستان بیرونی حملہ آوروں کا قبرستان ثابت ہوا ہے اور بیرونی فوجی طاقتوں کو یہاں ہمیشہ شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے، ہمیں اس تاریخ کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔'نیویارک ٹائمز' کو دیے گئے

انٹرویو میں اوباما نے کہا ''امریکہ افغانستان میں جنگ جیت نہیں رہا اور افغانستان کے حالات عراق سے زیادہ پیچیدہ ہیں''۔ متذکرہ بالا میونخ کانفرنس میں ہالبروک نے کہا ''افغانستان کی صورت حال ویت نام سے زیادہ خراب ہے اور یہاں عسکریت پسندی کے خلاف لڑائی عراق کی نسبت زیادہ مشکل ثابت ہوسکتی ہے۔ افغانستان میں جنگ جیتنا انتہائی مشکل اور کٹھن کام ہے، مجھے زندگی میں کبھی ایسے کٹھن اور مشکل حالات سے دوچار ہونا نہیں پڑا جتنا افغانستان میں سامنا کرنا پڑ رہا ہے''۔

مائیک مولن نے نیو یارک میں فورٹ ڈرم آرمی بیس میں خطاب کرتے ہوئے تسلیم کیا کہ ''افغانستان کی صورت حال انتہائی تشویش ناک ہے، طالبان مضبوط جبکہ حکومت کی گرفت کمزور تر ہو رہی ہے، وہاں صورتحال مشکل ہوتی جارہی ہے، مالیاتی بحران بھی افغانستان میں آپریشن کو متاثر کرسکتا ہے''۔ برسلز میں نیٹو کے ہیڈ کوارٹر میں سفیروں سے خطاب کرتے ہوئے برطانوی وزیر دفاع جان ہٹن افغانستان میں نیٹو افواج کی ناکامی پر ملنے والی مایوسی نہ چھپا سکا اور غصّے کا اظہار کرتے ہوئے اُس نے کہا کہ ''طالبان کے خلاف نیٹو افواج کی جانب سے پیش قدمی نہ ہونا افسوسناک ہے۔ ہمیں طالبان کے خلاف مفت کے فوجی نہیں ملیں گے'' (قل موتوا بغیظکم)۔

انسداد دہشت گردی کے آسٹریلوی ماہر ڈیوڈ کلکوان کا کہنا ہے کہ ''افغانستان مکمل تباہی کے دھانے پر پہنچ چکا ہے اور رواں سال یہ ملک اتحادی افواج کے لیے انتہائی مہلک ثابت ہوگا، افغانستان کی صورت حال ویت نام جیسی شکل اختیار کر گئی ہے۔ افغانستان میں فوج میں اضافہ سے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوں گے''۔ (وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ)

دوسری جانب نیٹو اور امریکہ کے درمیان خلیج وسیع ہوتی جارہی ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق نیٹو اور امریکی فورسز کو اب آپس میں بھی ایک دوسرے پر اعتماد نہیں رہا جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ نیٹو ممالک کو افغان جنگ میں بجز تباہی و رسوائی کے اور کچھ دکھائی نہیں دے رہا، نیٹو ممالک سمجھتے ہیں کہ اس جنگ میں اگر کوئی فائدہ ہوسکتا ہے تو وہ صرف امریکہ کا ہوگا لہٰذا نیٹو ممالک اب افغانستان سے واپسی کے لیے بڑے بے تاب ہیں۔ آسٹریلوی وزیر دفاع جوئل فٹز گبن نے بھی تسلیم کیا ہے کہ ''افغانستان میں فوج ڈبل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ افغانستان میں کامیابی کا کوئی امکان نہیں''۔ ڈنمارک کا وزیر دفاع بھی چیخ رہا ہے کہ ''افغانستان میں سکیورٹی کی صورت حال انتہائی خراب ہے اور ڈنمارک وہاں مزید فوج نہیں بھیجے گا۔'' سپین نے بھی امریکی صدر کا مطالبہ مسترد کرتے ہوئے افغانستان میں مزید فوج بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ رپورٹیں تو پہلے ہی منظر عام پر آچکی ہیں کہ مالیاتی بحران کے باعث نیٹو ممالک اپنی فوجیں افغانستان سے نکالنے پر مجبور ہو جائیں گے لیکن یورپی یونین کا صدر الیگزینڈر رروندرا تو یہاں تک کہنے پر مجبور ہوا کہ ''عالمی مالیاتی بحران سے یورپی یونین اور نیٹو کا اتحاد بھی شدید خطرے سے دوچار ہوگیا ہے''۔ جبکہ میونخ سکیورٹی کانفرنس میں شریک نیٹو کے اہم ارکان جرمنی اور برطانیہ بھی افغانستان میں مزید فوج بھیجنے کے معاملے پر اختلافات کا شکار ہو گئے ہیں۔ آنے والے دنوں میں امریکہ و نیٹو ممالک کے درمیان یہ سرپھٹول ان شاء اللہ مزید بڑھنے کا امکان ہے۔ (تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى)

موجودہ صلیبی جنگ کے آٹھ برس بعد اس جنگ کے نتائج کس قدر امریکیوں کی توقعات کے مطابق نکلے؟ اس سوال کا جواب امریکہ کے سب سے بڑے اتحادی برطانیہ کے سابق کمانڈر مورلے کے اس بیان میں پنہاں ہے، جس میں اُس نے انکشاف کیا کہ ''افغانستان کے جنوبی علاقوں میں آپریشن، ویت نام کی طرح ناکام اور بے کار ہے''۔ غیر جانب دار تجزیہ کار بار ہا اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ اس وقت تمام معاملات طالبان کے ہاتھ میں ہے، وہ اس وقت افغانستان کے ۷۰ فیصد سے زائد علاقوں پر بلاشرکت غیرے حکمرانی کر رہے ہیں بلکہ ایک معروف افغان تجزیہ کار ہارون میر کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ ''اس وقت طالبان کابل کے کونوں میں موجود ہیں اور وہ کسی بھی وقت کابل حکومت کو گرا سکتے ہیں''۔

کفر کی (مصنوعی) طاقتوں کے خوف سے کانپنے والوں کے لیے طالبان مجاہدین کی ان کامیابیوں میں سبق مضمر ہے۔ وہ سبق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کبھی بھی اپنے مخلص بندوں کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا، یہ اُس کا طریقہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آزمائشوں، سختیوں اور صعوبتوں سے گزارتا ہے اور جب وہ محض اُسی کی توفیق سے یہ تمام مراحل صبر واستقامت سے طے کر لیتے ہیں تو پھر اُس عزیز وغفار، مالک الملک کی مدد ونصرت اور فرشتوں کا نزول اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کرتے ہیں جس کے نتیجے میں دنیا میں فتح وکامرانی، عزت وتمکنت اور آخرت میں خوشنودی رب ورضائے الٰہی اور رب کریم کی جنتوں کا حصول اُن کی منزل قرار پاتا ہے۔ اس کے برعکس اُن کی مقابل قوتیں جو دراصل اللہ کا مقابلہ کرنے نکلتی ہیں، اُن کا مقدر دنیا میں ذلت و رسوائی، مسکنت وپستی اور بے چارگی وکم بختی ٹھہرتی ہے اور آخرت میں ہمیشگی کا عذاب، جلنے اور جلتے رہنے کی سزا اُن بدبختوں کے لیے تیار ہے۔ ذالک جزاء الکافرین

❁---❁---❁

سپلائی لائن

ڈاکٹر ولی محمد

دل کا جانا ٹھہر گیا ہے، صبح گیا کہ شام گیا، کے مصداق یہ بات تو اب روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ عراق کے بعد افغانستان میں بھی ذلت آمیز شکست اور پسپائی صلیبیوں کا مقدر بن چکی ہے۔ ان شاء اللہ، اب اگر کوئی سوال باقی ہے تو یہ ہے کہ صلیبیوں کے لشکر اپنے سورماؤں میں سے کتنوں کو زندہ بچا کر واپس لے جانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اِس سوال کا جواب اس بات پر منحصر ہے کہ اللہ کے شیروں کے نرغے میں آئے ہوئے ان صلیبی لشکروں تک رسد پہنچانے کا کوئی راستہ باقی بچتا ہے یا نہیں؟ یوں محسوس ہوتا ہے کہ تاریخ ایک مرتبہ پھر دُہرائی جا رہی ہے اور انیسویں صدی میں برطانوی استعمار جیسا انجام اب تمام صلیبی ریاستوں کو بھگتنا ہوگا اور اس مرتبہ شاید ایک فوجی بھی زندہ نہ بچ پائے، ان شاء اللہ

افغانستان میں صلیبیوں کے فی الوقت 60,000 سے زائد فوجی موجود ہیں۔ جن میں سے تقریباً 30,000 امریکی ہیں۔ جبکہ اوباما 17,000 مزید فوجی مُردار کروانے کے لیے افغانستان بھیجنے کا اعلان کر چکا ہے۔ افغانستان میں پہلے سے موجود اور نئے آنے والے صلیبی فوجیوں کے علاوہ افغان نیشنل آرمی اور افغان پولیس کے لیے ضروریات زندگی، اسلحہ، گولہ بارود اور ان کی گاڑیاں کے لیے ایندھن یعنی پیٹرول و ڈیزل کی بلا تعطل ترسیل ہی وہ بنیادی نکتہ ہے جس پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے افغانستان سے بچ نکلنے یا ان سنگلاخ پہاڑوں کی سرزمین میں بے گور و کفن، چیل کوؤں اور کتوں کی خوراک بننے کا تعیّن ہوگا۔

امریکیوں اور نیٹو کو 2008ء کے آغاز میں ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ سات سالوں سے رسد کی جو فراہمی ان کو بغیر کسی تعطل اور رکاوٹ کے انتہائی پُرسکون طریقے سے (ٹینکرز پر حملوں کے چند واقعات کو چھوڑ کر) پاکستان کے راستے سے مل رہی تھی، ان کی یہ عیاشی اب زیادہ دیر نہیں چلے گی۔ اسی لیے انہوں نے گزشتہ سال کے آغاز میں ہی متبادل روٹ ڈھونڈنے اور ان کو قابل عمل بنانے کے لیے بھاگ دوڑ شروع کر دی تھی۔ ان کے خدشات بجا تھے کہ نومبر 2008ء سے صلیبی و اتحادی افواج کی رسد پر بھرپور حملوں کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ تا حال نہ صرف جاری ہے بلکہ ان حملوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

گزشتہ سال مجاہدین نے نہ صرف متعدد حملوں میں صلیبی رسد لے جانے والے 500 سے زائد کنٹینرز تباہ کیے، بلکہ بہت بڑی مقدار میں جنگی سامان اور دیگر اشیا بطور غنیمت بھی حاصل کیں، جن میں ہموی گاڑیاں اور 13 ملین ڈالر سے زائد مالیت کے اپاچی ہیلی کاپٹر شامل ہیں۔ گزشتہ چند ہفتوں میں پشاور میں ٹرمینلز پر پے در پے حملوں کے علاوہ مجاہدین نے ایک اہم کامیابی پشاور طورخم شاہراہ پر دو اہم پلوں کو تباہ کر کے بھی حاصل کی ہے۔ پہلے پہل کی تباہی کے بعد پاکستانی فوج نے کمال پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آقاؤں کی رسد بحال کروانے کے لیے چند گھنٹوں میں نیا پل تیار کر دیا، لیکن ان کی یہ اعلیٰ کارکردگی اُس وقت بیکار ہو گئی جب مجاہدین نے اس سے بھی زیادہ مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چند دن بعد ہی ایک اور پل کو تباہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں امریکی و اتحادی فوج کو رسد کی فراہمی تعطل کا شکار ہو گئی۔ اس کے علاوہ کنٹینرز پر پے در پے حملے بھی صلیبی افواج اور ان کے پاکستانی حاشیہ برداروں کے لیے ایک مستقل دردِ سر ہیں۔ دسمبر میں پشاور میں رنگ روڈ پر ہونے والے حملوں کے بعد کنٹینرز کے ٹرمینل پشاور سے پنجاب میں میانوالی میں ابا خیل اور فتح جنگ کے مقام پر منتقل کر دیے گئے۔ لیکن بعد ازاں پنجاب حکومت نے اپنی جان چھڑانے کے لیے کنٹینرز کے ان اڈوں کو واپس پشاور مستقل کروانے کا اعلان کیا جس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا اور بعض اطلاعات کے مطابق فتح جنگ میں ابھی بھی نیٹو فورسز کے لیے سامان لے جانے والے کنٹینرز کا بہت بڑا ٹرمینل قائم ہے۔ فتح جنگ وہ مقام ہے جہاں سے یہ کنٹینرز اسلام آباد پشاور موٹر وے میں داخل ہو جاتے ہیں اور پھر پشاور کے باہر رنگ روڈ سے ہوتے ہوئے خیبر ایجنسی میں طورخم روڈ کے راستے کابل پہنچتے ہیں ان کنٹینرز کی پاکستان میں پہلی منزل کراچی ہے جہاں یہ سمندری راستے سے پہنچتے ہیں۔ افغانستان کے لیے جانے والے کنٹینرز دو بڑے روٹس میں سے کوئی ایک اختیار کرتے ہیں۔

۱۔ کراچی سے قندھار براستہ سوراَب، خضدار، قلات، مستونگ، کوئٹہ اور چمن

۲۔ کراچی سے کابل براستہ انڈس ہائی وے یعنی ٹھٹھہ حیدرآباد، راجن پور، مظفر گڑھ، میانوالی، فتح جنگ، پشاور، طورخم

مذکورہ بالا دونوں روٹ گزشتہ کئی ماہ سے مسلسل مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں کی زد میں ہیں۔ ان حملوں میں اب تک اتحادی افواج کا اربوں ڈالروں کا نقصان ہو چکا ہے۔ جبکہ رسد کی فراہمی میں بار بار تعطل کی وجہ سے افغانستان میں جاری صلیبی آپریشن متاثر ہونے کا نقصان اس کے علاوہ ہے۔ پاکستانی حکومت اور فوج اپنا ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود بھی ان حملوں کو روک نہیں پا رہے۔ سوات، باجوڑ اور مہمند میں مجاہدین سے شکست کھانے کے باوجود اب خیبر ایجنسی میں اپنے آقاؤں کی رسد کو محفوظ بنانے کے لیے آپریشن کا جواز پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بعض تجزیہ نگاروں کے مطابق جمرود میں مسجد پر ہونے والا حملہ جو کہ دراصل ایک میزائل حملہ تھا، ایسی ہی کسی سازش کا پیش خیمہ ہے۔ اس حملے میں بیسیوں نمازی شہید ہو گئے تھے۔ بعض عینی شاہدین نے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں کو بتایا کہ حملے کے وقت فضا میں دو جہاز پرواز کر رہے تھے۔ جونہی نماز کا آغاز ہوا حملہ کر دیا گیا۔ غالب امکان یہ ہے کہ یہ

ایک میزائل حملہ تھا۔لیکن حکومت اور انتظامیہ نے اپنے خباثت کا ثبوت دیتے ہوئے اسے خودکش حملہ قرار دینے کی کوشش کی لیکن اس کوشش کا اُلٹا اثر یہ ہوا کہ حملے کے دو روز بعد خیبر ایجنسی سے تعلّق رکھنے والے ہزاروں افراد نے حکومت کے خلاف مظاہرہ کیا اور نیٹو کو پاکستان کے راستے رسد کی فراہی بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ مارچ کے اواخر میں سرحد کی صوبائی حکومت نے تنگ آ کر ایک دفعہ پھر ٹرمینلز میں کنٹینرز کے داخلے پر پابندی لگا دی۔ دوسری جانب چمن کے راستے رسد کی فراہمی بھی کئی بار حملوں کا شکار بنی ہے۔ مارچ کے آخری ہفتے میں ٹرانسپورٹروں نے متواتر حملوں کے خوف سے کوئٹہ چمن شاہراہ پر تعمیراتی کام میں تاخیر کے خلاف احتجاج کے طور پر اس شاہراہ کو بند کر دیا جس کے نتیجے میں صلیبی فوج کو تیل اور سامان کی سپلائی معطل ہوگئی۔

اِس وقت صورتحال یہ ہے کہ اکیسویں صدی کی اس صلیبی جنگ کے دونوں فریق یعنی مجاہدین اور امریکہ فیصلہ کن معرکے کی تیاریوں کر چکے ہیں۔ لیکن جیسا کہ اوبامہ نے اپنی 'پاک افغان پالیسی' کے اعلان میں بھی واضح کیا کہ میدان جنگ (War Thaiter) بہت وسیع ہو چکا ہے۔ اب یہ جنگ صرف ڈیورنڈ لائن کے اُس پار تک محدود نہیں رہی بلکہ صلیبیوں کی رسد پر متواتر حملے اور ڈرون میزائل حملے یہ بتلاتے ہیں کہ کراچی سے خیبر تک اتحادی افواج کی پوری سپلائی لائن بھی ایک محاذ جنگ ہے۔ آثار بتاتے ہیں کہ افغانستان میں جنگ میں تیزی آنے کے ساتھ ساتھ اِس محاذ پر مجاہدین کے حملوں کی تعداد اور شدت میں شدید اضافہ ہوگا۔ یہاں تک کہ شاید صلیبی رسد کا پاکستانی روٹ جس سے روزانہ 300 سے 400 کنٹینرز امریکی اور اتحادی افواج کے لیے سامان لے کر تقریباً 1200 کلومیٹر کا فاصلہ کرنے کے بعد افغانستان پہنچتے ہیں، مکمل طور پر بند ہو جائے، ان شاءاللہ۔ صلیبی منصوبہ سازوں کو بھی اس حقیقت کا پورا ادراک ہے یہی وجہ ہے کہ ان سفارتکار پچھلے کئی ماہ سے جلے پیروں کی بلی کی مانند افغانستان کے گرد و نواح بالخصوص وسط ایشیائی ریاستوں اور روس کی خاک چھانتے پھر رہے ہیں، تاکہ کوئی ایسا راستہ مل جائے جہاں سے وہ افغانستان میں پھنسے ہوئے اپنے فوجیوں کو رسد فراہم کرنے کے علاوہ انہیں زندہ بچانے کے انتظامات بھی کر سکیں۔ ابھی صلیبیوں کی یہ بھاگ دوڑ بے نتیجہ ہی تھی کہ فروری میں کرغزستان نے 'مناس' میں واقع امریکی فوجی ہوائی اڈے بند کرنے کا اعلان کر کے ان کی زخمی کمر پر ایک اور تازیانہ برسا دیا۔ امریکہ اس اڈے کو 2005ء سے افغانستان میں ہوائی راستے سے رسد کی فراہمی کے علاوہ جنگی پروازوں کے لیے بھی استعمال کر رہا تھا۔ امریکہ اس اڈے کی لیز کی مَد میں 63 ملین ڈالر سالانہ ادا کرتا رہا ہے لیکن اس سال روس نے کرغیرستان کے لیے 2 ارب ڈالر کے امدادی پیکج کے اعلان کر کے اگلے سال کے لیے اس لیز کی تجدید کے امکانات مسدود کر دیے۔ فروری میں اِس اڈے کی بندش کے فیصلے کے بعد کرغزستان نے امریکہ کو 180 دن کی مہلت دی ہے تاکہ وہ یہاں سے اپنا ساز و سامان سمیٹ سکے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکہ نے اِس اڈے پر بھاری سرمایہ کاری کر کے تعمیرات کی تھیں جو اب اس کے لیے بیکار ہوگئی ہیں۔ لیکن ابھی دنیا میں امریکہ کے ''خیر خواہ'' ختم نہیں ہوئے کیونکہ وہ روس جس نے یہ اڈا بند کروانے میں اہم کردار ادا کیا تھا، اسی نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو اپنی سرزمین سے ''غیر فوجی ساز و سامان'' لے جانے کی پیش کش کی ہے۔ اور ساتھ ہی ازبکستان اور تاجکستان نے بھی امریکہ کے ساتھ سپلائی روٹ فراہم کرنے کا معاہدہ کر لیا ہے۔

صلیبی افواج کو افغانستان میں درکار رسد کا موجودہ حجم تقریباً 70,000 سے ایک لاکھ کنٹینرز سالانہ ہے۔ جن سے 15 فیصد سامان کے لیے Refrigrated Containers درکار ہوتے ہیں۔ پنٹاگون کے تخمینوں کے مطابق افغانستان کے جنگی حالات اس بات کے متقاضی ہیں کہ اس سامان کا کم از کم 90 فیصد حصّہ اپنی منزل سے روانہ ہونے کے بعد 30 سے 45 دن کے اندر افغانستان پہنچ جائے جبکہ اس میں سے ایک فیصد سے زیادہ سامان ضائع بھی نہ ہو۔ ان مقاصد کی تکمیل کے لیے صلیبی منصوبہ ساز بنیادی طور پر دو متبادل راستوں سے سپلائی لائن قائم کرنے کی سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔

۱۔ وسط ایشیائی ریاستوں اور روس کے ذریعے

۲۔ ایران کے ذریعے

ان میں سے اول الذکر فی الحال قابل عمل بلکہ کسی حد تک زیر استعمال بھی ہے۔ صلیبیوں کی کوشش ہے کہ ایسا روٹ قائم کیا جائے جو کہ نہ تو روس کی سرزمین سے گزرتا ہو اور نہ ہی روس کے زیر اثر ممالک کی سرحدوں سے۔ لیکن تا حال دنیا کے نقشے پر ایسا کوئی حل موجود نہیں ہے۔ وسط ایشیا سے صلیبی سپلائی لائن کا ایک راستہ یہ ہے کہ جرمنی کی بندرگاہوں سے سامان کو بذریعہ ریل پولینڈ، سیلا روس، یوکرائن، روس، قازقستان اور ازبکستان تک جبکہ وہاں سے ٹرکوں کے ذریعے افغانستان پہنچا جائے۔ دوسرا متبادل یہ ہے کہ ترکی، بحر اسود کے راستے یہ سامان آذربائیجان پہنچے، جہاں سے بحیرہ مردار کے راستے ترکمانستان یا قازقستان اُتار کر ازبکستان کے راستے افغانستان پہنچایا جائے۔ ان دونوں راستوں میں صلیبیوں کے لیے واحد خوبی یہ ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے قبائلی علاقوں سے نہیں گزرتے لیکن مضمرات بےشمار ہیں۔

سب سے پہلے تو یہ کہ یہ راستے 1200 کلومیٹر طویل پاکستانی روٹ کی نسبت کم از کم پانچ گنا زیادہ لمبے ہیں۔ دوسرا یہ کہ راستے اکثر دشوار گزار اور کئی جگہوں پر انتہائی دشوار گزار ہیں۔ تیسرا یہ کہ وسط ایشیائی ریاستوں کا ریل اور سڑکوں کا فرسودہ نظام سامان کی اتنی بڑی نقل و حرکت کو متحمل نہیں ہو سکتا۔ چوتھا یہ کہ یہ راستے یا تو روس یا پھر روس کے زیر اثر وسط ایشیائی ریاستوں کی سرزمین سے گزرتے ہیں۔ جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ افغانستان میں صلیبی لشکر روس کے رحم و کرم پر ہوں گے اور وہ جب چاہے گا اس سپلائی لائن کو بند کر کے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو بلیک میل کرے گا۔ پانچواں یہ کہ تقریباً تمام راستوں سے آنے والا سامان ازبکستان کے شہر 'ترمز' پہنچے

گا جہاں سے دریائے آمو کا پل پار کر کے اس کو افغانستان کے شہر مزار شریف کے راستے دیگر مقامات تک پہنچایا جائے۔ازبکستان پر اگرچہ 'اسلام کریموف' کی بدترین آمریت مسلط ہے۔لیکن مجاہدین بھی ازبکستان میں طواغیت کے خلاف برسر پیکار ہیں۔اسلامک موومنٹ آف ازبکستان (IMU) اور دیگر مجاہد گروپوں کی جانب سے ممکنہ سپلائی لائن پر حملوں کے خوف سے کریموف کی حکومت صلیبیوں کے ساتھ معاہدہ کرنے کے باوجود تذبذب کا شکار ہے۔لیکن اگر اس نے صلیبیوں کے ساتھ تعاون کیا تو پھر مجاہدین بھی اپنی جنگ دریائے آمو کے اس پار پھیلا لیں گے۔اور یہ جنگ جتنی زیادہ پھیلے گی صلیبیوں کے لیے اتنی ہی مہلک ہوگی۔

جہاں تک دوسرے متبادل یعنی ایران کا تعلّق ہے تو ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگوں کے لیے یہ بات حیرانی کا باعث ہو کہ کیا ایران بھی صلیبیوں سے تعاون کرسکتا ہے؟ تو ایسے لوگوں کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ ایران نہ صرف کفار کے ساتھ تعاون کرسکتا ہے بلکہ کرتا ہے اور مستقبل میں بھی کرے گا۔2001ء میں ایرانی فوجیوں (نام نہاد پاسداران انقلاب) کا مزار شریف میں امریکی فوجیوں کے ساتھ مل کر طالبان مجاہدین کے خلاف لڑنا اور ایران کا القاعدہ کے سیکڑوں مجاہدین کو گرفتار کر کے امریکہ اور دیگر ممالک کے حوالے کرنا، ایران کے صلیبوں کے اتحادی ہونے کا واضح ثبوت ہیں۔رہی سپلائی لائن تو اس حوالے سے ابتدائی سطح پر ایرانی و نیٹو نمائندوں کے مابین ملاقات بھی اسی سلسلے کی کڑی تھی۔ایران سے مجوزہ سپلائی لائن کے منصوبے کے مطابق ایران کی 'چہار باغ' بندرگاہ کو استعمال کیا جائے گا۔ہندوستان نے بھی اس مجوزہ سپلائی لائن کے منصوبے کی تکمیل میں اپنا حصّہ ڈالتے ہوئے افغانستان کو جنوبی افغانستان کے سردل آرام سے ایران افغان سرحد پر زارنج تک ایک شاہراہ تعمیر کردی ہے۔لیکن لگتا یہ ہے کہ ایران اپنا نفاق چھپانے کے لیے امریکہ سے بہت بھاری بر کم مطالبات کرے نتیجتاً ایران کے راستے سپلائی لائن گزارنے کا 'سہانا صلیبی خواب' شاید شرمندہ تعبیر نہ ہوسکے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ پاکستان کے راستے سپلائی لائن کے مکمل طور پر بند ہو جانے کے بعد وہ وقت دور نہیں جب افغانستان میں مُردار ہوتے صلیبی لشکروں کی لاشیں اُٹھانے والا بھی کوئی نہیں ہوگا، ان شاءاللہ۔کیونکہ افغانستان کے علاوہ کوئی راستہ صلیبیوں کی رسد کے لیے قابل عمل اور محفوظ نہیں ہے۔

❁---❁---❁

بقیہ :اس گھر کا سب نظام ہے غیروں کے ہاتھ میں

اپوزیشن سیاسی جماعتوں کی طرف سے پلان کیے گئے احتجاج سے امریکہ کو بہت تشویش تھی۔امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے کہا ہے کہ ججز کو بحال کرنے کے فیصلے سے پاکستان کو دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری رکھنے میں مدد ملے گی۔اس طرح کا استحکام اور رول آف لاء انتہا پسندی اور پاکستانی عوام کو تشدد سے بچانے کے لیے ضروری تھا۔

۱۷مارچ ۲۰۰۹ء: ہیلری نے چیف جسٹس کو بحال نہ کرنے پر پاکستان کی امداد روکنے کی دھمکی دی، امریکی وزیر خارجہ نے ڈیوڈ ملی بینڈ کے ساتھ مل کر پاکستان پر دباؤ ڈالا

امریکی وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن نے صدر زرداری اور وزیر اعظم گیلانی کو یہ بتایا تھا کہ اگر سیاسی بے چینی جاری رہی اور چیف جسٹس کی بحالی کا مسئلہ حل نہ ہوا تو بعض ارکان کانگریس پاکستان کے لیے امداد کی حمایت نہیں کریں گے۔ایک اعلیٰ امریکی اہلکار نے بتایا کہ ہیلری کلنٹن نے یہ بات ایک حقیقت کے طور پر کہی تھی۔نجی ٹی وی کے مطابق ہیلری نے چیف جسٹس بحال نہ ہونے کی صورت میں پاکستان کے لیے امداد روکنے کی دھمکی دی، اس کے علاوہ ہیلری نے ڈیوڈ ملی بینڈ کے ستاھ مل کر پاکستان پر اس حوالے سے دباؤ بھی ڈالا۔

ان حقائق سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ 'عوامی طاقت' کے اثر و نتائج کا شور کرنے والے کس طرح مسلمانوں کے ذہن میں یہ بات ڈال رہے ہیں کہ 'جو کچھ ہوا محض عوام کی خواہشات کی تکمیل تھا اور عوامی حکمرانی کی مثال تھا'۔ان عقل کے اندھوں کو کون بتائے کہ امریکہ کے مفادات کا تحفظ کرنے والی طاقتوں کے لیے ہر چیز قابل برداشت ہے لیکن یہ بات قابل برداشت نہیں کہ امریکہ کی پالیسیوں کی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل ہو۔'دہشت گردی' کے خلاف لڑی جانے والی جنگ میں پاکستان ایک اہم اتحادی کے طور پر امریکہ کے ساتھ کھڑا ہے اور جنگ کے اس موڑ پر امریکہ کو اپنے اس اتحادی سے جو کردار درکار تھا' پاکستان نے وہ کردار بخوبی ادا کیا۔اگر یہ بحران اسی طرح جاری رہتا تو جمہوریت کو خطرہ تھا اور فوجی آمریت پاکستانی معاشرے میں اس قدر پٹ چکی ہے کہ اتنی جلدی دوبارہ اس مہرے کو استعمال کرنا امریکہ کے بس میں نہیں تھا لہٰذا جمہوریت کی بقا ہی میں موجودہ صلیبی جنگ کی بقا ہے۔چیف جسٹس کے معاملے کی وجہ سے صلیبی جنگ سے 'فرنٹ لائن اتحادی' کی توجہات بٹ گئی تھیں۔عوام الناس کی عقلوں پر پردہ ڈالنے کے لیے ذرائع ابلاغ یہ راگ مسلسل الاپ رہے ہیں کہ یہ عوام کی جیت ہے حالانکہ امریکہ کے دباؤ اور دھونس کے نتیجے میں 'عوامی مطالبات' کی جیت ہوئی۔

اس گھر کا سب نظام ہے غیروں کے ہاتھ میں
باہر ہے میرے نام کی تختی لگی ہوئی

اس گھر کا سب نظام ہے غیروں کے ہاتھ میں

ربنواز فاروقی

ذرائع ابلاغ کی فتنہ انگیزیاں تو پہلے بھی کم نہ تھیں مگر دورِ پرویزی میں دیکھتے ہی دیکھتے موسم برسات میں مینڈکوں کی افزائش نسل کی طرح پرائیویٹ ٹی وی چینلز کی پوری انڈسٹری معرض وجود میں لائی گئی۔ان چینلز نے عوام الناس کو اپنے سحر میں ایسا لے رکھا ہے کہ لوگ ان کی خبروں، تجزیوں پر یوں اعتماد کرتے ہیں جیسے ایمان لانے کا حق ہوتا ہے۔عام لوگ وہی کچھ بولتے ہیں جو ان چینلز اُن سے بولوانا چاہتے ہیں حتیٰ کی ان کی سوچوں کا رخ اور افکار کے زاویے بھی یہی چینلز متعین کرتے ہیں۔جبکہ یہ حقیقت تو اب کسی سے بھی پوشیدہ نہیں کہ ان چینلز کے پیچھے کوئی نہ کوئی قادیانی، پارسی، آغا خانی یا شیعہ بیٹھا ہے جو عوام کے 'ہمدرد' کا روپ دھار کر پورا کھیل رچاتے ہیں۔

اسلام کے بنیادی عقائد سے لے کر معاشرتی معاملات تک اور جہاد جیسی عظیم عبادت سے لے کر معاشی نظریات تک ہر چیز کے بارے میں لوگوں کو تشکیک میں مبتلا کرنا ان چینلز کا بنیادی ہدف ہے۔جامعہ حفصہ کے واقعہ کے بعد لانگ مارچ ڈرامہ اور اس کے بعد کے واقعات دوسرا بڑا واقعہ ہے جس میں ان چینلز نے لوگوں کی سوچوں کو اپنے متعین مقاصد کے لیے ڈھالا اور ان سے وہی کچھ کہلوایا جو وہ چاہتے تھے کہ عوامی طاقت سے یہ سب کچھ ہونا ممکن ہوا ہے۔جبکہ حالات سے معمولی شد بد رکھنے والا فرد بھی بخوبی یہ سمجھ سکتا ہے کہ تمام تر معاملات کو امریکہ اود یگر صلیبی قوتوں نے کس طرح طے کروایا اور کس قدر دلچسپی کا اظہار کیا۔

لانگ مارچ سے دو چار روز قبل امریکی لونڈی شیریں رحمان کا استعفیٰ تو واضح طور پر اس امر کی غمازی کر رہا تھا کہ امریکہ اس معاملہ میں کس قدر دخیل ہے اور رہی سہی کسر 16 مارچ کو ہیلری کلنٹن (امریکی وزیر خارجہ) کے حوالے سے شائع ہونے والی اس خبر نے پوری کردی کہ چیف جسٹس کو بحال نہ کرنے کی صورت میں ہم نے امریکی امداد بند کرنے کی دھمکی دی تھی۔صلیبی قوتوں کی اس قدر مداخلت اور دلچسپی ،جس کے شواہد ہم آخر میں نقل کریں گے' کی تین وجوہات ہیں۔

1- جمہوری نظام کو ہر قیمت پر بچانا کیونکہ فوجی آمریت تو بری طرح پٹ چکی ہے اگر جمہوری نظام بھی اُسی حشر سے دوچار ہوگیا تو پھر لازماً شریعت ہی آئے گی جبکہ اس کی پیاس بھی دن بدن بڑھ رہی ہے اور عام لوگ بھی حالات کی بدترین صورت میں یہی کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ان مسائل کا حل 'طالبان' ہی ہیں۔اس حقیقت کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ نوائے وقت کا مجید نظامی جیسا شخص (جو اپنے ظاہر و باطن میں بنیاد پرستی، انتہا پسندی اور شدت پسندی سے کوسوں دور ہے) بھی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ ''نفاذِ شریعت کے لیے شدت پسندی سے کام لینا پڑے گا'' مجید نظامی نے تفصیلی بیان میں کہا کہ ''عین ممکن ہے کہ آپ ان خیالات کو شدت پسندی کا نام دیں اور کئی لوگوں کا خیال ہے کہ شدت پسندی کے مخالفین کو ہتھیار ڈالنا پڑے اور انھیں وہاں کے شدت پسندوں کی مرضی کے مطابق شریعت کے نفاذ کا مطالبہ ماننا پڑا۔ہمیں نفاذِ شریعت کے لیے شدت پسندی سے کام لینا پڑے گا۔ہم بڑی سہولت کے ساتھ دورِ حاضر میں بھی شریعت کے تحت زندگی گزار سکتے ہیں اور ہمیں دنیا پر یہ ثابت کرنا ہوگا کہ 1400 سال گزر جانے کے باوجود آج بھی ہماری پیدائش سے قبر تک کے تمام معاملات کا بخوبی احاطہ کرتا ہے۔''(نوائے وقت، ملی ایڈیشن ۲۷ فروری ۲۰۰۹ء)

2- صلیبی گماشتوں کی پاکستان کے موجودہ نظام کو کسی بڑی گڑبڑ سے بچانے کی دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ انہیں علم ہے کہ اگر پاکستان کسی اندرونی خلفشار کا شکار ہو جائے تو پھر اس کا صلیبی جنگ میں موثر کردار ادا کرنا ممکن نہ ہوگا اور یہ صلیبی جنگ تو دنیائے کفر کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اگر اس مرتبہ کفر کی یہاں پیٹھ لگ گئی تو پھر وہ دنیا بھر میں چاروں شانے چت ہو جائے گا، ان شاء اللہ۔اس لیے وہ پاکستان جیسے فرنٹ لائن اتحادی کو کسی صورت بھی متاثر نہیں دیکھ سکتا۔

3- صلیبیوں کی پاکستانی اندرونی سیاست کی اکھاڑ بچھاڑ سے دلچسپی کی تیسری اہم وجہ یہ ہے کہ وہ یہاں ایک مہرے کے بعد دوسرا مہرا اور پھر تیسرا استعمال کرتا ہے اور آئندہ آنے والے مُہرے کا تاثر ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس طرح کا بناتا ہے کہ گویا یہی قوم کا نجات دہندہ ہے اور تمام دکھوں کا مداوا کرنے والا ہے۔محسوس یوں ہوتا ہے کہ اگلی باری نواز شریف کی لگا رکھی ہے اور کسی بھی وقت اُسے بھرپور مینڈیٹ سے نواز کر میدان عمل میں اتارا جائے گا۔اس لانگ مارچ ڈرامے سے اس نئے آنے والے مُہرے کے کردار کو بھی تابندہ اور روشن بنا کر پیش کیا گیا ہے وگرنہ اگر حکومتی مشینری واقعتاً نواز شریف کو روکنا چاہتی تو یہ 'دلیر شخص' لاہور تو کیا اپنے گھر سے بھی نہ نکل پاتا۔

اب ہم ذرائع ابلاغ کے ذریعے منظر عام پر آنے والے اُن حقائق کو پیش کرتے ہیں جن کے ذریعے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس طرح طاغوت کے ان پیروکاروں اور امریکہ کے غلاموں کو ان کے (Big Boss) نے صورتحال کو سنبھالنے اور تمام معاملات کو جلد از جلد حل کرنے کا حکم دیا۔یہاں ہم اس سلسلے میں پاکستانی اخبارات میں چھپنے والی خبروں کا تاریخ وار ذکر کرتے ہیں۔

<u>۹ مارچ ۲۰۰۹ء: امریکہ نے جسٹس افتخار چودھری کی بحالی کے لیے گرین سگنل دے دیا</u>

امریکہ اور بین الاقوامی طاقتوں کی طرف سے لانگ مارچ اور دھرنے کو روکنے کے لیے دباؤ بڑھ گیا ہے۔مبصرین کے مطابق امریکہ دھرنے اور لانگ مارچ کو روکنے کے لیے حکومت پر دباؤ بڑھا رہا ہے۔مبصرین کے مطابق امریکہ کی طرف سے بھی جسٹس افتخار کو بحال کرنے کا گرین سگنل مل گیا ہے۔اس لیے آئندہ دو روز تک

معزول چیف جسٹس افتخار محمد چودھری بحال ہو سکتے ہیں۔مبصرین کے مطابق امریکہ کو خوف ہے کہ اگر دھرنا اور لانگ مارچ کامیاب ہو گیا اور موجودہ سیٹ اپ کو فارغ کر دیا گیا تو اس سے امریکی مفادات کو خطرناک حد نقصان تک پہنچ سکتا ہے اس لیے امریکہ نے افتخار چودھری کی بحالی کے معاملے کو حتمی شکل دیدی ہے۔

۱۰مارچ۲۰۰۹ء: مفاہمت کے لیے دباؤ، امریکی سفیر کی وزیر اعظم اور نواز شریف سے ملاقاتیں

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی اور قائد مسلم لیگ (ن) نواز شریف سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کی ہیں۔ان ملاقاتوں میں دو طرفہ امور اور سیاسی معاملات پر تفصیلی بات چیت کی گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ امریکی سفیر واشنگٹن سے ضروری ہدایات لے کر واپس آئی ہے۔یورپی ممالک بھی سیاسی کشیدگی کے خاتمہ کی کوششوں میں شامل ہو گئے۔ ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ مغربی ممالک نے حکومت کو آگاہ کر دیا ہے کہ اس ماہ کے آخر تک کشیدگی کا خاتمہ ہو جانا چاہیے ورنہ آئندہ ماہ کے پہلے ہفتے میں نیٹو سربراہ کانفرنس میں پاکستان کی موجودہ صورتحال ایجنڈے کا خصوصی حصّہ ہوگی۔

۱۲مارچ۲۰۰۹ء: گرفتاریوں پر تشویش ہے، جسٹس افتخار کے معاملہ میں صلح کرانے کو تیار ہوں: ملی بینڈ

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن اور برطانوی ہائی کمشنر رابرٹ برنکلے نے مشیر داخلہ رحمٰن ملک سے ملاقات کی ہے۔قبل ازیں امریکی سفیر نے اسفندیار سے ملاقات کی تھی۔نجی ٹی ڈی کے مطابق برنکلے نے مشیر داخلہ رحمٰن ملک سے ملاقات میں اپنی تشویش سے آگاہ کیا اور کہا کہ سیاسی گرفتاریوں پر حکومت برطانیہ کو تشویش ہے۔لندن میں پارلیمنٹ کے اجلاس کے بعد پاکستانی نژاد رکن پارلیمنٹ محمد سرور سے گفتگو کے دوران برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ ملی بینڈ نے جسٹس افتخار کے معاملہ پر حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان صلح کرانے کی پیشکش کی ہے۔

پاکستان میں آزادی تحریر اور جلسے جیسے بنیادی حقوق کی حمایت کرتے ہیں۔امریکہ

امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان رابرٹ وڈ نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستانی حکام کے ساتھ رابطے میں ہے۔اُس نے کہا کہ امریکہ آزادی تحریر اور جلسے جلوس جیسے بنیادی حقوق کی حمایت کرتا ہے۔اُس نے کہا کہ لانگ مارچ کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرنا آزادی اظہار کی خلاف ورزی ہے۔

۱۳مارچ۲۰۰۹ء: پرامن ریلیوں کو نہ روکا جائے: امریکہ

زرداری، گیلانی اور زرداری کو ہالبروک کا فون، پاکستانی میں جاری کشیدگی پر سخت تشویش کا اظہار، اُس نے کہا کہ سیاسی کشیدگی سے دہشت گردی کے خلاف جنگ متاثر ہو سکتی ہے جبکہ وزیر اعظم نے اُسے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی حالیہ کامیابیوں کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔

۱۴مارچ۲۰۰۹ء: جنرل کیانی جمہوریت چاہتے ہیں کئی بار سیاسی صورتحال پر ناراضگی ظاہر کی: مائیک مولن

امریکی فوج کے چیئرمین جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی ایڈمرل مائیک مولن نے خراب سیاسی صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ملکی مسائل میں مزید اضافہ ہوگا۔اُس نے کہا ہے کہ پاکستان میں صورتحال روز بروز خراب ہو رہی ہے۔امریکہ پاکستان میں مکمل جمہوریت چاہتا ہے۔موجودہ بحران سے دہشت گردی کے خلاف جنگ متاثر ہو سکتی ہے۔مولن نے انکشاف کیا کہ کئی مواقع پر اُس نے جنرل اشفاق کیانی کو اس وقت پرسکون رکھنے کی کوشش کی جب فوج کے سربراہ نے ملک کی سیاسی صورت حال پر ناراضگی کا اظہار کیا۔اُس نے کہا کہ میں ۱۰بار کیانی کے ساتھ رابطہ کر چکا ہوں۔اُس نے کہا کہ موجودہ جمہوری قیادت میں پاکستان کی سیاسی صورتحال مثبت سمت میں نہیں جا رہی جو باعث تشویش اور بڑا چیلنج ہے، پاکستان کے جوہری ہتھیار امریکہ کے لیے باعث تشویش ہیں۔امریکہ کو افغانستان کے حوالے سے بھی مایوسی ہوئی ہے، افغانستان میں عسکریت پسندوں کی طرف سے تشدد کے واقعات میں اضافہ ہوا جو پریشان کن بات ہے۔اگر نیٹو افواج افغانستان میں ناکام ہوتی ہیں تو اسکے بعد نیٹو کا کوئی مستقبل نہیں ہوگا۔

۱۵مارچ۲۰۰۹ء: فریقین لچک دکھائیں۔ہیلری کا زرداری نواز شریف کو فون یورپی یونین کا اظہار تشویش، برائن ہنٹ کی شہباز، شجاعت سے ملاقاتیں، اعتزاز سے بھی رابطہ

امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن نے پاکستان میں جاری سیاسی بحران کو حل کرنے کے لیے گذشتہ روز صدر زرداری اور میاں نواز شریف سے الگ الگ ٹیلیفونک رابطہ کیا۔ذرائع کے مطابق اُس نے زور دیا کہ سیاسی بحران کو ختم کرنے کے لیے تمام فریقین لچک کا مظاہرہ کریں جبکہ یورپی یونین نے پاکستان کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے سیاسی ماحول کو اعتدال پر لانے کے لیے امریکی سفارتکار متحرک ہو گئے۔ہیلری نے کہا کہ جمہوری نظام کو مستحکم کیا جائے اور پاکستان میں جمہوریت کے فروغ کے لیے امریکہ اپنا پورا تعاون و کردار ادا کرے گا۔

۱۶مارچ۲۰۰۹ء: سیاسی بحران کے خاتمہ کے لیے جنرل کیانی نے اہم کردار ادا کیا' ہیلری، ملی بینڈ اور ہالبروک بھی سرگرم رہے۔

۱۷مارچ۲۰۰۹ء: پاکستان کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچالیا' مفاہمت کے لیے مزید اقدامات کیے جائیں: امریکہ

امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان رابرٹ ووڈ نے کہا ہے کہ لانگ مارچ کے دوران پیدا ہونے والی کشیدگی سے پاکستان کی توجہ اصل دشمن یعنی القاعدہ اور طالبان سے ہٹ گئی تھی اس لیے ہیلری کلنٹن کو پاکستانی رہنماؤں کو فون کرنا پڑے۔

باقی صفحہ 12 پر

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے

اوریا مقبول جان

اوبامہ کا یہ فقرہ تاریخ کی وہ گونج ہے جو اس دور کے ہر اس ملک نے سنی جس کو تخت و تاراج کرنے کے لیے امریکی دندناتے ہوئے چڑھ دوڑے۔ ایسے ہی مغربی ممالک کی کانفرنسیں منعقد ہوئیں، اسی طرح امریکی اور برطانیہ کے سربراہوں نے مشترکہ صحافیوں کے سامنے کھڑے ہو کر اعلان کیا۔ پاکستان کے بارے میں کہے گئے فقرے میں الفاظ مختلف ہیں اور نہ مطالب و مفاہیم۔ ''ہم جو بھی ایکشن بھی لیں گے، وہ پاکستان کی عوام کے مفاد میں ہو گا۔''

عوام کے مفاد اور انہیں آمریت سے نجات دلانے کا نعرہ صدام حسین کے عراق پر حملہ کرنے سے پہلے بھی لگایا گیا تھا۔ ایک طویل عرصہ تک اس ظلم، بربریت اور آمرانہ اقتدار کے قصے میڈیا کے ذریعے عام کیے گئے لیکن امریکہ اور مغرب کے عوام کو اس سے کوئی غرض نہ تھی کہ صدام کس طرح، کیسے یا کتنا عرصہ عوام پر اپنا جبر مسلط رکھتا ہے۔ یوں عوام کو قائل کرنے کے لیے افسانے تراشے گئے۔ جن میں سے سب سے اہم عراق کے پاس خطرناک زہریلے ہتھیار کی موجودگی تھا۔ پہلے ان ہتھیاروں کی موجودگی سے مغرب کو خوفزدہ کیا گیا اور پھر آخر میں ایک ہی نعرہ کافی تھا کہ صدام حسین کے القاعدہ اور دہشت گردوں کے ساتھ روابط ہیں اور اس سے امریکہ کی سلامتی کو سخت خطرات لاحق ہیں اور پھر جب عراق میں امریکی فوجیں یلغار کر رہی تھیں تو بس ایک ہی فقرہ بولا جا رہا تھا ''یہ سب ہم عراقی عوام کے مفاد میں کر رہے ہیں۔''

افغانستان کی داستان بھی اس سے مختلف نہیں۔ پہلے مغرب کو طالبان کے فرسودہ، دقیانوس، ظالم اور انسانی حقوق کے بدترین دشمن نظام سے روشناس کرانے کے لیے میڈیا مہم شروع کی گئی۔ میڈیا کی طاقت اور پروپیگنڈے کا اثر دیکھئے کہ گذشتہ کئی صدیوں میں افغانستان میں امنِ عامہ کی بہتری، انصاف کی بالادستی اور عام آدمی کے لیے سکون تھا تو انھی پانچ سالہ دور میں۔ وہ جنھوں نے صرف ایک حکم سے دنیا کے سب سے بڑے پوست پیدا کرنے والے اپنے ملک سے اس فصل کا خاتمہ کر دیا۔ افغان معاشرہ، جہاں ہر قبیلہ ایک دوسرے سے دست و گریباں تھا، اسے اسلحے سے پاک کیا۔ وہ ڈیورنڈ لائن جسے اپنے قیام سے ایک صدی تک صرف سمگلنگ مجرموں اور قاتلوں کی آمد و رفت کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ ایک شدید متنازعہ سرحد اس قدر پرامن ہوئی کہ یہاں سے کوئی گاڑی چوری کر کے یا قتل کر کے دوسرے جانب پناہ نہیں لے سکتا تھا۔ سو سال میں پہلی دفعہ سروے آف پاکستان کی ٹیم نے ایک مستقل اور قابلِ احترام سرحد کی طرح اس پر برجیاں نصب کیں اور پیمائش کی۔ لیکن میڈیا نے پوری دنیا کو یہ باور کروا دیا کہ طالبان ظالم ترین حکمران ہیں اور پھر ان سے افغان عوام کو نجات دلانے اور ان کے مفاد کے لیے بہترین کاروائی کرنے کے لیے امریکی افواج اس ملک میں داخل ہو گئیں۔

ہمارے حکمراں خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے کہ اگر ہم امریکہ کا ساتھ نہ دیتے تو ہمارا تورا بورا بنا دیا جاتا۔ ہم نے اپنے افغان بھائیوں کے جسموں کے پرخچے اڑانے کے لیے پورا اہتمام کیا۔ پاکستان کے ہوائی اڈوں سے ستاون ہزار پروازیں اڑیں اور اس مسلمان ملک کے معصوم عوام کا کچومر نکال کر اطمینان سے واپس آ گئیں۔ ہم نے ڈالروں سے اپنی تجوریاں بھریں، اچھل اچھل کر اقتصادی ترقی کی خبریں سنائیں۔ مستقبل کے عذاب سے بے خبر یہ حکمران اور ان کی تائید میں اپنے گھروں میں بیٹھے ٹیلی ویژن سکرینوں پر موت کے منظر دیکھتے ہوئے لوگ جن کی آٹھ سالہ مجرمانہ خاموشی نے خطے میں بے گناہ مسلمانوں کے خون کی بخوشی اجازت دی۔ اب کس قدر سہمے، ڈرے اور خوفزدہ لگ رہے ہیں۔ ہم تو گزشتہ کتنے عرصے سے اس مجرمانہ خاموشی کے جرم کے مرتکب ہیں۔ کیا کوئی ڈرون طیارہ کسی لاہور کی گنجان آبادی، کراچی کی معروف شاہراہ، فیصل آباد کی بستی یا حیدرآباد کے پکے قلعے پر میزائل برساتا، ہمارے سامنے ہمارے پیاروں کے جسموں کے چیتھڑے پڑے ہوتے تو ہم یا ہمارے حکمراں اسی طرح خاموش ہوتے؟ ہمارا میڈیا اتنا ہی چپ ہوتا؟ کہ بس ایک کارٹون نما ڈرون کی شکل دکھا کر اور ایک دومنٹ کی خبر نشر کر کے اپنے دوسرے کاروبار میں مگن ہو جاتا۔ وہ کہ جن کی زمین تانبے کی طرح کھولتی رہی ان کے منہ سے ایک لفظ بھی پاکستان کی سلامتی کے خلاف نہ نکلا۔

لیکن اب تو اس طبل جنگ کے بجنے کا موسم قریب آ گیا ہے کہ جس سے سالوں پہلے تمام اہل نظر ڈرا رہے تھے، خبردار کر رہے تھے، ایک طویل عرصہ تک پوری مغربی دنیا کو یہ یقین دلایا گیا کہ ہم ایک غیر ذمہ دار جوہری طاقت ہیں۔ پھر ہمیں فرنٹ لائن اتحادی کی لسٹ سے نکال کر ایک ایسی سرزمین کے طور پر پیش کیا گیا جو دہشت گردی کی نرسری ہے۔ جہاں القاعدہ منظّم ہے۔ ممبئی حملوں سے لے کر اس ملک کے بڑے بڑے شہروں میں دہشت گردی کے واقعات رونما کروائے گئے پھر اپنے گماشتوں کو زبانیں دیں گئیں کہ آواز بلند کرو، بولو کہ ہمیں طالبان سے خطرہ ہے۔ ہمیں دہشت گردی سے خطرہ ہے، یہ ہماری جنگ ہے اور پھر مغرب کی زبان اور ہمارے حکمرانوں کی زبان ایک ہو گئی۔ مغرب کی بانسری پر رقص کرنے والے لیڈروں کے خوف سے لبریز بیانات ایک ساتھ میڈیا پر بلند ہوئے تو باراک اوباما کی گونج سنائی دی۔

باقی صفحہ ۷ اپر

جہاد کے ذریعے دستوری ریاستوں کا خاتمہ

سید عمیر سلمان

عصر حاضر کی تحریکِ جہاد نائن الیون کی مبارک ساعتوں کے ساتھ ہی دوسرے اہم مرحلے میں داخل ہوئی جو کہ 'غیر سرکاری جہاد' اور نفاذ شریعت کا مرحلہ ہے۔ پہلے مرحلے میں افغانستان و فلسطین اور کشمیر میں سعودی و پاکستانی، عربی و عجمی طواغیت اوران کے اداروں نے کسی نہ کسی طور پر مجاہدین کو اپنی پشت پناہی کے جھانسے میں رکھا، جس کی حقیقت اپنے مفادات کی تکمیل کے سوا کچھ نہ تھی لیکن اس مرحلۂ ثانی میں سبھی 'صفِ دشمناں' میں کھڑے ہو کر شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں، یہاں تک کہ کفر کے 'فرنٹ لائن اتحادی' ہونے کا 'تمغۂ ذلت' بھی لے گزرے۔ سرکاری سرپرستی میں جو کل تک جہاد کے چیمپئن اور پشتی بان تھے اور دنیا بھر کے جہاد کا کریڈٹ یوں لیتے تھے گویا تمام جہادی چشمے انھی کے وجودِ مسعود سے پھوٹتے ہیں، اس مرحلۂ ثانی میں یوں بھیگی بلے (بلی کہنا سوئے ادب محسوس ہوتا ہے) بنے بیٹھے ہیں گویا کہ کبھی شناسائی نہ تھی۔

سترہویں اور اٹھارویں صدی عیسوی میں برطانوی، فرانسیسی، اطالوی اور جرمنی کفار نے یکے بعد دیگرے مسلمانوں کے علاقوں کو زبردست خون ریزی کے بعد اپنا باج گزار بنایا اور بالآخر ۱۹۲۲ء میں ترکی کی صورت میں خلافت عثمانیہ کی رہی سہی شکل بھی ختم کر دی گئی' اس پورے دور کو 'نوآبادیاتی دور' کہا جاتا ہے۔ انیسویں صدی عیسوی میں اس نوآبادیاتی دور کا دوسرا دور شروع ہوا جس میں کفار نے مسلمان علاقوں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں منقسم کر کے اپنے ''سایۂ عاطفت'' میں رہنے کی شرط پر 'آزادی' کے پروانے سے نوازا اور یہ تمام ریاستیں 'قومی ریاست' کے نظریے کے تحت معرضِ وجود میں آئیں جن کے درمیان میں علاقائی، نسلی اور لسانی منافرتوں کی ایسی وسیع خلیج حائل کی گئی کہ بھولے سے بھی کبھی 'امت واحدہ' کا تصور انگڑائی نہ لے سکے درحقیقت اس تصور میں ہی کفر کو اپنی موت نظر آنے لگتی ہے۔

سرمایہ دارانہ کفری نظام جُوں جُوں جڑیں پکڑتا گیا اُس نے ان قومی ریاستوں کو دستوری ریاستوں کی صورت میں متشکل کیا جو کہ سرمایہ دارانہ نظام کی خادم کی حیثیت رکھتی ہیں ان ریاستوں میں آئین و دستور کا وہی مقام متعین ہوا جو ایک 'دارالاسلام' میں قرآن و حدیث کا ہوا کرتا ہے اسی لیے آئین کے 'مقدس صحیفے' کی بغاوت ان ریاستوں میں سب سے بڑا جرم ٹھہری اور 'نفس پرستی' اس ریاست کا مذہبِ حقیقی قرار پائی۔

امریکہ کی موجودہ 'صلیبی جنگ' متعین طور پر کسی ایک ملک کے خلاف نہیں بلکہ دنیا بھر میں بسنے والے ان مسلمانوں کے خلاف ہے جو اسلام کو غالب دیکھنا چاہتے ہیں اور اس عارضی دنیا کو آخرت پر قربان کر رہے ہیں جنہیں بجا طور پر 'غیر ریاستی عناصر' کی اصطلاح سے نوازا گیا اس امر کو سمجھنے میں درج ذیل بیانات بہت اہم ہیں۔

ازبکستان کے صدر اسلام کریموف کا یہ کہنا کہ پانچ سو سے زائد مسلمانوں کو بھوننا اس لیے ضروری تھا کہ وہ خلافت قائم کرنا چاہتے تھے، اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ خود کو امریکی جنرل ابی زید کا ہم نوا ثابت کرنے کے لیے اس کی زبان بول رہا ہے۔ ابی زید نے واشنگٹن پوسٹ کے ایڈیٹر ڈیوڈ اگنیٹف کو بتایا تھا کہ ''جو مسلمان خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں وہ ہمارے گھناؤنے دشمن ہیں'' اس نے کہا کہ یہ لوگ اکیسویں صدی کی ٹیکنالوجی استعمال کر کے ساتویں صدی کا خواب شرمندۂ تعبیر کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستانی جنرل پرویز مشرف نے بھی بی بی سی کو انٹرویو میں کہا تھا کہ ''خلافت کا تصور مسلمانوں کے ذہن سے محو ہو چکا ہے۔'' ان بیانات سے یہ اچھی طرح مترشح ہو جاتا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جنگ عقیدے والے ہر مسلمان سے ہے اور امریکہ یہ جنگ اکیلے نہیں لڑ رہا بلکہ دنیا بھر کے کفار و مرتدین کو 'سایۂ صلیب' تلے اکٹھے کیے ہوئے ہے۔ اسی لیے امریکی اتحادی کہتے ہیں کہ ہم اور امریکہ ایک ہیں۔

اسی طرح مجاہدین فی سبیل اللہ بھی اس جنگ کو کسی ایک خطے کی جنگ سمجھ کر نہیں لڑ رہے بلکہ پوری دنیا میں خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کی تمنا وہ اپنے دلوں میں بسائے ہوئے ہیں' گویا دونوں اطراف سے جغرافیائی حد بندیوں کی حیثیت دن بدن کم ہو رہی ہے۔ جُوں جُوں امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک میں مسلمانوں کے حالات بدتر ہوتے جائیں گے اور ارضِ جہاد میں امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک بدتر سے بدترین حالات کا سامنا کریں گے تُوں تُوں ہی قومی مملکتوں کا خاتمہ ہو گا، جغرافیائی حد بندیاں کمزور ہوں گی اور دستوری ریاستوں کی تحلیل کا عمل شروع ہو جائے گا۔ آج بھی سرحدوں کے متعلّق کفار کی پالیسی کی حیثیت صرف مسلمانوں کی کانٹ چھانٹ تک ہی باقی رہ گئی ہے اور صرف انھیں ہی صلیبی و اتحادی ریاستوں کے ایئرپورٹس پر جامہ تلاشی کے 'اعزاز' سے نوازا جاتا ہے۔

موجودہ مرحلۂ جہاد میں برسرپیکار مجاہدین کے منہج میں دو باتیں خاص طور پر بہت نمایاں اور اہم ہیں:

ا۔ مجاہدین' جہاد کو فرض عبادت سمجھ کر کرتے ہیں، کسی سیاسی حل یا وطنی آزادی کے طور پر نہیں۔ اس لیے وہ ہر طرح کی جغرافیائی حد بندیوں کو روندتے ہیں اور 'عقیدہ الولاء والبراء' کو اپنے اذہان وقلوب میں سما کر دنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنا بھائی جانتے ہیں اور تمام عالم کے کفار کو اپنا دشمن گردانتے ہیں۔ اقوام متحدہ سمیت تمام طاغوتی اداروں کو شرک وطاغوت کا گڑھ قرار دیتے ہیں اور عالمی طاغوتی نظام کی بربادی کے

لیےان اداروں کی تباہی لازمی سمجھتے ہیں۔

۲۔ مجاہدین توحیدِ حاکمیت کے عقیدے کو حرزِ جاں بناتے ہوئے جہاد کے ذریعے شریعت قائم کرتے ہیں اور جہاد ہی کو شریعت کے نفاذ کا 'نبوی طریقہ' سمجھتے ہیں اور کسی نام نہاد پرامن، آئینی اور جمہوری جدوجہد کو فکر وعمل کی گمراہی گردانتے ہیں۔

شیشان، صومال، الجزائر، ملائیشیا، عراق، یمن، جزائر عرب اور افغانستان سے لے کر سوات اور وزیرستان تک سبھی مجاہدین اسی خالص منہج جہاد کے ساتھ فرضیتِ عین کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اس لیے انہیں کسی طور بھی کسی طاغوتی جمہوری کھیل میں حصّہ دار بنایا یا مذاکرات کے چنگل میں پھنسانا ممکن ہی نہیں۔ افغانستان میں تو امارتِ اسلامیہ پہلے بھی قائم تھی اور اب بھی بحمد اللہ قائم ہے۔ اب عراق میں بھی 'دولۃ العراق الاسلامیۃ' کا قیام اور امیر المومنین شیخ ابوعمر البغدادی القریشی کی بیعتِ امارت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ مجاہدین کے سامنے عالمی خلافت کا نقشہ کس قدر واضح ہے۔

خلافتِ اسلامیہ کو قائم کرنے کے لیے جہاد کو بطور زندگی اپنانے والے نوجوان دن بدن بڑھ رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلم آبادی میں نوجوان خون ٹھاٹھیں مار رہا ہے، امت کی مائیں پھر سے اپنے بچوں کو مجاہد بننے اور شہید ہونے کے لیے تیار کر رہی ہیں اس لیے امریکہ کو یہ جان لینا چاہئے کہ صلیبی دنیا کے ممالک، سکڑتی ہوئی آبادی کے ممالک ہیں جبکہ عالم اسلام ایک بڑھتی ہوئی امت کا نام ہے اس جنگ میں صلیبیوں کو سوائے شکست کے اور کوئی چیز ملنے کی نہیں (ان شاء اللہ)۔

پہلے جو مسئلہ امارتِ اسلامی افغانستان کی بحالی تک تھا اب بات بڑھ کر سمندروں اور سرحدوں کو عبور کر کے عراق اور شیشان تک جا پہنچی ہے۔ اب مسئلہ کسی ایک امارتِ اسلامی کا نہیں عالمی خلافتِ اسلامیہ کا ہے اور اب تو قوت کا کسی خطے تک محدود ہونا ہی اس کی موت ہے اور اب معاملہ ریگولر فوجوں کے ہاتھوں سے نکل کر سول مجاہدین کے ہاتھوں میں جا رہا ہے۔ اس عالمگیر جہادی تحریک میں عراق وافغانستان اور تمام بلادِ جہاد کی طرف عرب وعجم کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ رہے ہیں، مخلصین یوں اُمڈ پڑے ہیں جیسے بہت منافع بخش تجارت ہو اور انہیں اس کے باب الجنۃ (جنت کا دروازہ) ہونے کا عین الیقین ہو۔

صدیوں سے پیاسی امت کے گویا نصیب ہی جاگ اٹھے اور دل کی تمنا بھر آئی۔ مالدار اور اچھے 'سٹیٹس' رکھنے والے بھی سب کچھ تج کر میدانِ عمل میں نکل آئے کہ اس سے نفع والی تجارت اور کون سی ہوگی؟ افغانستان کے جہادِ اول نے حقیقتاً دنیا بھر کے مجاہدین کے لیے 'جہادی اکیڈمی' کا کردار ادا کیا۔ ان کے اندر جنگی فنون کا ذوق بھی پیدا ہوا اور ایمان کا حقیقی مزہ بھی یہیں سے حاصل ہوا گویا کہ جو ایک مرتبہ اس مَے خانے میں آ گیا پھر اسی کا ہو گیا۔

قرونِ اولیٰ کی یادیں تازہ ہو رہی ہیں، قرنِ اول میں روشنی کے مینار صحابہ کرامؓ نے بھی ہر قسم کی نسلی اور وطنی حیثیتوں کو پاش پاش کر کے پورے عالم کو اپنے گھوڑوں کی سموں سے روندا تھا اور ہر جگہ لا الہ الا اللہ کا پرچم خلافتِ اسلامیہ لہرانے لگا تھا اور آج بھی مجاہدین فی سبیل اللہ، نصرت الٰہی کے ساتھ اپنے اسلاف کی تابندہ تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ (الحمد للہ)

بقیہ: گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے

"القاعدہ پاکستان میں بیٹھ کر امریکہ پر حملے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے' اور یہ کہ "ہم پاکستان کے عوام کو دہشت گردوں سے نجات دلائیں گے، ہماری کاروائی پاکستان کے عوام کے مفاد میں ہوگی"۔ افغانستان میں نیٹو کو سپلائی عملاً بند ہو چکی ہے۔ تاجکستان اور ازبکستان کی جانب دیکھا جا رہا ہے۔ لیکن خوف وہاں کے عوام سے ہے۔ میں نے ان دونوں ملکوں کے عوام میں امریکہ کے خلاف ایک عجیب غصہ دیکھا ہے۔ ایران کے چاہ بہار کے راستے کے لیے گفتگو جاری ہے۔ بھارت کا اس جنگ میں تعاون حاصل کیا جا رہا ہے۔

دنیا بھر کے صحافی اسلام آباد کے ہوٹلوں میں اس تھیٹر کے سجنے سے پہلے ہی موجود ہیں۔ لیکن کیا ہمارے حکمرانوں کو اس کا انداز ہ ہے؟ کہ اگر امریکہ نے افغانستان اور پاکستان کو ایک سمجھ کر کارروائی کا آغاز کیا تو پھر سب سے پہلے جو چیز ٹوٹے گی وہ ڈیورنڈ لائن ہوگی اور پھر یہ میدانِ جنگ دریائے آمو سے لے کر برہم پتر تک پھیل جائے گا۔ خواہ بھارت اس کا ساتھ دے یا چاہ بہار سے ایران یا قلات سے تاجکستان۔ لیکن اس سرزمین پر لڑنے والے فرزانے اور دیوانے کلکتہ اور فرات تک ایک ہوں گے۔ ایسے میں صرف دو صفیں ہوں گی، ایک امریکہ کے حق میں اور دوسری اس کے خلاف۔ پھر نہ کوئی یہ نعرہ سنے گا کہ سندھ کو طالبان سے بچاؤ، نہ یہ کہ ہمیں دہشت گردوں سے خطرہ ہے۔ یہ دنیا کے اس وسیع وعریض میدانِ جنگ میں بقا کی جنگ ہوگی، وہ اہلِ نظر جو سال پہلے اپنی خاموشیاں توڑ کر خبردار کرتے تھے کہ ایک جانب سے بھارت اور دوسری جانب سے امریکہ حملہ آور ہوگا، ان کی باتوں کا تمسخر اڑانے والوں، دنیا کے آرام وآسائش میں مست لوگوں کو اب یہ منظر کتنا صاف نظر آ رہا ہوگا۔ وہ اہل نظر تو یہ بھی خبر دیتے رہے کہ فتح اللہ کے فضل سے انہی دیوانوں اور فرزانوں کے مقدر میں ہوگی۔ صف بندیاں ہو گئیں۔ جنہوں نے دنیا کے آسائش، آرام اور مادی وسائل پر بھروسہ کرنا ہے وہ ایک جانب اور جنہوں نے عزت سے جینا، غیرت سے مرنا اور اللہ کے ہاں جزا کا طالب ہونا ہے وہ دوسری جانب، دیکھئے کب طبل جنگ بجتا ہے اور کون کس کے ساتھ ہوتا ہے؟

طاغوتی ایجنسیوں کے حربے اور ان کا سدِ باب

استاذ عبد الحق

اس وقت عالمی تحریکِ جہاد کے بارے میں معلومات حاصل کر کے کئی طاغوتی تفتیشی پوری دنیا کے بارے میں تحقیق کر رہے ہیں کہ اس تحریک کو کیسے روکا جائے؟ انہوں نے ساری دنیا کے بارے میں نقشے پر ایک خاکہ بنایا ہے کہ جو معلومات ان کو ملتی جائیں وہ اس خاکے میں رنگ بھرتے جائیں تاکہ ان کے سامنے ایک واضح تصویر متشکل ہو جائے کہ انہوں نے کس صورتحال سے آئندہ نبٹنا ہے؟ اگر کوئی مجاہد ان کے قابو میں آتا ہے تو وہ اس سے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں مجاہدین کو چاہئے کہ تفتیش کیے جانے کی صورت میں پہلے سے تیاری کریں اور بعض چیزیں ذہن میں رکھیں۔ طاغوتی قوتوں کے مغلوب ہوجانے کی صورت میں ذکر 'مسنون اذکار' کثرت سے کیے جائیں۔ بچنا (دشمن کے علاقے سے) مفرور ہونے سے زیادہ آسان ہے۔ آزادی میں گرفتاری کی نسبت آپ کے پاس زیادہ سامان ہوتا ہے۔ بعض اوقات مہینوں کے سفر کے بعد اجنبی ماحول میں اکیلا زندہ رہنے سے آسان رستہ شہادت کا ہے، لیکن زندہ رہنے کی خواہش اور کوشش کے لیے انتہائی درجے کی قوت ارادی زیادہ ضروری ہے۔

اپنے تفتیشی مرکز میں لے جانے کے بعد وہ فوراً ہی بہت سارے سوالات کی گولہ باری کر دیتے ہیں تاکہ ایک حواس باختہ آدمی سے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کی جائیں۔ ایسی صورت میں پرسکون رہیں اور زیادہ سے زیادہ لاعلمی کا اظہار کریں۔ مگر وہ حقیقتیں جو معاشرے میں عام معلوم ہوں ان کو بیان کیا جاسکتا ہے۔ ان کی دھمکیوں سے مرعوب نہ ہوا جائے اور یہ استحضار کیا جائے کہ اگر یہ تشدد کا طریقہ بھی اختیار کریں تو اللہ کے حکم سے چیونٹی کے کاٹنے کے برابر تکلیف ہوگی۔ نوجوانوں کو بہت ساری تصویریں دکھا کر کہا جاتا ہے کہ وہ کس کس کو جانتے ہیں۔ بعض سادہ لوح نوجوان سمجھتے ہیں کہ جن کو جانتے ہیں ان کی تصویروں کی نشاندہی کریں تو جان بخشی ہو جائے گی لیکن ہوتا یوں ہے کہ جتنی تصویروں کی وہ نشاندہی کرتے ہیں اتنے ہی ان کے پھنسانے کے پھندے میں بڑھتے چلے جائے جاتے ہیں۔ ظالموں کی یقین دہانیوں پر یقین کرنے والے تاریخ سے واقفیت نہیں رکھتے۔ میر جعفر اور میر صادق سے کافروں نے آخر کار کیا سلوک کیا تھا۔ خیر اسی میں ہے کہ لاعلمی کا اظہار کیا جائے اور صرف اسی حقیقت کا اعتراف کیا جائے جو معاشرے میں عام معلوم ہو کیونکہ اس سے لاعلمی مزید شکوک کو جنم دے سکتی ہے۔

طاغوتی تفتیشی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تمہاری تصویریں، فلمیں، تصویری ریکارڈنگز موجود ہیں۔ ایسی صورت میں اپنے رب کو یاد کریں اور دل میں یہ جاگزیں رکھیں کہ سمیع و علیم اور بصیر ذات اللہ ہی کی ذات ہے، اس کے علاوہ اگر ہم کسی کو مانیں تو ہم شرک کرتے ہیں۔ طاغوتی قوتیں حقیقت میں اندھی بہری اور گونگی ہوتی ہیں پھر اللہ نے ان کی عقلوں کو بھی سلب کرلیا ہے۔ امت کے نوجوانوں کا جو نقصان ہوتا ہے وہ ان کی اپنی سادہ لوحی کے سبب ہوتا ہے۔ جس کی ایک بڑی وجہ ٹیکنالوجی (موبائل اور انٹرنیٹ) کا لاپرواہانہ استعمال ہے۔ قید جیسی آزمائشوں کا شکار ہونے والوں کی اکثریت انھی کے استعمال سے پکڑی گئی ہے۔ اس کی تفصیلات کتابوں اور بیانوں سے بھی اخذ کی جاسکتی ہے۔ یہ بات ہر وقت ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ موبائل پر گفتگو کرتے ہوئے یہ احساس رہے کہ یہ دوسری طرف بی بی سی سے نشر ہو رہی ہے اور اس کی ریکارڈنگ آئندہ بھی سنا کر اس کے بارے میں پوچھا جاسکتا ہے۔ اپنے موبائل میں اہم نمبرز کبھی نہ رکھیں۔ اس کو صرف ریسیور کے طور پر استعمال کریں۔ کال کرنے کے لیے پی سی او استعمال کریں، وہ بھی ایسے جو مخبر نہ ہوں (یاد رہے اڈوں اور اسٹیشنوں پر اکثر پی سی او مخبری کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں)۔ تحریک کو ان دو قسم کے افراد کی نشاندہی ضروری ہے، ایک وہ باریش اور با محراب مخبر جوان کی اپنی صفوں میں موجود ہوں اور دوسرے وہ مفاد پرست عناصر جو ہر حکمران پارٹی کے حاشیہ نشینوں یا خوشہ چینوں میں ہوں۔ انھی مفاد پرستوں نے معاشرے کی اس قوت کو کہ جو کچھ کر سکتی ہے بہت سطحی لڑائیوں میں الجھا کر رکھ دیا ہے یا ان سے ایسی جذباتی کارروائیاں کروائی جاتی ہیں جس سے دنیا میں دین کی طرف مائل قلوب بدظن ہو جائیں۔

تفتیش کے دوران ایک بہت بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ پہلے سے گرفتار لوگوں کے بارے میں معلومات یہ سمجھ کر دے دی جاتی ہے کہ وہ تو پہلے ہی گرفتار ہیں، انھیں مزید کیا خطرہ ہوسکتا ہے؟ اس سے یہ نقصان ہوتا ہے کہ ان سے دوبارہ تفتیش شروع کر دی جاتی ہے۔ ہر مومن کا فرض ہے کہ امت کے رازوں کی اپنا خون جگر دے کر حفاظت کی جائے اور اپنے دینی ساتھیوں کے نام آشکارانہ کیے جائیں۔ قید کے دوران اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کریں بلکہ اللہ کے کلام سے ہر وقت استفادہ کیا جائے، اسے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ قرآن کو سمجھنے کے لیے اس موقع سے زیادہ نادر موقع آپ کو نہیں مل سکتا۔ قرآن کو پڑھنے سمجھنے اور اس سے راہنمائی حاصل کرتے ہوئے آپ یہ محسوس کریں گے کہ یہ اترا ہی آپ کے لیے ہے، اس سے آپ کے ٹوٹے ہوئے دل کو بہت سہارا ملے گا۔ آپ کا خوف (مستقبل کے بارے میں) اور حزن (ماضی کے بارے میں) جاتا رہے گا۔ آئندہ کے لیے آپ کا عزم مضبوط ہوگا لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ آزادی میں بھی بلکہ آج ہی اس امام مبین (واضح

لیڈر) سے دوستی کریں۔ اجنبیت ختم کریں، اس سے براہ راست استفادہ کریں۔ یہی وہ واحد "عامل" تھا جس نے خیرالقرون کے نوجوانوں میں روح انقلاب پھونک دی تھی اور انہوں نے ایسے ہی کفر اور جبر کے دور میں عظیم الشان قربانیوں کی مثالیں "احد احد" کہہ کر رقم کیں۔ ابلیسی قوتوں کی پوری کوشش ہے کہ امت کے نوجوانوں کو قرآن کے براہ راست استفادے سے روکا جائے اور مذہبی پیشوائیت کے اندھے عقیدت مند پیدا کئے جائیں جوان کے گزر جانے کے بعد جھاگ کی طرح بیٹھ جائیں۔

قرآن کے مطابق اپنا عقیدہ، اپنی نفسیات اور اپنے معاملاتکو مزین کیا جائے۔ ان بنیادوں کے بغیر جہاد کے "کوہان" کو جذباتی دھاگوں (تقریروں اور کتابوں) سے لٹکا دینے کا حشر وہی ہوا کرتا ہے جو اس دور میں ہوا ہے۔ تفتیشی ہر موقع پر آپ کو دیگر ساتھیوں کے بارے میں متنفر (Brain wash) کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ان کے اس پروپگینڈے سے متاثر ہو کر کسی کے بارے میں اظہار خیال نہ فرمائیں بلکہ "واذا مروا باللغو مروا کراما" کے انداز میں گزر جائیں۔ یہ احساس کہ جب تک امت کا اتحاد و اتفاق نہیں ہوتا کامیابی نہیں ہو سکتی اور یہ ادراک کہ یہ وحدتِ فکر قرآن سے امت کے ہر سمجھدار نوجوان کی براہ راست رسائی کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی اپنی زندگی کی ترجیح بنالی۔ بحث مباحث میں ان کو جوابات بہت سوچ سمجھ کے ساتھ، بغیر اشتعال اور غصّے میں آئے، دینے چاہئیں۔ اپنا سچ بغیر شور مچائے دھیمے انداز میں بغیر جذبات کے بیان کیا جائے۔

تفتیش کاروں میں بعض نفسیاتی مریض حد درجہ مشتعل اور جھگڑالو ہو سکتے ہیں۔ اکثر کو شراب پلا کر بٹھا دیا جاتا ہے اسی سبب ان کی یادداشتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ سوال پوچھ کر دو تین منٹ بعد بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے کیا پوچھا تھا۔ آپ کا رابطہ اللہ سے مضبوط ہے تو وہ آپ کو جھکا نہیں سکتے۔ ان کے اپنے گھریلو مسائل انہیں پریشان کیے رکھتے ہیں۔ اللہ کے ساتھ منافقت انہیں عجیب بے چینی اور بے اطمینانی میں مبتلا کیے رکھتی ہے۔ وہ بظاہر مضبوط بننے کی ایکٹنگ کر رہے ہوتے ہیں، اگر آپ اپنے جذبات پر قابو رکھیں اور مستقل مزاجی سے ان کا سامنا کرتے رہیں تو ایک دو روز میں ان کا پول کھل جاتا ہے۔ خالصتاً تفتیش کا دورانیہ دو تین روز ہوتا ہے۔ یہ دو تین روز اللہ کے بھروسے پر مضبوط اعصاب کے ساتھ گزار لیں۔ اس کے بعد مزید معلومات کسی اور طرف سے آنے پر ہلکی پھلکی تفتیش کا سامنا ہو سکتا ہے لیکن کوشش کی جائے کہ اپنے پہلے بیان کے ساتھ چمٹے رہیں۔

جدید تفتیشی مراکز میں ہر قیدی کے لیے 10 فٹ لمبا اور 8 فٹ چوڑا زیر زمین کمرہ ہوتا ہے۔ روشنی باہر سے آتی ہے، دن رات کے اوقات کا تعیّن نہیں کیا جا سکتا۔ کمرے کے اندر گدا، جائے نماز اور پانی مہیا کیا جاتا ہے جبکہ قرآن مانگنے پر دے دیا جاتا ہے۔ کمرے کے اندر چھت کے ساتھ ایسے آلات نصب ہو سکتے ہیں جس سے آپ کی نقل و حرکت باہر دیکھی جا سکے۔ کمرے کی آوازیں باہر سنی جا سکیں اور اسی طرح کمرے کے اندر سپیکرز کے ذریعے شور سے اذیت یا تیز روشنی سے اذیت دی جا سکے۔ خوراک محدود دی جاتی ہے، اس میں بطی الاثر زہر (Slow Poisening) دی جا سکتی ہے۔ ویسے بھی یہ خوراک مضر صحت ہوتی ہے لیکن زندہ رہنے کے لیے بقدر رکھانا ضروری ہے۔

کیا کرنا چاہئے:۔

- آپ کو اگر گروہ کی صورت میں قیدی بنایا گیا ہے تو اپنے آپ کو منفرد نہ کریں۔
- اپنے آپ کو ٹھنڈا رکھیں، غیر جذباتی، غیر متشدد اور سمجھ بوجھ کر نرمی سے بات کریں۔ اگر غصہ دکھانے کی کوشش کریں گے تو آپ سے سلوک بھی بُرا کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی نہ کریں کہ تفتیشی سمجھنے لگیں کہ آپ تعاون کے لیے تیار ہیں۔ مہذب گفتگو کریں، گونگا بننے کی بجائے واضح کریں کہ میں نہیں جانتا۔ صفائی کرنے والے، علاج کرنے والے، مزدوروں اور پیغام رسانوں سے محتاط رہیں۔
- دوغلی حکمت عملی سے محتاط رہیے۔ بعض اوقات تفتیشی دوسرے ساتھی کے بارے میں بتائے گا کہ اس نے آپ کے بارے میں یہ بتایا ہے اور پھر اس کے بارے میں پوچھے گا۔ دوسرے ساتھیوں کے بارے میں کبھی تسلیم نہ کیجیے کہ وہ آپ کے ساتھی ہیں اگر تفتیشی تشدد پر اتر آئے تو حوصلہ نہ ہاریں، ہر گھنٹہ ایسا گزاریں کہ جیسے لڑائی میں ایک راؤنڈ گزر گیا۔ آپ کوئی راؤنڈ ہار بھی سکتے ہیں، لیکن سمجھیں کہ لڑائی ابھی جاری ہے اور فیصلہ ہونا باقی ہے۔ قدرت ان کے ساتھ ایسا کھیل کھیل سکتی ہے کہ وہ اپنے سایوں سے بھی ڈرنا شروع کر دیں۔

پوچھ گچھ کے دوران:۔

- خاموش رہنا بہتر ہے۔ تاریخ پیدائش، اپنا نام اور جگہ کے بارے میں بتانے کے علاوہ اور کچھ نہ بتایئے۔ اگر آپ اس پر ڈٹے رہتے ہیں تو سب سے بہتر ہو گا۔ بہت زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش میں بہت ساری جھوٹی کہانیاں نہ گھڑیں۔ پوچھ گچھ کرنے والے مکار لوگ ہوتے ہیں جو بہت جلد یہ سب کچھ جان سکتے ہیں۔ اپنے کمروں میں غیر محتاط گفتگو سے احتراز کیجیے کیونکہ ممکن ہے وہاں مائیکروفون لگے ہوئے ہوں۔ دشمن کی طرف سے بتائی گئی کسی بات کا یقین نہ کریں۔ دشمن کے کسی پروپگینڈے کا حصّہ نہ بنیں۔ دشمن کے علاقے میں اپنے فرار کا منصوبہ کسی کے سامنے بیان نہ کریں، چاہے وہ بظاہر آپ کو مخلص ساتھی لگے۔ جس کسی نے آپ کو فرار میں مدد کی تو اس کا نام بھی افشاں نہ کریں۔

دشمن آپ سے مندرجہ ذیل اقسام کے سوالات پوچھ سکتا ہے۔ مثلاً کام کی نوعیت، کتنے لوگ، جگہ، کس طرح کا اسلحہ، کس طرح رابطہ کیا جاتا ہے؟ رابطے کی فیکوئنسیاں کیا ہیں؟ معسکرات، تربیت، اساتذہ کی تفصیل، قائدین اور کمانڈروں کے بارے میں معلومات دفاعی صلاحیتیں، اخلاقی حالات وغیرہ

تفتیشی افسر کیا ہتھکنڈے استعمال کر سکتا ہے؟

ایک تفتیشی افسر آپ سے متعلّق معلومات کو دیکھ کر پہلے سے تیاری کرتا ہے کہ وہ

- آپ کے بارے میں تحقیق کر کے کہ آپ کے پاس معلومات کیا ہیں؟
- قیدیوں میں وہ قیدی منتخب کرے جس سے زیادہ معلومات مل سکتی ہیں
- تخریج یعنی معلومات اگلوانا مختلف طریقوں سے
- وہ آپ کے بارے میں یہ اندازہ لگاتا ہے کہ آپ کی شخصیت مضبوط ہے یا کمزور، جذباتی ہے یا ٹھنڈی، ماحول کے ساتھ آپ کا رویہ کیا ہے؟
- آپ کو نرم کرنے کے لیے وہ برا سلوک، بھوک، پیاس، نیند نہ کرنے دینا، اکیلے بند کر دینا یا حسی محرومی (یعنی آنکھوں کانوں یا ہاتھوں پر پردے چڑھا دینا)
- وہ آپ کو ایک مخصوص جگہ رکھ کر تفتیش کر سکتا ہے
- وہ آپ کو ذلیل کر کے آپ کا اعتماد متزلزل کرنا چاہے گا
- آپ کو اپنے دوستوں، گھر والوں اور ساتھیوں کے سامنے ذلیل کر کے وہ آپ کو دو برائیوں میں سے ایک برائی منتخب کرنے کو کہے گا جو نسبتاً کم برائی خیال کی جاتی ہو
- خفیہ آنکھیں اور خفیہ کان ممکن ہے ہر قیدی کے کمرے میں ہوں جس سے آپ کی گفتگو کو سنا جا سکے۔ آپ کی حرکات کو خفیہ کیمرے کی مدد سے دیکھا جا سکتا ہے
- خاموشی کی اذیت جس میں خاموش کمرے میں خاموش محافظ کے ساتھ عرصہ تک رکھا جا سکتا ہے
- فائل کھول کر بعض اوقات سوال پوچھتا ہے کہ اگر آپ جواب چھپاتے ہیں تو وہ آپ کو اس کا جواب بتاتا ہے، آپ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ سب کچھ جانتا ہے

آپ یہ یاد رکھیں کہ اگر وہ سب کچھ جانتے تو آپ سے کیوں پوچھتے لہٰذا لچک نہ دکھائیں بلکہ اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کریں کیونکہ وہی ذات سب کچھ جانتی ہے

- بعض تفتیشی ایک ہی سوال کو بار بار ایک ہی لہجے میں پوچھتے ہیں۔ آپ پرعزم رہیں اور غیر جذباتی انداز میں بار بار وہی جواب دیں
- تم ہمارے رحم و کرم پر ہو، ہم تم سے معلومات اگلوا لیں گے، اپنے آپ کو تکلیف نہ دو، اپنے اوپر الزام نہ لو، ہم تمہیں بچا لیں گے۔ اس طرح کے بیانات تفتیشیوں کے ہوتے ہیں۔ اس کے عادی ہو جائیں اور لازماً مزاحمت دکھائیں۔

مزید ممکنات:

- **دھمکیاں**: (جان سے مارنے، اکیلے جیل میں رکھنے، خاندان کو نقصان پہنچانے)

اثرات: مایوسی، بے چینی، ناامیدی

سھولتیں: (خوراک، رہائش اور دیگر اشیاء)

اثرات: لالچ کی وجہ سے ان کے ساتھ تعاون

علیحدگی: (بالکل قید کر دینا)

اثرات: دوسروں کی وجہ سے نفسیاتی، اخلاقی، جسمانی مدد سے محرومی

- **سمیع و بصیر بننا**: (وہ اس بارے میں سب کچھ جانتے ہیں)

اثرات: قیدی ایک دوسرے سے بدظن ہو جاتے ہیں کہ شاید دوسرے نے بتایا ہے

- **زندگی اور موت پر قدرت دکھانا**: (نمرودی طریقے کے ذریعے احکام کو بجالانا)

اثرات: قیدی دشمن کو قادر سمجھنا شروع کر دیتے ہیں

- **ذلیل کرنا**: (بے عزتی، تضحیک اور گندگی والی جگہ پر رکھنا)

اثرات: بہتر جگہ رہنے کی خواہش کرنا

- **حواس پر قابو پانا**: (روشنی یا آواز بند کر دینا، یا بہت تیز روشنی اور بہت تیز شور)

اثرات: اذیت اور گھبراہٹ محسوس کرنا اور یہ سمجھنا کہ دشمن حواس پر حاوی ہے

- **تشدد**: (جسمانی اعضا کو مروڑنا، بجلی کے جھٹکے اور ناخن اچکنا وغیرہ)

اثرات: معذوری، محرومی، اعضا کی حواس کی محرومی

احتیاطیں:

جاسوسی گروہ یا ادارے، قیدیوں سے مفید معلومات اور راز اگلوانے کے لیے خصوصی طور پر لوگوں کو تیار بھی کی جاتا ہے۔ لہٰذا ایک مجاہد فی سبیل اللہ (جس کو اللہ کی طرف ایسی کسی آزمائش کا سامنا ہو) کو چاہیے کہ تفتیش کا سامنا اللہ رب العزت سے اپنے تعلّق کو مزید مضبوط کر کے کرے۔ امت کے رازوں کی حفاظت اس کی اولین ذمہ داری ہونی چاہیے اسے اس کے لیے جو بھی قربانی دینی پڑے۔ تفتیشی افسر کو بہت زیادہ متاثر کرنے کی کوشش نہ کریں نہ اسے غلط معلومات سے دھوکہ دینے کی کوشش کریں اس طرح معلومات آسانی سے پکڑی جا سکتی ہیں اور پھر بار بار پوچھی جاتی ہیں۔ اگر آپ کمزور دل ہیں تو طاغوتی افسر کی آنکھوں کو نہ دیکھیں بلکہ آنکھوں کے درمیان نقطے یا ماتھے پر مرکز پر رکھیں کیونکہ آنکھوں میں دیکھنے سے بعض معلومات اُگلی جاتی ہیں۔ اس سے گفتگو نہ کریں بلکہ اپنے جوابات ہاں یا ناں میں دیں یا کہیں کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ مکالمہ تفتیش، دوسرے ساتھیوں کو بتائیں تا کہ وہ اخلاقی طور پر مضبوط ہوں۔ تفتیش جتنی لمبی کھینچ سکیں، بہتر ہے۔ جو ڈراؤنا خواب ہو گا وہ آپ کا جُزوی تعاون ہے کیونکہ تفتیشی آپ کو ایک موم کی گڑیا اور اچھی چیز سمجھے گا اور آپ سے بہت کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ بے صبری، جھنجھلاہٹ، جلد بازی اور جذباتیت سے بچنے کی کوشش کریں اور اللہ سبحانہ کے ذکر کا کثرت سے اہتمام کریں۔

دوران تفتیش سوالات:۔

مقصد: مختصر معلومات تک فوری رسائی، دیر ہونے پر معلومات بے کار ثابت ہو سکتی ہیں۔

تفتیش کی تعریف: یہ ایک مہارت ہے جس کے لیے عموماً خصوصی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ اس طریقے کے ذریعے خفیہ معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

قیدی کی خواہش: ایک مجاہد فی سبیل اللہ کو چاہیے کہ وہ صلیبی تفتیشیوں کو یہ یقین دہانی کرانے کی کوشش کرے گا کہ وہ ایک عام آدمی ہے جو اہم نوعیت کی حساس معلومات نہیں رکھتا نہ اس تک رسائی حاصل کرسکتا ہے۔

عام طور پر ایک مکار تفتیشی افسر کے خدوخال

- سب سے اہم چیز لمبا تجربہ ہے
- تفتیش کا رخ متعین کرتا ہے، قیدی کی عسکری حیثیت کا اندازہ لگا کر اس چیز کا فیصلہ کرتا ہے کہ اس سے کونسا راز اگلوانا ہے
- نفسیاتی حربوں کا استعمال۔ موقع محل کے مطابق نفسیاتی چوٹ لگانے پر عبور حاصل کرنے کی کوشش میں رہتا ہے
- ہر کام کو ٹھہر ٹھہر کر اور انتظار کر کے کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ تشدد میں اپنے غصّے کو قابو رکھے
- صدمے والی کیفیت سے فائدہ اٹھا کر جلد از جلد مفید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تا کہ بروقت ردِعمل ہو سکے

تفتیشی طریقے:۔

01 قیدی کو گفتگو پر آمادہ کرنا

- قیدی سے غیر عسکری اور غیر اہم سوالات کرنا
- اسے احساس دلانا کہ اس کا واسطہ ایک بھولے اور کم چالاک تفتیشی آفیسر سے پڑا ہے، جسے وہ آسانی سے دھوکہ دے سکتا ہے
- قیدی سے متعلقہ سامان کے بارے میں پوچھنا، مثلاً ہتھیار، بٹوا، شناختی کارڈ، رومال، عینک وغیرہ

02 قیدِ تنہائی کا استعمال

- سادہ تنہائی، اکیلے بند رکھنا
- تنہائی معہ مکمل خاموشی، تاریکی اور کمرے میں قیدی کی کسی بھی طرح کی دلچسپی کے سامان کی عدم دستیابی۔ کمرے کی فضا اور دیواریں بوسیدہ رکھنا
- کمزور قیدی کو باقی لوگوں سے الگ کر کے اس سے اچھا برتاؤ کرنا

03 قیدی کو بور کرنا

- دوران تفتیش گھنٹوں سوال نہ کرنا
- دوران تفتیش مسلسل کھڑا رکھنا (تھکانا)
- دوران تفتیش سوالات کو بار بار دھرانا اور جواب میں تضاد تلاش کرنا

04 حسیات کو عارضی طور پر ختم کرنا

- آنکھوں پر پٹی باندھنا یا روشنی کی فراہمی یکسر ختم کر دینا
- کانوں کو بند کرنا
- پھیکا کھانا مہیا کرنا
- چھونے کی حس ختم کرنے کے لیے مسلسل باندھے رکھنا
- ناک بند کر دینا اور منہ سے سانس لینے پر مجبور کر دینا
- جگہ اور وقت (تاریخ، دن، صبح شام) کا تعیّن ناممکن بنانا۔ یہاں تک کہ دینی تہواروں کا بھی پتہ نہ چل سکے

05 سختی کے بعد خوش اخلاقی کا مظاہرہ

- ایک تفتیشی کا تشدد کرنا، پھر دوسرے کا اسے روکنا اور خوش اخلاقی اور ہمدردی کا اظہار کرنا۔ کھانے پینے کی کوئی چیز دینا یا کسی اذیت مثلاً بیڑیوں وغیرہ سے رہائی دلوانا پھر راز بتانے پر اسے رہائی کی یقین دہانی کرانا وغیرہ

06 تشدد کا طریقہ کار

- ہلکا تشدد جیسے کھانے پینے کی تنگی، غسل استنجے کی تنگی، سردی گرمی
- گالیاں، دھمکیاں، تھپڑ، لاتیں اور گھونسے مارنا
- ایسا تشدد جس سے زخم نہ آئے
- زیادہ تر تشدد لیکن ایک حد تک کیونکہ اس سے قیدی کا مارے جانے کا خوف، اس کا گنگ ہو جانے جیسے نقصانات کا احتمال رہتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بے پناہ تشدد سے درد کے احساس کے ختم ہونے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے۔ جبکہ مرنے کا خدشہ الگ ہے اور مار سے بچنے کے لیے قیدی کا ہر الزام قبول کرسکتا ہے

07 ہتک آمیز رویہ

یہ بڑے کمانداروں کے لیے بہت موثر ہے جن کا عزت واحترام زیادہ ہو مثلاً

- جزوی طور پر کپڑے اتروانا
- مکمل طور پر کپڑے اتروانا
- عام لوگوں کے سامنے ڈنڈے مارنے (سرعام تشدد)

تفتیش کے بعد قید خانے یا جیل خانے میں:۔

لمبے عرصے کے لیے ہیں تو باقی لوگوں کے ساتھ اتحاد کا مظاہرہ کریں۔ خوراک کو بہتر بنائیں۔ کچھ سبزی اور پتے مقامی درختوں سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ پانی پئیں اور ورزش کریں۔ کام ڈھونڈیں مثلاً تلاوت، نماز، لکھنا، تاثرات، کہانی وغیرہ۔ نکما بیٹھنے سے انسان میں مایوسی پھیلتی ہے کیمپ کی تفریحی سرگرمیوں میں حصّہ لیں۔ ایک کیمپ کا اخبار ہاتھ سے لکھا ہوا ہو بھی دائرے میں لگایا جا سکتا ہے۔ اس طرح ڈاک کا نظام بھی بنایا جا سکتا ہے۔ جہاں جایا جاتا ہے مثلاً لیٹرین وغیرہ، ساتھیوں سے اشاروں سے پہلے سے طے کر کے گفتگو کی جاسکتی ہے۔ چھینکنا، کھانسنا، سیٹی بجانا، ناک صاف کرنا، گنگنانا وغیرہ مختلف اشارات کی صورت میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یونہی کندھے اچکانا، سر کے بالوں آنکھوں سے سیدھے کرنا مختلف صورتوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دیوار سے پرے بات بھی کی جاسکتی ہے۔

فرار:

اگر عمومی طور پر پکڑے جائیں تو پکڑے جانے کے فوراً بعد فرار کے مواقع سب سے زیادہ ہوتے ہیں لیکن جوں جوں وقت گزرتا جائے تو زیادہ خصوصی اور ماہر لوگوں کی سپردگی اور معروف جگہ سے دور ہو جانے کی وجہ سے مشکلات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ یعنی سمت کا تعیّن مشکل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر پکڑے جاتے وقت آپ کی صحت اور ہمت اور قید میں رہنے کے بعد صحت اور ہمت میں زمین آسمان کا فرق ہو سکتا ہے۔ پکڑے جانے کے فوراً بعد خصوصاً میدان جنگ میں قیدیوں کو تفتیش کے لیے فوراً پیچھے بھیجا جاتا ہے۔ اکثر صورت میں دشمن کے پاس کم گاڑیاں اور لوگ ہوتے ہیں۔ قیدیوں کو پیدل 7-5 میل بھیجا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں موڑوں یا اترائیوں یا ہوائی حملے، بمباری یا خراب موسم مثلاً بارش آندھی کی صورت میں آسانی سے محافظوں کی نظر سے نکل کر بھاگا جا سکتا ہے۔ چونکہ محافظ آگے اور پیچھے تعینات ہوتے ہیں اپنی چلنے کی رفتار سست رکھیں اور آرام کے لیے کہیں زیادہ لوگ اگر کسی جگہ آرام کریں تو وہاں بھی موقع بن سکتا ہے۔ اگر ٹرک میں سفر ہو تو خصوصاً رات کے وقت رفتار سست ہو جانے پر چھلانگ لگائی جا سکتی ہے۔ مثلاً موڑوں پر، چڑھائی پر یا خراب روڈ پر اس طرح ہوائی حملے کی صورت میں موقع آ سکتا ہے۔ کوشش کریں کہ گاڑی کے ایندھن میں ریت یا چینی ڈال دی جائے جس سے وہ خراب ہو جاتی ہے۔

ریل گاڑی یا کنٹینروں میں:۔

جنگی قیدیوں کو اگر لمبے عرصے اور زیادہ تعداد میں رکھنا ہو تو انہیں ریل گاڑیوں کے ذریعے منتقل کیا جاتا ہے۔ سردیوں یا گرمیوں کے عروج میں ایسا سفر قاتلانہ ہو سکتا ہے اور اس میں ممکن ہے کہ بوریوں کی طرح ٹھونس دیا گیا ہو۔ ایسی صورت میں کڑی نگرانی نہیں ہوتی۔ گاڑیوں کے فرش چھت یا روشن دان یا کھڑکی توڑنے کی کوشش کریں۔ اگر یہ مسافر گاڑی ہے تو پھر دوسرے ڈبے کے ساتھیوں کو کہلوا کر وہاں دنگا فساد کرنے کی کوشش کریں تاکہ محافظ اس طرف متوجہ ہوں اور باقی لوگ فرار ہو سکیں۔

جیل خانہ

منظّم جیل خانوں یا قید خانوں سے رہا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس میں نگرانی آپ کو قید کے اندر رکھنے کے بارے میں واضح اور سخت ہوتی ہے مثلاً برقی نگہداری، مشاہدہ کرنا، کتے، خاردار تاریں اور حرارتی خاکہ بنانے والے آلات تاکہ سرنگوں کی نشاندہی ہو سکے۔ جیل خانوں میں قیدیوں کی ایک خفیہ تحریک ''فرار کی شوریٰ'' ہو، یہ لوگ آلات جمع کریں، نقشے بنائیں، جعلی کاغذات تیار کریں، راستے تلاش کریں اور خود بھی آپ کے ساتھ عام چیزیں صحیح کریں' میخیں، ہتھوڑی، پلاس وغیرہ۔ اجتماعی کوششوں کے ساتھ انفرادی کوشش بھی لوگ کریں اگر موقع لگے۔ اگر آپ جیل سے فرار ہو گئے تو آپ کو دوستوں تک پہنچنے کے لیے دو صورتوں میں سفر کرنا ہوگا۔ پہلی صورت خفیہ طور پر سفر کرنا، جس میں آپ کو تحفظ زندگی کی تربیت کام آئے گی اور آپ پورے اعتماد سے یہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ دوسرے اگر عام طریقے سے سفر کے لیے جائیں تو اس کے لیے باہر نکلنے کے بعد کپڑے، کاغذ اور پیسے وغیرہ چاہیئے ہوں گے اور تھوڑا بہت زبان کی مہارت جعلی کاغذات بنانے کے لیے کاغذ، خصوصی سیاہی، پن اور مہریں وغیرہ ضرورت ہوں گی۔ اب چونکہ مقناطیسی شناخت (مثلاً نئے شناختی کارڈ) زیادہ عام ہو گئے ہیں تو جعلی کاغذات بنانا قدرے مشکل ہو جائے گا۔

اجتماعی طور پر اگر قیدی منظّم ہوں تو فرار کی شوریٰ با ہمت ساتھیوں کو بہت مدد دے سکتی ہے۔ اگر آپ کی مدد سے کسی کو چھٹکارا میں مدد ملتی ہے تو لازمی کریں، چاہے قید میں آپ کو سزا بھگتنی پڑے۔ اگر آپ قید خانہ سے باہر مزدوروں کے ساتھ جاتے ہیں تو فرار کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں۔ جیل خانے کے باہر بڑا دروازہ جو عموماً گاڑیوں سے چھپا رہتا ہے، باہر نکلنے کی بہتر جگہ ہے۔ دھوکہ دہی' مزدور یا مالی کی صورت میں کی جا سکتی ہے۔ خاردار تاروں سے نکلنا پڑ سکتا ہے لیکن بارودی سرنگوں یا برقی نشاندہی سے محتاط رہیں۔۔ سرنگ باہر کی طرف کھودی جا سکتی ہے لیکن کھودنے سے زیادہ مشکل اس کا نکلتا ہوا ملبہ ہے جس کو چھپانا ضروری ہے۔ سرنگ ایک کمرے یا سیکشن سے دوسرے سیکشن یا خوراک کے ذخیرے تک اپنی جگہ میں کپڑے کے نیچے بنائیں تاکہ دیکھنے والے کو شک نہ ہو۔ مستقبل کی جنگوں میں قیدی بننا مشکل متبادل اختیار ہے، بجائے فرار کی کوشش کرنا بہتر متبادل اختیار ہے کیونکہ نت نئے اسلحہ کی وجہ سے ہتھیار ڈالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جنگی قیدی بننے کے فوراً بعد فرار جتنا جلد ہو سکے ہوا جائے کیونکہ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے آپ کے آلات اور ہتھیار لے لیے جاتے ہیں اور مزید اجنبی زمین کی طرف سفر شروع ہو جاتا ہے۔ فرار کی تیاری ضروری ہے اور اس تیاری کے سامان کی فہرست کے مطابق جمع آپ کے پاس ہر وقت ہونے چاہیے۔ بغیر ہتھیار کے لڑائی میں مہارت ضروری ہے جس میں جیت نفسیاتی مزاحمت کی ہوتی ہے۔

فرار تھوڑے عرصے کی محنت ہو سکتی ہے یا لمبے عرصے کی۔ اس کا انحصار آپ کی دوستوں سے فاصلے میں کمی بنتی ہے۔ ہو سکتا ہے دوری کی صورت میں فرار کے وقت کپڑا، آلات آپ کو مقامی لگنے میں مدد دیں لیکن اگر آپ کا چہرہ بہت مختلف ہے تو ایسے میں یہ سب کچھ مشکل ہو سکتا ہے۔ تھوڑے فاصلے یا عرصے کا فرار چار کے گروہ کی صورت میں ہونا بہتر ہے۔ موسم کے لحاظ سے سب سے مشکل وقت دسمبر، جنوری اور فروری ہے کیونکہ سردی سخت ہونے کے ساتھ ساتھ قدرتی خوراک کمیاب ہوتی ہے، چھپ کر کسانوں کے گھروں اور کھیتوں سے خوراک حاصل کی جا سکتی ہے۔ ان سے سامنا سخت مشکل میں ڈال سکتا ہے۔ مرغی کے ڈربوں سے انڈے اور گائے بھینسوں کے ڈیروں سے دودھ حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن انڈے ایک ساتھ بہت سارے غائب نہ کریں۔ یہ جانور بعض اوقات شور بھی مچا سکتے ہیں اور

باقی صفحہ ۷ پر

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتخریج: طالب صدیقی

2 مارچ

جلال آباد: ننگرہار کے عبدالرحمٰن بھائی نے امریکی کانوائے پرشہیدی حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں دو امریکی ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔ دونوں ٹینک میں موجود امریکی فوجی ہلاک۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کی شہادت قبول فرمائیں۔ آمین

ننگرہار: ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ایک امریکی ٹینک تباہ، اور ٹینک میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ایک اور کارروائی میں طورخم ہائی وے پرامریکی سپلائی پر حملے کے نتیجے میں ایک گاڑی اور حفاظت پر مامور پولیس گاڑی بھی تباہ

کابل: ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں نیٹو کی گاڑی تباہ۔ گاڑی میں سوار پانچ فوجی مُردار ہوگئے۔

قندھار: ضلع ڈانڈ میں قائم افغان چیک پوسٹ پرحملہ کیا گیا، چھ فوجی ہلاک۔ چیک پوسٹ تباہ ہوگئی اور تمام اسلحہ مجاہدین کوغنیمت میں حاصل ہوا۔

قندھار: صبح آٹھ بجے مجاہدین کے حملے میں قندھار شہر کی خفیہ برانچ کا اعلیٰ عہدیدار جہنّم واصل ہوگیا۔ مجاہدین نے مرتدین کے پیٹرولنگ یونٹ کو تباہ کردیا۔ جس کے نتیجے میں ۵ افغان مرتد فوجی ہلاک ہوگئے۔ ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں ایک کینیڈین تباہ، ٹینک میں موجود سات کینیڈین فوجی ہلاک۔ ضلع مِوانڈ میں مجاہدین نے مرتد افغان فوج کے پیٹرولنگ یونٹ پرحملہ کرکے تباہ کردیا۔ جس کے نتیجے میں چھ فوجی مردار اور چند ایک زخمی ہوئے۔

پکتیکا: ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ سے مرتد افغان فوج کی گاڑی سے تباہ، جس کے نتیجے میں سات افغان فوجی ہلاک۔

زابل: اتوار کے دن پہلی کارروائی میں ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ سے امریکی کانوائے کی ایک گاڑی ٹکرا گئی، جس کی وجہ سے تمام امریکی فوجی ہلاک۔ جبکہ دوسری کارروائی میں ایک ٹینک تباہ ہوا جس میں پانچ امریکی فوجی ہلاک

ہلمند: برطانوی فوج کا ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔ ٹینک میں موجود تمام فوجی ہلاک

فراح: مجاہدین نے گھات لگا کر افغان فوج کے کانوائے پرحملہ کیا جس کے نتیجے میں بارہ گاڑیاں تباہ اور چار گاڑیاں مجاہدین کوغنیمت میں ملیں۔ گیارہ فوجی مردار ہوئے اور گیارہ فوجیوں کو زندہ گرفتار کیا گیا۔

3 مارچ

ہلمند: ضلع گرشک میں مجاہدین کے زیر کنٹرول علاقے میں اتحادی فوج داخل ہوگئی، جس کے نتیجے میں شدید لڑائی شروع ہوگئی۔ لڑائی کے دوران مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ لگائی جس کی وجہ سے ایک ٹینک تباہ ہوگیا۔ دو گھنٹے تقریباً جاری رہنے والی لڑائی میں اتحادی فوج علاقے سے نکل گئی۔ بعدازاں صلیبیوں نے علاقے پر فضائی بمباری شروع کردی جس میں تین افراد شہید ہوگئے۔

مجاہدین نے برطانوی فوج کے اڈے پر مارٹر گولے فائر کئے۔ اِس اڈے میں برطانوی اور ڈنمارک کے فوجی موجود تھے۔ نقصان کی تفصیلات معلوم نہ ہوسکیں۔

خوست: صابری کے علاقے میں امریکی کمپاؤنڈ پر 25 مارٹر گولے فائر کئے گئے۔ جس سے پورا کمپاؤنڈ تباہ ہوگیا۔ جانی نقصان کی تفصیلات معلوم نہ ہوسکیں۔

کابل: کابل کے جنوب میں واقع پولیس سٹیشن مجاہدین نے تباہ کردیا۔ جس میں موجود تمام مرتد پولیس اہلکار مردار۔

4 مارچ

بگرام: حبیب اللہ بھائی نے امریکی اڈے بگرام پرشہیدی حملہ کیا۔ جو کہ اس وقت پانچویں ایوی ایشن بٹالین اور چھٹی ایوی ایشن بٹالین (GSAB) کے زیرِانتظام کام کررہی ہے۔ اس حملے کے نتیجے میں دو امریکی ٹینک تباہ۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے بھائی کے عمل کو قبول فرمائیں۔ آمین

خوست: مجاہدین کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگ سے امریکی ٹینک تباہ ہوگیا اور تمام فوجی ہلاک ہوگئے۔

قندہار: ضلع اغربان میں ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ سے امریکی ٹینک کے ٹکرانے کے نتیجے میں ٹینک مکمل طور پر تباہ اور سات امریکی فوجی ہلاک ہوئے

کنڑ: ضلع غازی آباد کے قریب امریکی اڈے پرحملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں ۳ امریکی فوجی ہلاک اور ۱۲ افغان فوجی زخمی ہوگئے۔

وردگ: ضلع چاتگ میں گھات لگا کر پولیس کے قافلے پرحملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں چند گاڑیاں تباہ اور دس افغان مرتد فوجی مردار، جبکہ پولیس چیف زخمی ہوا۔

5 مارچ

خوست: ضلع صابر میں ۱۵ مارٹر گولے افغان آرمی کے کمپاؤنڈ پر داغے گئے۔ جہاں امریکی افواج بھی رہائش پذیر تھیں۔ حملے میں کمپاؤنڈ تباہ ہوگیا۔ جانی نقصان معلوم نہ ہوسکا۔

ہلمند: برطانوی فوج کی بیس پرحملہ کیا گیا اور شدید فائرنگ ہوئی۔ جانی نقصان کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔ ضلع نادلی میں برطانوی فوج کے گشتی قافلے پرحملہ کیا گیا۔ برطانوی

فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ پھٹنے سے برطانوی ٹینک تباہ اور چھ برطانوی فوجی ہلاک۔ برطانوی فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ تین گھنٹے تک جاری رہنے والی اس لڑائی میں مجاہدین نے ۵ برطانوی فوجی کو واصل جہنّم کیا۔

ہرات: افغان فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ جس سے ۲ گاڑیاں تباہ اور ۵ فوجی ہلاک۔ جبکہ تمام اسلحہ مجاہدین نے غنیمت کیا۔

قندھار: افغان پولیس سٹیشن پر حملے کے نتیجے میں ۶ پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے۔

نمروز: عمر بھائی نے پولیس سٹیشن پر شہیدی حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں پولیس انچارج رحمت اللہ سمیت ۱۹ پولیس اہلکار مردار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شہید بھائی کے عمل کو قبول فرمائیں۔ آمین

7 مارچ

ہلمند: مجاہدین نے ضلع مرجا میں ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ جس میں سوار ۱۲ فوجی مردار ہوئے۔

غزنی: افغان فوج پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ جس میں ۲ گاڑیاں تباہ ہو گئیں اور تمام فوجی اہلکار ہلاک ہو گئے۔ مجاہدین نے تمام اسلحہ غنیمت کیا۔

کپیسا: فرانسیسی فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں ۲ فرانسیسی فوجی جہنم واصل اور پانچ زخمی ہوئے۔

کنٹر: امریکی فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ جس میں ۴ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

زابل: ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں گاڑی تباہ۔ جس میں سوار ۶ فوجی ہلاک اور تقریباً ۲ زخمی ہوئے۔

8 مارچ

ہلمند: ضلع گرمر میں ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ پھٹنے کی وجہ سے امریکی گاڑی تباہ۔ چھ امریکی ہلاک ہوئے۔ ضلع نواہ میں مجاہدین خلاف کارروائی کے لیے جانے والی برطانوی فوجیوں کے قافلے پر حملہ۔ جس کے نتیجے میں ۳ برطانوی فوجی ہلاک اور ۵ مجاہدین زخمی ہوئے۔

پکتیکا: ضلع شواگ میں ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ پھٹنے سے امریکی گاڑی تباہ۔

قندھار: ضلع شوالی کوٹ میں ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ پھٹنے سے کینیڈین فوج کا ٹینک تباہ۔ ٹینک میں سوار تمام فوجی واصل جہنّم۔

غزنی: آرزا کے علاقے میں ریموٹ کنٹرول بم حملے میں غزنی صدر پولیس کی گاڑی تباہ۔ اندر کے علاقے میں مجاہدین نے پولینڈ فوج کے ٹینک کو بارودی سرنگ کے ذریعے تباہ کر دیا گیا۔ جس میں موجود تمام فوجی ہلاک ہو گئے۔ ضلع دیکھ میں نیٹو سپلائی کے قافلے پر حملہ کیا گیا۔ ایک ٹرک اور ایک حفاظتی ٹینک تباہ ہو گیا تمام مال مجاہدین کو غنیمت میں حاصل ہوا۔

خوست: وگاز کے علاقے میں امریکی بیس پر مارٹر گولوں سے حملہ کیا گیا۔ ایک دوسری کارروائی میں دومند گو کے علاقے میں افغان مرتد فوج کے گشتی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں ۵ فوجی مردار جبکہ ۲ مجاہدین زخمی ہوئے۔

9 مارچ

غزنی: مجاہدین نے بارودی سرنگ سے پولینڈ فوج کا ٹینک تباہ کر دیا۔ ۶ فوجی ہلاک۔

ارزگان: بارودی سرنگ پھٹنے سے افغان فوج کی گاڑی تباہ ہو گئی اور ۷ افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

ہلمند: ضلع مکتب کے علاقے میں بارودی سرنگ پھٹنے سے گاڑی تباہ اور اس میں سوار ۶ افغان فوجی ہلاک۔

ضلع گرمسر کے علاقے میں مجاہدین نے پولیس اسٹیشن پر حملہ کیا، تمام اہلکاروں نے خود کو مجاہدین کے حوالے کر دیا، جبکہ اسلحہ غنیمت میں حاصل ہوا۔

جوزگان: ضلع مورڈان کے علاقے میں بارودی سرنگ پھٹنے سے گاڑی تباہ اور اس میں سوار ۱۳ افغان فوجی ہلاک۔

پکتیکا: ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں امریکی گاڑی تباہ، ہلاکتوں کا اندازہ نہ کیا جا سکا۔

11 مارچ

قندھار: بارودی سرنگ کے پھٹنے سے دو کینیڈین ٹینک تباہ۔ یہ کارروائی ضلع میوان کے علاقے میں ہوئے۔ ۵ فوجی ہلاک ہوئے۔ جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

ہلمند: لشکر گاہ کے قریب بارودی سرنگ پھٹنے سے افغان پولیس کی گاڑی تباہ۔ جس میں سوار پولیس کمانڈر اور ۶ پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔ زرغون کے علاقے میں گھات لگا کر افغان پولیس پر حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ۵ اہلکار مردار اور ۳ زخمی ہوئے۔

ننگرہار: ضلع شیرزاد میں مجاہدین نے گھات لگا کر افغان پولیس پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۴ پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔ حملے میں گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

12 مارچ

ہلمند: ضلع نادعلی میں بارودی سرنگ نے افغان پولیس کی گاڑی اڑا دی۔ گاڑی میں سوار ۹ اہلکار مردار ہوئے۔

خوست: مجاہدین نے مرتد افغان فوج کے ضلع ہیڈ کوارٹر پر ۲۵ مارٹر گولے داغے جس سے ہیڈ کوارٹر کی عمارت مکمل تباہ ہو گئی۔

ارزگان: ترین کوٹ میں مجاہدین نے پولیس چوکی پر حملہ کر کے چوکی اپنے قبضہ میں لے لی۔ مزاحمت کرنے پر ۴ پولیس اہلکاروں کو مردار کیا جبکہ اسلحہ کی کثیر تعداد غنیمت ہوئی۔

13 مارچ

قندھار: ریموٹ کنٹرول بم حملے میں افغان فوجی کی گاڑی تباہ۔ یہ کارروائی میوان کے علاقے میں ہوئی۔ حملے میں ۵ فوجی مردار ہوئے۔

فراح: ضلع نالان کے علاقے میں ٹینک مجاہدین کی لگائی گئی بارودی سرنگ سے ٹکرانے سے تباہ ہو گئی نتیجتاً ۲ فوجی واصل جہنّم ہوئے۔

خوست: ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے مجاہدین نے امریکی اڈے پر حملہ کیا۔ یہ کارروائی ضلع یعقوبیہ میں ہوئی۔ مجاہدین نے ۱۰ مارٹر گولے داغے۔ جس کے نتیجے میں اڈے کو شدید نقصان پہنچا اور ایک امریکی گاڑی تباہ ہوگئی۔

ارزگان: پہلی کارروائی کے نتیجے میں ایک ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرانے سے تباہ ہو گیا۔ جبکہ دوسری کارروائی میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کی مدد سے افغان فوج کے قافلے پر حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ۱۳ فوجی ہلاک ہوئے۔ مجاہدین کو اسلحہ مالِ غنیمت میں ملا۔

وردگ: مجاہدین نے سید آباد کے علاقے میں قائم امریکی اڈے پر ۱۵ مارٹر گولے داغے۔ جس کے نتیجے میں اڈے کے اندر آگ بلند ہوتی دکھائی دیے۔

14 مارچ

کیسپیا: مجاہدین نے طغب کے علاقے میں قائم فرانسیسی اڈے پر ۲۰ میزائل داغے۔ اڈے کے اندر آگ بھڑک اُٹھی۔ ۱۰ فرانسیسی فوجی زخمی ہوئے۔ کارروائی کے بعد ہیلی کاپٹر آ گیا، جس نے زخمیوں کو دوسری جگہ منتقل کر دیا۔ ایک دوسری کارروائی میں مجاہدین نے گھات لگا کر فرانسیسی قافلے پر حملہ کیا جس میں دو گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ ۱۰ فرانسیسی فوجی مردار ہوئے۔ یہ لڑائی آمنے سامنے ہوئی اور ۵ مجاہدین زخمی ہوئے۔

ہلمند: لشکرگاہ کے علاقے میں مجاہدین نے ڈسٹرکٹ پولیس سٹیشن پر حملہ کیا۔ اس حملے کے نتیجے میں ایک پولیس گاڑی تباہ ہوئی۔ ۵ پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔

ہرات: مجاہدین نے ہرات ائیرپورٹ پر ۱۰ مارٹر گولے داغے۔ جہاں فوجیوں کی کثیر تعداد موجود تھی۔ نقصان کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔ ایک دوسری کارروائی میں مجاہدین نے ہلکے ہتھیاروں سے ہرات ائیرپورٹ کے قریب واقع پولیس اکیڈمی پر حملہ کیا۔ یہ لڑائی ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔

کیسپیا: دشان اور سالم کے علاقوں میں واقع پولیس چیک پوسٹ پر حملہ کیا۔ کاروائی کی مزید تفصیلات معلوم نہ ہوسکیں۔

کابل: ملا عبدالخالق بھائی نے نیٹو قافلے پر شہیدی حملہ کیا۔ یہ کابل کے جنوبی حصّے میں ہوا۔ حملہ اتنا شدید تھا کہ ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوا گیا اور ۱۳ نیٹو فوجی ہلاک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کے اس عمل کو قبول فرمائیں۔

15 مارچ

ہلمند: ضلع گرشک میں مجاہدین نے برطانوی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ہلاکتوں کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔

ارزگان: مجاہدین نے گھات لگا کر افغان فوج کے قافلے پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۱۳ فوجی ہلاک ہوئے۔ اس کارروائی میں مجاہدین کو اسلحہ بھی غنیمت میں حاصل ہوا۔

کیسپیا: علاسی کے علاقے میں امریکی فوج نے فضائی بمباری کی۔ جس کے نتیجے میں کئی مکانات منہدم ہوئے اور ۱۴ بچے اور خواتین شہید ہوئیں۔ اس کے بعد مجاہدین نے قریبی فوجی اڈے پر حملہ کیا۔ کارروائی کی مزید تفصیلات معلوم نہ ہوسکیں۔

علاسی کے علاقے میں مجاہدین نے فرانسیسی فوج کے اڈے پر حملہ کر کے ۵ فرانسیسی فوجیوں کو مردار کر دیا، حملے سے ایک گاڑی تباہ ہوئی اور اڈے کو جزوی نقصان پہنچا۔

ننگرہار: قندھار شہر میں واقع میونسپل کارپوریشن کے قریب افغان فوج کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی۔ جس کے نتیجے میں تمام فوجی ہلاک ہوگئے۔

ہلمند: مجاہدین نے لشکرگاہ کے علاقے میں گھات لگا کر افغان فوج کے قافلے پر حملہ کیا اور ۴×۴ گاڑی تباہ کر دی، افغان کمانڈر عبدالحمید اور اس کے تین باڈی گارڈ مردار ہوئے۔

نورستان: مجاہدین نے گھات لگا کر امریکی قافلے پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ۵ امریکی ہلاک ہوئے۔

لوگر: چراک کے ضلع میں مجاہدین نے افغان پولیس کے مرکز پر حملہ کیا۔ نقصان کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔

ہلمند: موسیٰ قلعہ کے علاقے میں افغان فوج کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی، جس کے نتیجے میں گاڑی تباہ اور ۵ فوجی ہلاک ہوئے۔

16 مارچ

ہلمند: لشکرگاہ کے علاقے میں واقع پولیس مرکز پر شہیدی حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں ۴۶ پولیس اہلکار اور ۳ برطانوی فوجی بھی واصل جہنّم ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کے اس عمل کو قبول فرمائے۔

گرمسر کے علاقے میں برطانوی فوج کی گاڑی مجاہدین کی لگائی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی۔ صلیبیوں کے نقصان کی تفصیل معلوم نہ ہوسکیں۔

قندھار: بارودی سرنگ سے افغان فوج کی گاڑی ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں ۷ فوجی ہلاک ہوگئے۔

17 مارچ

کنٹر: امریکی فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ سے صلیبیوں کے ۳ ٹینک تباہ ہوگئے۔

خوست: بارودی سرنگ سے امریکی فوج کی گاڑی ٹکرانے کی وجہ سے تباہ ہو گئی۔ بارودی سرنگ نے ٹینک تباہ کر دیا۔ 6 امریکی فوجی زخمی ہوئے۔

مسرنگ باغ کے علاقے میں مجاہدین نے امریکی کمپاؤنڈ پر مارٹر گولوں سے حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں کمپاؤنڈ جزوی طور پر تباہ ہوگیا۔

غزنی: بم پھٹنے سے امریکی ٹینک جزوی طور پر تباہ ہوگیا۔ ۴ صلیبی مردار

قندھار: پنجوائی کے علاقے میں مجاہدین نے گھات لگا کر افغان فوج کے قافلے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں گاڑی تباہ ہوگئی اور ۶ فوجی ہلاک ہوئے۔

کنٹر: ضلع غازی آباد کے علاقے میں امریکی اڈے پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں اڈے کو جزوی نقصان پہنچا اور آٹھ امریکی فوجی ہلاک جبکہ چند زخمی ہوئے۔

ہلمند: ضلع گرشک میں گھات لگا کر حملہ کیا گیا، حملے کی وجہ سے افغان فوج کی گاڑی تباہ ہوگئی۔ ۹ فوجی ہلاک جبکہ چند ایک زخمی ہوا۔ جبکہ اسلحہ مالِ غنیمت میں بنا۔

18 مارچ

خوست: پیٹرولنگ آرمی کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرانے کی وجہ سے تباہ ہوگئی۔

وردگ: ضلع نارک میں امریکی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی۔جس کے نتیجے میں 3امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

نورستان: کام دش کے علاقے میں مجاہدین نے امریکی اڈے پر حملہ کیا،جس میں 3امریکی فوجیوں کے مرنے کی خبر ملی۔کارروائی کی تفصیلات معلوم نہ ہوسکیں۔

ہلمند: ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں برطانوی ٹینک تباہ۔اس حملے میں چھے برطانوی فوجی ہلاک ہوئے۔

زابل: سوری ڈسٹرکٹ میں مجاہدین نے افغان فوج کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں سات فوجی ہلاک ہوئے۔

19 مارچ

ہلمند: ظاہری ڈسٹرکٹ کے علاقے میں مجاہدین نے کینڈین فوج پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں کینڈین فوجیوں کی کئی ہلاکتیں ہوئیں۔کارروائی کی مکمل تفصیل معلوم نہ ہوسکیں۔

خوست: بیداک تانا کے علاقے میں مجاہدین نے افغان فوج کے پیٹرولنگ رستے پرگھات لگا کرحملہ کیا۔جس کے نتیجے میں دس فوجی ہلاک ہوئے۔مجاہدین کو اسلحہ غنیمت میں ملا۔

ہلمند: مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ سے گرشگ میں تعینات خفیہ ادارے کے افسر اور رکن پارلیمنٹ دادمحمد خان کی گاڑی تباہ کردی جس کے نتیجے میں وہ خود بھی مردار ہوگیا۔دادمحمد کے ساتھ عبدالصمد خاک سار، ہائی وے پولیس کا انچارج اور تین دوسرے مرتدین بھی واصل جہنم ہوئے۔

خوست: بارودی سرنگ سے امریکی ٹینک تباہ، حملے کے نتیجے میں تمام فوجی ہلاک ہوگئے۔

22 مارچ

ننگرہار: حافظ عبدالکریم بھائی نے صلیبی امریکی فوج کے قافلے پر شہیدی حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 2 ٹینک اور 16 امریکی فوج ہلاک ہوئے۔کارروائی کے بعد امریکی فوجیوں نے بوکھلاہٹ میں فائرنگ کرنا شروع کردی،جس کی زد میں آکر دو بچے شہید ہو گئے۔اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کے عمل کو قبول فرمائیں۔آمین

ارزگان: گرشک کے علاقے میں بارودی سرنگ اس وقت پھٹی جب افغان فوجی علاقے سے بارودی سرنگیں صاف کر رہے تھے۔ جس سے متعدد فوجی ہلاک ہوئے۔مجاہدین نے چوڑی کے علاقے میں قائم پولیس چوکی پرحملہ کیا۔جس کے نتیجے میں پولیس افسر سمیت ایک پولیس اہلکار ہلاک ہوا۔حملے میں پولیس چوکی تباہ کردی گئی جبکہ اسلحہ مجاہدین کو غنیمت کیمیں ملا۔

کابل: کابل شہر میں دھماکے کے نتیجے میں کئی اتحادی اور امریکی فوجی ہلاک ہوئے، یہ دھماکے مسلسل دس جگہوں پر کئے گئے۔

ارزگان: جاتو کے علاقے میں مجاہدین کی بچھائی ہوئی بارودی سرنگ سے افغان فوج کی گاڑی ٹکرا کر مکمل طور پر تباہ ہوگئی،8 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

خوست: مجاہدین نے گھات لگا کر افغان فوج کے پیٹرولنگ یونٹ پر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 5 فوجی ہلاک اور 2 فوجی زخمی ہوئے۔جبکہ اسلحہ مجاہدین نے غنیمت کرلیا۔

24 مارچ

ہلمند: ماجرا ڈسٹرکٹ میں مجاہدین کی افغان فوج سے دو بدو لڑائی ہوئی۔جس میں 26 فوجی مردار۔اور کئی ایک زخمی ہوئے۔لڑائی کے بعد فضائی بمباری کی وجہ سے مجاہدین کی دوگاڑیاں تباہ ہوئیں اور 3 مجاہد زخمی ہوئے۔ گرشک کے علاقے میں مجاہدین میں گھات لگا کر حملہ کیا، جو دو گھنٹوں تک جاری رہا۔اس لڑائی میں افغان فوج کی دو گاڑیاں تباہ ہوگئیں اور 12 فوجی مردار ہوئے۔دو مجاہدین زخمی ہوئے۔اسلحہ مجاہدین کو غنیمت میں ملا۔

ارزگان: سجاول کے علاقے میں ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ کے پھٹنے سے افغان فوج کی گاڑی تباہ ہوگئی۔

ہلمند: مجاہدین نے ماجرہ ڈسٹرکٹ میں گھات لگا کر چھ ٹینک تباہ کردیے۔ٹینکوں میں موجود تقریباً 20 فوجی مردار ہوئے۔ ایک دوسری کارروائی میں ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ کے پھٹنے سے 5 ٹینک تباہ ہوئے۔جبکہ ایک اور کارروائی میں گرمسر ڈسٹرکٹ میں مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگ سے ٹکرانے کی وجہ سے 3 امریکی ٹینک تباہ ہوگئے۔جس کے نتیجے میں کئی امریکی فوجیوں سمیت مرتد افغان مردار وزخمی ہوئے۔اطلاعات کے مطابق اس واقعے کے بعد علاقے کو آمدورفت کے لیے بند کردیا گیا اور زخمی اور مرنے والے فوجیوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے امریکی اڈے میں منتقل کردیا۔تباہ ہونے والے ٹینک علاقے میں پڑے رہے۔ایک اور واقعہ میں مجاہدین نے گھات لگا کر ننگ دین مرتد افغان فوج کی گاڑی پر حملہ کیا۔یہ کارروائی لشکرگاہ کے علاقے میں کی گئی۔

وردگ: سید آباد ڈسٹرکٹ میں امریکی قافلے پر حملہ کرکے ایک گاڑی تباہ کردی۔ گاڑی میں سوار 8 امریکی مارے گئے۔

ارزگان: اتحادی فوج کا ایک ٹینک اُس وقت تباہ ہوا جب مجاہدین فوجی قافلے کے لیے بھاری بارودی سرنگ لگا چکے تھے۔یہ ٹینک پُل سے گزر رہا تھا۔

بولدک: روبط کے علاقے میں سات افغان فوجی ہلاک اور کئی ایک زخمی ہوئے۔ اطلاعات کے مطابق دشمن کی گاڑی مجاہدین کے گھات لگا کر فرار ہورہی تھی مجاہدین حملہ کرنے کے نتیجے میں تباہ ہوئی۔مجاہدین کو اسلحہ غنیمت میں ملا۔زخمی اور مرنے والے فوجیوں کو بعد میں افغان فوجی اپنے مرکز میں لے گئے۔جبکہ تباہ شدہ گاڑی وہی پڑی رہی۔

پکتیکا: مجاہدین نے ایک امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔جس میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

قندھار: دو مارٹر گولے قندھار ایئر پورٹ پر داغے گئے۔ جہاں امریکی اور کینیڈین فوج کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔تاہم حملے کی مزید تفصیل معلوم نہ ہوسکیں۔ایک دوسری

کارروائی میں مجاہدین نے کھوجکا بابا کے علاقے میں گھات لگا کر پولیس کی گاڑی پر حملہ کیا۔ جس میں گاڑی تباہ ہوگئی اور گاڑی میں سوار تمام پولیس والے ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے تمام اسلحہ غنیمت کیا۔ جبکہ تیسرے واقعہ میں مجاہدین کی لگائی گئی بارودی سرنگ سے ٹکرانے کے بعد کینیڈین فوج کا ٹینک تباہ ہوگیا۔ اور پانچ کینیڈین فوجی بھی مردار ہوئے۔

25 مارچ

پکتیکا: برمال ڈسٹرکٹ میں مجاہدین نے ایک امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ جس میں سوار تمام فوجی ہلاک ہوگئے۔

ہلمند: لشکرگاہ کے علاقے میں مجاہدین نے افغان فوج کے قافلے پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں 4 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ اس کارروائی میں رینجرز کی ایک گاڑی تباہ ہوئی۔ مجاہدین کو اسلحہ غنیمت میں ملا۔

قندھار: مجاہدین نے 2 مارٹر گولے قندھار ایئرپورٹ پر داغے، جہاں امریکی اور کینیڈین فوجی رہائش پذیر ہیں۔ تاہم جانی و مالی نقصان کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی۔

قندھار شہر: کھوجکا بابا ڈسٹرکٹ کے علاقے میں مجاہدین نے گھات لگا کر افغان پولیس کی گاڑی پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں گاڑی تباہ ہوگئی اور پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔ مجاہدین کو اسلحہ غنیمت میں حاصل ہوا۔ ایک اور کارروائی میں مجاہدین نے بھاری اسلحے کے ذریعے کینیڈین فوج کے قافلے پر حملہ کیا۔ کارروائی کے بعد مرنے والے فوجیوں کو ہیلی کاپٹر میں طبی مرکز میں لے جایا گیا۔

26 مارچ

خوست: سروبی ڈسٹرکٹ کے علاقے میں مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگ کے ذریعے فوجی گاڑی تباہ ہوگئی۔ جس میں موجود 19 افغان مرتد فوجی ہلاک ہوگئے۔

ہلمند: کرشک ڈسٹرکٹ کے علاقے میں مجاہدین نے پولیس چوکی پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کرلیا، 11 پولیس اہلکار ہلاک کردیے، اسلحہ غنیمت میں ملا۔ ایک دوسری کارروائی کرشک کے علاقے میں ہوئی جہاں مجاہدین نے گھات لگا کر افغان فوج کے قافلے پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں آدھے گھنٹے تک لڑائی جاری رہی۔ اِس کارروائی میں مرتد فوج کی 4 گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ 11 فوجی مردار ہوئے۔

غزنی: اندار ڈسٹرکٹ میں گھات لگا کر کارروائی کی گئی، جس کے نتیجے میں دو گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ اور تمام پولیس اہلکار ہلاک ہوگئے۔ ایک اور واقعہ میں مجاہدین نے موکار ڈسٹرکٹ میں پولینڈ فوج کے قافلے پر حملہ کیا، جس میں ایک ٹینک تباہ، 6 فوجی مردار اور 6 زخمی ہوئے۔

ہرات: حافظ عبدالمطلب بھائی نے اٹلی فوج کے قافلے پر شہیدی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ اور 9 فوجی مردار ہوئے۔ اللہ ہما ے بھائی کے اس عمل کو قبول فرمائیں۔ آمین

خوست: مجاہدین نے 13 مارٹر گولے امریکی اڈے پر داغے، جہاں امریکی فوجیوں کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔ اڈے کو نقصان پہنچا، امریکی اڈے سے بھی مارٹر داغے گئے۔ لیکن مجاہدین بہ حفاظت واپس اپنی مقام پر پہنچ گئے۔

ہلمند: راشڈان کے علاقے میں افغان فوج کے قافلے پر حملہ کیا گیا۔ جس میں ایک ٹینک تباہ ہوگیا۔

پکتیکا: احمد خیل کے علاقے میں امریکی فوج کے لیے سامانِ رسد لے جانے والے قافلے پر حملہ کیا گیا۔ جس میں ڈرائیور سمیت دو گاڑیوں تباہ ہوگئیں۔ جب کہ مجاہدین دو گاڑیاں غنیمت میں اپنے ساتھ لے گئے۔

قندھار: مجاہدین نے افغان فوج کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 11 فوجی ہلاک، اور دو گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

ہلمند: چاہ مرزا کے علاقے میں داخل ہوتے ہوئے مجاہدین نے امریکی قافلے پر حملہ کیا۔ یہ علاقہ مجاہدین کے کنٹرول میں ہے۔ حملے میں دو مارٹر گولے داغے گئے جس کے نتیجے میں ایک ٹینک تباہ ہوگیا۔ شدید لڑائی کے نتیجے میں امریکی فوج علاقے سے واپس چلی گئی۔ ایک دوسرے واقعے میں لشکرگاہ کے گاؤں بابا جی میں صلیبی دشمنوں نے زمینی اور فضائی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 15 بچے اور خواتین اسلام شہید ہوئیں۔

زابل: کرمسر کے علاقے میں مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے افغان

31 مارچ

فوج کے اڈے پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں 11 فوجی ہلاک ہوئے اور اڈے کی عمارت کو نقصان پہنچا۔

زابل: بارودی سرنگ صاف کرتے ہوئے 4 امریکی واصل جہنّم اور 2 زخمی

خوست: مجاہدین نے امریکی اڈے پر مارٹر گولے فائر کیے۔ جس کے نتیجے میں دشمن کا بھاری نقصان ہوا۔

ہلمند: ازبکان کے علاقے میں قائم امریکی اڈے پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ 1 گھنٹہ جاری رہنے والی اس لڑائی میں 4 امریکی ہلاک ہوئے۔ ایک اور کارروائی میں مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں برطانوی ٹینک تباہ کردیا۔

❁---❁---❁

ماہِ مارچ اِک نظر میں

فدائی حملے	۳	ٹینک تباہ	۴۴
گاڑیاں تباہ	۳۸	مراکز چیک پوسٹ پر حملے	۳۲
مرتد افغانی فوجیوں کی ہلاکتیں	۳۹۸	آئل ٹینکر، ٹرک تباہ	۴
صلیبی فوجیوں کی ہلاکتیں	۱۶۷	ہیلی کاپٹر تباہ	۲
ریموٹ کنٹرول بم دھماکے	۱۵۲	کمین / بارودی سرنگیں	۳۴

قبولیت ومقبولیت

عمر خیام

معرکہ سے قبل وقت کے نبی زاروقطار رو کر نصرت کی دعا مانگتے ہیں۔ دعا کے لئے اٹھے ہاتھ اتنے بلند ہوتے ہیں کہ شانوں سے چادر ڈھلک جاتی ہے اور معرکہ کے لئے روانگی کے وقت کوئی میدان میں بننے والی صفوں کے بجائے مسجد کی صف میں زاروقطار رو رہا ہو تو خلیفہ وقت اسے زلفوں سے پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے کہتا ہے کہ

"رب کو اس وقت تیرے آنسوؤں کی نہیں تیری گردن سے بہتے ہوئے لہو کی ضرورت ہے۔"

تم ایک گھاٹی پر ہو فی الوقت جمے رہو۔ کار سرکار میں مداخلت نہ کرو۔ جو گھروں میں کسی عذر کے بغیر گھر والیوں کے ساتھ دبکے رہیں۔ ان کے ذہنوں میں نفاق ہوتا ہے اور تم اس مرض کا شکار نہیں ہو۔ یاد رکھو جن کے دلوں میں نفاق ہوتا ہے ان کے بارے میں تو کہا جا چکا ہے کہ

"انسان خود اپنے آپ کو جانتا ہے خواہ وہ کتنی ہی معذرتیں پیش کرے"

اگر تمہارے دل میں نفاق ہوتا تو تم یہاں نہ ہوتے اور جہاں تم ہوتے وہاں تمہارے پاس تڑپ کے بجائے تاویلیں ہوتیں۔

قسورہ سے اس کا قلبی تعلّق تھا وہ جانتا تھا کہ بوڑھا اس سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔ ہزاروں میل دور بھی اسے کئی راتوں کو یہ واضح احساس ہوتا تھا کہ جیسے اس کے لئے شب میں دعائیں مانگ رہا ہو۔

وہ اس کی بات ٹالنا نہیں چاہتا تھا۔ دل گرفتگی سے وہ ایک طرف بیٹھ گیا۔

میرے بچے۔۔۔تم کتنے نکھر گئے ہو۔۔تمہیں اس کا اندازہ ہی نہیں ہے۔۔۔آہ کیا خبر اس کی کیا حکمتیں ہیں۔۔۔ کتنے لوگ ہوتے ہیں جو مرتے دم تک بھی اپنے مرتبے سے آگاہ نہیں ہو پاتے۔ مجھے پتا ہے کہ تو کتنے خوش رنگ پھولوں سے لدا ہوا ہے۔ ہاں ۔۔۔لوگ اپنے آپ کو دیکھ پاتے تو شاید گھر جاتے۔مبہوت ہو جاتے۔ مجھے اپنا آپ نہیں دکھائی دے رہا۔ اپنا سراپا دیکھنے کے لئے تو آئینہ درکار ہوتا ہے۔ تو اپنے آپ کو نہیں دیکھ پا رہا لیکن میں تو تجھے دیکھ رہا ہوں۔ میری بات کا بھی تجھے یقین نہیں ہے کیا؟

تمہاری ساری باتیں درست لیکن اب میرا وہاں دل نہیں لگتا۔ مجھے سخت کوفت ہوتی ہے جو غم گسار ہیں وہ کم ہیں اور جو مایوس کرنے والے اور طعنے دینے والے ہیں وہ بکثرت ہیں۔ انکی بہتات ہے۔جنھیں ہم اپنا سمجھتے تھے وہ بھی پرے ہو کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس نے انتہائی کرب کے عالم میں کہا۔

تماشائیوں کی پروا کرنا چھوڑ دو۔ تماش بینوں کا کام فقط اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا کہ ٹیم جیت رہی ہو تو یہ غل غپاڑہ کرتے ہیں۔نعریں مارتے ہیں، ناچتے ہیں اور اگر وکٹیں اوپر تلے گرنا شروع ہو جائیں تو یہ منہ بسورتے ہوئے کرسیوں پر ڈھے جاتے ہیں اور ٹیم کو کوسنا شروع کر دیتے ہیں۔

جو میدان میں ہے وہ تمہاری ٹیم ہے۔ بس کھیل پر نظر رکھو۔ ٹیسٹ میچ ہے۔ پورے تحمل کے ساتھ کھیلتے رہنا ہے۔ بیٹنگ پیڈ پہن کر اور بلا تھام کر تیار رہو۔

مجھے میدان میں اترنا ہے۔ وہ بولا۔

تم کیا اپنے آپ کو میدان سے باہر سمجھتے ہو۔ میدان میں تم ہو۔ ڈپریشن کے بجائے ایکسپریشن اور امپریشن کے خانے میں موجود ہو۔ رہی بات تمہاری خواہش کی تو ۔۔بیٹا۔۔ابھی بکریاں ملنے کا وقت نہیں آیا۔ بس تھوڑا عرصہ باقی ہے۔ وہ وقت آنے کو ہے۔ دیکھنا یکے بعد دیگرے ساری بکریاں ملتی چلی جائیں گی اور تم جس کے گلے کی بکری ہو اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو۔تم کہیں پر بھی ہو۔ وہ نگہبان تمہیں ہانک لے آئے گا۔ آخر کو تم اس کے گلے میں شامل ہو۔

وہ اٹھ کر کمرے میں بے چینی سے ٹہلنا شروع ہو گیا۔ فیصلہ کرنے میں اسے سخت دشواری کا سامنا تھا۔ وہ اچانک بولا

ٹھیک ہے ایک سودا کر لو میرے ساتھ۔ میں واپس چلا جاتا ہوں۔تم ایسا کرو اپنا یہ سکون اور اپنا اطمینان مجھے دے دو۔ بولو منظور ہے۔ وہ دونوں ہاتھ اس کے کاندھوں پر جمائے جواب طلب نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

بوڑھا بے اختیار ہنستا چلا گیا۔

واہ کیا عجیب بات ہے۔ برسوں سے میں دعا کرتا ہوں کہ تیری تڑپ مجھے مل جائے، تیرا یہ اضطراب میرا اضطراب بن جائے، یہ چبھن جو تیرے دل میں ہے میرے دل میں اتر آئے۔ تیری تڑپ دیکھ کر میں ہمیشہ رشک کرتا رہا ہوں لیکن پھر تیری محبت مجھ پر غالب آجاتی اور میں اپنی اس دعا سے دستبردار ہو جاتا۔

نہیں۔۔اس نے قطعیت سے جواب دیا۔ یہ میرا اثاثہ ہے اس کے سوا میرے پاس نذر کرنے کو کچھ بھی نہیں ہے۔ میں بالکل تہی دامن ہوں۔

تو میری گٹھری نظریں جمائے بیٹھا ہے۔ مجھے اس کی تو فکر نہیں اس لئے کہ وہ تو میں دبائے بیٹھا ہوں۔ مجھے فکر ہے تو اپنی پگڑی کی۔ میں کب تک اسے دونوں ہاتھوں سے تھامے رکھوں گا۔ ہر دفعہ جب تو آتا ہے تو مجھے لگتا ہے کہ اب یہ تیرے سر پر ہو گی اور تو اسے اپنے سر پر پہنے کسی معصوم بچے کی طرح "اسے" دکھا کر پوچھ رہا ہو گا کہ ذرا دیکھنا تو میں کیسا لگ رہا ہوں۔ بوڑھا دے نہیں رہا تھا، اب اسے بھی مزا آیا ہو گا۔

جا اور شکر کر کہ اس نے تجھے منتخب کیا۔ تجھے کسی کے دام میں اٹکنے نہیں دیا۔ ذرا اپنی دنیا میں لوٹ کر دوسروں سے اپنا موازنہ تو کر اس نے تجھ پر کتنا انعام کیا۔ یاد رکھنا کہ وہ نظر

نہیں آتا اور اس کی جو خاص عنایات ہوتی ہیں وہ بھی نظر نہیں آتیں۔ جا کہ تیرے حصّے کا بہت تھوڑا لیکن اہم کام باقی ہے۔ قبول تو تو ہوگیا۔ مقبولیت کا مرحلہ شروع ہوگیا ہے۔ تیرے چہرے اور تیری آنکھوں میں وہی چمک اور وہی روشنی ہے جو مقبولیت کی دہلیز کی طرف قدم بڑھانے والوں کے چہرے پر ہوتی ہے۔

بات کرتے کرتے فرطِ جذبات سے قسورہ کی آواز گلوگیر ہوگئی تھی۔ کوئی کیا جانے کہ حسین چہرے کیا ہوتے ہیں، جو تم اپنی دنیا میں دیکھتے ہو وہ تو خوبصورت چہرے ہوتے ہیں کسی کی نگاہ میں اترتے ہیں اور کسی کی نگاہ میں اترتے ہی نہیں۔ لیکن جو حسین لوگ ہوتے ہیں وہ ہر دیکھنے والے کو حسین ہی دکھائی دیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے سینوں میں حسن کو یوں چھپائے پھرتے ہیں جیسے ہرن اپنے نافہ میں مشک کو۔ لیکن پھر بھی شکار ہو جاتے ہیں۔۔۔ اور بے انتہا حسین لوگ ان کا تو کیا کہنا۔۔ ان کے اندر کا حسن رس رس کر ان کے چہرے کے مساموں سے پھوٹنا شروع ہو جاتا ہے اور پورے چہرے پر نور بن کر بسیرا کر لیتا ہے۔ خدا کبھی مجھے اپنا سراپا دکھا دے تو میں سجدے سے سر بھی نہ اٹھا سکوں۔

اس نے مزید حجت نہیں کی۔ واپس آ کر اس نے ملازمت کو خیر آباد کہا اور گلی گلی صدا بلند کی۔ کتنے لوگوں کو زندگی بدل گئی۔ جینے کا ڈھب کچھ اور ہو گیا۔ قسورہ کے انتقال کی خبر بھی اسے یہیں ملی۔ اب بہت سے نکتے اس پر عیاں ہو گئے تھے۔ سکینت جو وہ بیان کر سکتا تھا کہ وہ کیا شے ہے ان سے مختلف طور پر جو سکینت تو کیا عزیمت کی راہ سے بھی واقف نہیں تھے۔

چھ ماہ گزر گئے تھے۔ اب اسے اندازہ ہو چلا تھا کہ قسورہ کیوں ہر دفعہ واپس بھیجنے پر مصر رہتا تھا۔ ہر دفعہ یہ کیوں کہتا تھا کہ اس کی طرف سے انتظار۔۔۔ خاص مہمانوں کو خصوصی طور پر مدعو کیا جاتا ہے۔۔۔ ایک دفعہ اس نے انتظار کرنے سے متعلّق کچھ کہا تو قسورہ نے جواب دیا کہ جو یہ کہتے ہیں کہ میں انتظار کر رہا تھا مگر وہ آیا نہیں۔ مجھے یہ بات بہت عجیب لگتی ہے۔ کیونکہ جس کا انتظار کیا جاتا ہے وہ آئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا ۔۔۔ کوئی فرد ہو یا بلاوا ہو۔۔۔ انتظار شرط ہے۔

اور جب انتظار کیا جاتا ہے تو صرف انتظار کیا جاتا ہے۔ اپنے آپ کو دوسرے کاموں میں الجھاتے نہیں ہیں۔ توجہ بٹنے نہیں دیتے۔ بالکل ویسے ہی جیسے سخت گرمیوں کے روزوں میں دسترخوان پر بیٹھ کر ازان کا انتظار کرتے ہیں۔ نظریں گھڑی پر جمی ہوتی ہیں اور کان ازان کی آواز کے منتظر ہوتے ہیں۔ کبھی یوں کسی کا انتظار کر کے تو دیکھنا۔

میری بات کا یقین نہیں ہے تو اپنی اہلیہ کو کبھی والدین کے گھر بھیج دینا اور پھر خود یوں انتظار کرنا جیسے میں کہہ رہا ہوں پھر دیکھنا وہ انہی قدموں پر واپس لوٹتی ہے یا نہیں۔ بس لوگوں کو تو شکوہ کی عادت ہے۔ کوئی انتظار کرتا ہی کب ہے۔ کوئی راہ تکتا ہی کب ہے۔ وہ ہر شب پکارتا ہے کہ کون ہے میرا طلب گار۔

اسے قسورہ کی باتیں یاد آ رہی تھیں اور ان چھ ماہ کے دوران اس نے ہر شب جواب دیا تھا کہ میں تیرا طلبگار ہوں۔ میں تیرا مددگار ہوں اور دن میں وہ اس کے مددگاروں کو جمع کرتا رہا۔

پھر ایک روز وہ اپنے کنبہ سمیت کوچ کر گیا۔ اس کا یہاں کام ختم ہو چکا تھا۔ اس کی رفیقِ حیات اپنے جگر گوشوں کو ساتھ لئے اس کے ہمراہ تھیں۔

اسے اس بستی میں رہتے ہوئے کئی ماہ گزر چکے تھے۔ اس کا بیشتر سفر پتھریلے راستوں پر سفر کرتے وہئے گزرتا تھا۔ گھیردار شلوار پر چھوٹی سی قمیض اور اس پر کئی جیبوں والی جیکٹ پہنے دھول میں اٹے ہوئے اس شخص کے بارے میں کوئی گمان بھی نہ کر سکتا تھا وہ کبھی بلا کا خوش لباس تھا۔ پر آسائش گھر میں خوبصورت سی ڈائیننگ ٹیبل کے گرد بیٹھ کر ناشتہ کرنے والے اس کچی چھت کے نیچے زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کو اب ناشتہ میں ڈبل روٹی اور مکھن کے بجائے وہی کچھ میسر تھا جو وہاں کی خوراک تھی۔ سبز قہوہ اور خشک روٹی۔ لیکن نہ اسے کوئی ملال تھا نہ اس کے اہل و عیال کو۔۔۔ سب اپنی نئی دنیا میں مطمئن اور مسرور تھے۔

وہ پہاڑوں کے دامن میں دور تک پھیلی ہوئی ان بستیوں کے مکینوں کی آنکھ کا تارہ تھا۔ اپنے شہر میں بھی اسے اللہ تعالیٰ نے اسی طرح عزت و شرف سے نوازا تھا لیکن ان بستیوں میں لوگ اس سے بے پناہ عقیدت رکھتے تھے۔ آخر کو وہ ان کا مسیحا تھا۔

شام کا وقت تھا وہ بستی کے عقب میں چھوٹی سی پہاڑی پر بیٹھا تھا۔ نیچے پہاڑی کے دامن میں اس کے بچے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ اس کے اردگرد بستی کے بوڑھے اور جوان بیٹھے تھے۔ جب دو گاڑیاں دور سے آتی ہوئی دکھائی دی۔ گاڑیوں کے معمول کے مطابق رفتار سے اسے یہ اطمنان ہو گیا تھا کہ کوئی ایمرجنسی نہیں ہے۔ گاڑیاں بستی میں آ کر رکی تو ان میں سے مقامی افراد کے ہمراہ کچھ خوش پوش افراد بھی اترے اور بستی میں کھیلتے ہوئے بچوں سے کچھ پوچھنے لگے۔ جواب میں بچوں نے اس پہاڑی کی جانب اشارہ کیا جس پر وہ بیٹھا تھا۔ اس نے ایک گہری سانس لی اور قدرے سنبھلتا ہوا پہاڑی سے نیچے اترنے لگا۔ وہ نہ صرف آنے والوں کو بلکہ ان کی آمد کے مقصد کو بھی سمجھ چکا تھا۔

بستی کے چند بوڑھے مہمانوں کو مسجد سے متصل حجرے کی جانب لے کر جا رہے تھے۔ مٹی کی لپائی والے اس کمرے میں کھجور کی چٹائیوں پر بیٹھے افراد بار بار پہلو بدل رہے تھے۔ وہ تینوں مہمان اس کے شعبے سے تعلّق رکھتے تھے۔ ان میں سے تیسرا فرد سینئر ڈاکٹر تھا جو مسلسل اس کے بیٹے کے بالوں میں شفقت سے انگلیاں پھیر رہا تھا۔

آخر کیا سوجھی تمہیں جو تم یہاں آ بسے۔ اچھے بھلے کامیاب آدمی تھے۔ تمہارا کیریئر تمہارا منتظر ہے۔ ہم تمہیں واپس لینے آئے ہیں۔ یہ پروفیشنلزم نہیں ہے۔ اس کے ایک دوست نے دبے لفظوں میں اس سے کہا۔

پروفیشنلزم کے حوالے سے بھی تو تم مجھے قائل نہیں کر سکے۔ کامیاب آدمی کے آخر تمہارے پاس تصورات ہی کتنے ہیں۔ انسانی نفسیات پر تحقیق کرنے والے ایک عرصہ تک ٹامک ٹوئیاں مارتے رہے۔ بات دولت شہرت اور سماج میں مقام سے آگے

بڑھتی ہی نہیں تھی۔۔لیکن یہ ثابت ہوا کہ یہ سارے تصورات کامیاب انسان یا ایک کامیاب زندگی کی علامت نہیں ہیں۔۔ہے نا۔۔اس نے اپنی بات کی تصدیق چاہنے کے لئے اپنے دوستوں کی جانب دیکھااور پھر بولا۔

بالآخر کسی حد تک اتفاق ہوا تو اس تصور پر کہ جو اپنی زندگی سے مطمئن ہے وہ کامیاب ہے۔اس کے دوستوں کے علاوہ اس کے سینئر ڈاکٹر ساتھی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ

پھر اس خیال میں کچھ جدت آئی تو کہا گیا کہ جو اپنے آپ سے اپنے اہل وعیال سے اور اپنے ماحول سے حالت سکون میں ہو وہ کامیاب ہے۔یہی تصور ہے نا۔ایک بار پھر تینوں نے اس کی بات کی تصدیق کی۔

پہلے تصور کے مطابق میں اب اپنی زندگی سے مطمئن ہوں اسلئے میں کامیاب انسان ہوں۔رہی بات دوسرے تصور کی تو کیا وہ شخص حالت سکون میں ہوگا جس کا کنبہ حالت سکون میں نہ ہو۔۔اسے جینے کے لئے جس ماحول کی ضرورت ہے اسے خراب کیا جارہا ہو۔اس نے اپنے سینئر ڈاکٹر سے براہ راست پوچھا۔

نہیں وہ حالت سکون نہیں حالت سکوت ہوسکتی ہے۔سفید بالوں والے ڈاکٹر نے جواب دیا۔

بالکل ٹھیک کہا آپ نے۔ایسی حالت میں سکون میں رہنا ممکن ہی نہیں۔اگر وہ زندہ ہے تو مزاحمت کرے گا۔اس عنصر سے نبرد آزما ہوگا جو اسکے ماحول کو تاراج کرے گا۔کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔

وہ تینوں خاموش تھے۔

رہی بات فیوچر کی۔۔۔تو میں وہ مستقبل نہیں چاہتا جس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ "یہ ہے تیرا وہ مستقبل جو تیرے اپنے ہاتھوں نے تیرے لئے تیار کیا ہے ورنہ اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔جہاں ٹھنڈے پانی کا بھی حساب مانگا جائے گا۔کیا وہاں یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ جب انسانیت سسک رہی تھی،زخموں پر مرہم رکھنے والا کوئی نہیں تھا اس وقت تم کہاں تھے۔

میں نے کوئی جذباتی فیصلہ نہیں کیا ہے نہ اب میں عمر کے اس حصّے میں ہوں۔حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوجاتے ہیں۔ایک آسودہ دل موہ لینے والی مسکراہٹ اس کے لبوں پر پھیلتی چلی گئی۔

تمہارے اندر اتنا حوصلہ کیسے آیا۔پوچھنے والے کے لہجے میں رشک تھا،احترام تھا۔

تعلّق کی بدولت،،وہ پورے اعتماد کے ساتھ بولا۔میں نے جتنا غور کیا،جتنا پڑھا اور جتنی تحقیق کی ہر جگہ میں نے اسے ہی بنیاد پایا۔انسان فطرت کمزور ہے خوف اس کی سرشت میں شامل ہے۔یہی خوف انسان پر حاوی ہوجائے اسے زیر کرلے تو نفاق کی حدوں میں داخل ہوجاتا ہے۔وہ"ہماری"لغت میں کیا کہتے ہیں کہ "ایسی سرنگ جس میں ہر دم بھاگنے کا متلاشی رہتا ہے"یہی خوف اسے حقائق کے اقرار سے روکتا ہے۔

اعلان حق سے روکتا ہے پھر وہ حق سے اور حتیٰ کہ اپنے آپ سے بھی بھاگتا ہے۔بزدل بن کر رہ جاتا ہے۔اس سے کبھی دلیری کی توقع باقی نہیں رہتی۔نفاق کی کم از کم صورت قول وفعل میں تضاد اور اس کی انتہا چاپلوسی اور غلامی ہے۔انسان خوف سے شکست صرف اس صورت میں کھاتا ہے جب اس کا تعلّق کمزور ہوتا ہے۔

تعلّق مضبوط ہوتو انسان اگر ایک لمحے کے لئے بھی خوف سے مغلوب ہوجائے تو دوسرے لمحے اس کا تعلّق کی مضبوطی اس خوف کو شکست دے دیتی ہے اور پھر وہ خوف پر قابو پالیتا ہے۔یہی چیز بہادری کہلاتی ہے۔وہ شے جو سپر ایگو اور کنٹمنٹ کے تصور سے بھی بلند ہے وہ نفس مطمئنہ ہے کہ جو کچھ میسر ہے اس کو بروئے کار لاکر جدوجہد کرتے ہوئے نتائج کو رب پر چھوڑ دینا اور یہ تعلّق کی مضبوطی کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔دو دن مہمان نوازی کا لطف اٹھانے کے بعد وہ تینوں واپس لوٹ گئے۔وہ آزمائش کی کئی بھٹیوں سے سرخرو ہوکر آیا تھا۔شاید مزید آزمائش درکار نہ تھی۔اسے اپنے آپ کو کسی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچانے کی ضرورت بھی پیش نہ آئی۔سنگلاخ پہاڑوں کے دامن میں ہی اسے ایک روز آگ نے اچک لیا۔قربانی قبول ہوچکی تھی۔کیا خبر کہ جو آگ ہے تپتا ہوا ریگزار ہے وہی گلزار ہے۔اور جسے کوئی جنت سمجھے بیٹھا ہے وہ جہنّم کے سوا کچھ نہ ہو۔

اپنی ذات سے اپنی آنکھوں کی طرح چمٹے ہوئے لوگوں کو یہ بات کون سمجھا سکتا ہے۔

چار دن بعد خبر یا خوشخبری ملی۔اس سے بے پناہ محبت کرنے والے اس کے خلیق مربی کے گھر چند لوگ موجود تھے۔وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔

کیا ان لوگوں کو تاریخ کبھی فراموش کرپائے گی جو پوری قوت کے ساتھ گھومنے والی چکی کے بھاری پاٹ سے آگے بڑھ کر چمٹ گئے جو پوری بنی نوع آدم کو روندنے کے درپہ تھا۔ہزاروں اس تلے پس گئے،کچلے گئے،اسے روکنے کی کوشش میں ان کے ناتواں بدنوں کے جوڑ اکھڑ گئے لیکن انھوں نے اس خوفناک پتھر کی ساری شان وشوکت اور سارے فسوں کو توڑ کر رکھ دیا۔اسے اپنے سینوں پر روکا اور پھر پوری قوت صرف کرکے اسے اس کے صحیح رخ پر کردیا۔انھیں کوئی نہیں بھول پائے گا،کوئی نہیں۔

باقی رہے تماش بین تو یہ فقط بھوک سے بلبلاتے ہیں اور آٹا کھا کر مست رہتے ہیں۔انھیں صرف اس سے غرض ہے۔ماحول بن چکا ہے جب وہ ایک آنکھ والا رزق دکھا کر پوچھے گا کہ میرے ساتھ ہو یا ان کے ساتھ تو وہ کیا جواب دیں گے جو ایک آنکھ والے لنوٹ کی تاب نہ لاسکے۔

وہ جو لوٹ گئے تیری راہ میں
وہ جو کٹ گئے تیری چاہ میں
بڑے کام کے وہ لوگ تھے
اُنھیں بھول جائیں تو کس طرح

❁---❁---❁

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالہادی

امریکہ نے بیت اللہ محسود کی گرفتاری پر 50 لاکھ ڈالر کا انعام مقرر کر دیا گیا۔ ابو یحییٰ اللیبی اور سراج الدین حقانی کی گرفتاری پر 60 لاکھ ڈالر

امریکہ کی انٹیلی جنس ایجنسی ایف بی آئی (FBI) کی طرف سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں پر افغانستان اور پاکستان میں کارروائیاں کرنے والے تین افراد کی تلاش اور گرفتاری پر 11 ملین ڈالر کا انعام مقرر کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق امریکہ نے افغانستان میں اپنے خلاف لڑنے والے عسکریت پسندوں کے تین اہم رہنماؤں میں سے بیت اللہ محسود کی تلاش پر 50 لاکھ، سابق دور میں روس کے خلاف نبرد آزما رہنے والے جلال الدین حقانی کے بیٹے سراج الدین حقانی اور عرب جنگجو ابو یحییٰ اللیبی کی گرفتاری اور تلاش پر 60 لاکھ ڈالر کی رقم رکھی ہے۔

تحریک طالبان پاکستان کے امیر بیت اللہ محسود، افغانستان کے مجاہد رہنما سراج الدین حقانی اور عرب مجاہد ابو یحییٰ اللیبی کی تلاش پر ۱۱ ملین ڈالر کا انعام مقرر کر کے کفر اور اس کے گماشتوں نے یہ واضح کر دیا کہ دراصل خوف کس کا ہے اور ان کی تباہی و بربادی میں کون عظیم لوگ شامل ہیں۔ آنے والے دنوں میں اُن کے گرد گھیرا مزید کون کرے گا۔ یہی خوف اور ڈر اُن کی راتوں کی نیند اُڑائے ہوئے ہے۔ اب ان صلیبی لشکروں کو خوابوں میں بھی مجاہدین اسلام نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کفر اور اس کے گماشتے دن اور رات بس یہی راگ الاپ رہے تھے کہ "دہشت گرد" ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہیں۔ اِن صلیبی لشکروں اور ان کے حواریوں سے صرف اتنا کہنا ہے کہ باذن اللہ تمہاری تباہی اور بربادی کا سامان مجاہدین اپنے عزم مصمم کی صورت کرتے رہیں گے۔ تا وقتیکہ "کلمتہ اللہ ھی العلیاء" کا چہار سو پر چار ہو جائے اور حکم صرف اسی کا ہو جس کی کائنات ہے۔ الحکم للہ الملک للہ

"شوریٰ اتحاد المجاہدین" کے قیام کے بعد مجاہدین کے مابین کوئی تنازع نہیں رہا ہے اور ہم نے دشمنوں کے منصوبوں کو اللہ کے فضل سے خاک میں ملا دیا ہے۔ ملاّ نذیر

"السحاب میڈیا" (مجاہدین کے مصدقہ ترجمان) نے گزشتہ دنوں جنوبی وزیرستان میں مجاہدین (وزیر قبائل) کے امیر ملاّ نذیر احمد کا اہم انٹرویو کیا۔ ملاّ نذیر ۱۳۹۵ھ بمطابق 1975ء میں جنوبی وزیرستان کے علاقے برمل میں پیدا ہوئے۔ وانا کے مرکزی مدرسہ سے فارغ التحصیل ہوئے اور بعد ازاں 1995ء سے طالبان کے ساتھ مزار شریف کے محاذ پر جہاد میں شریک ہوئے اور کابل کے طالبان مجاہدین کے ہاتھوں فتح کے بعد مستقلاً جہاد میں شمولیت اختیار کر لی اور بامیان، قندوز اور بادغیس کے معرکوں میں شریک رہے۔ سقوط امارتِ اسلامیہ کے بعد امریکہ کے خلاف بھی علم جہاد بلند کیے رکھا اور آج کل جنوبی وزیرستان (وزیر قبائل) میں مجاہدین کے امیر اور شوریٰ اتحاد المجاہدین کے رکن ہیں۔ ذیل میں ہم ان کے انٹرویو کی تلخیص پیش کر رہے ہیں۔

وزیرستان میں جہاد کی تاریخ کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ یہاں کے قبائل نے برطانوی غاصبوں کو شکست دی تھی اور پورے برصغیر پر قابض ہونے کے باوجود بھی برطانوی یہاں قدم نہیں جما سکے تھے اور جب وہ قبائل سے لڑتے لڑتے تھک گئے تو انہوں نے ایف سی آر (Frontier Crime Regulartion) کے قوانین کا اجراء کیا جس کی بدولت انہیں یہاں دخل اندازی کا موقع ملا وہ یہاں کیمپ بنانے میں کامیاب ہو گئے لیکن حاجی صاحب میرزا علیؒ (فقیر اپی) جو کہ اس وقت امیر جہاد اور قبائل کے سربراہ تھے، کی قیادت میں برطانوی صلیبیوں کے خلاف اس وقت تک جہاد کیا جب تک ان کو ذلت و خواری کے ساتھ اپنی سرزمین سے نکال دیا۔

امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف جہاد میں وزیرستان کے مجاہدین سے متعلق ملاّ نذیر احمد نے بتایا کہ ہم نے سقوطِ امارتِ اسلامیہ کے بعد یہاں واپس آنے کے بعد ہی 'مچہ دار' میں امریکی کیمپ ایک کامیاب حملے سے جہاد کا آغاز کر دیا۔ اس کارروائی میں ہمارے ایک ساتھی سید محمد رحمہ اللہ شہید ہوئے اور ہم فکر مند تھے کہ ان کے گھر والوں کو کس طرح بتائیں گے۔ جب ہم سات دنوں کے بعد ان کے جسد مبارک کو واپس لانے میں کامیاب ہوئے تو ان کا جسد بالکل تر و تازہ تھا اور لوگ جوق در جوق ان کی زیارت کرنے کے لیے آئے۔ اس واقعہ کے بعد مجاہدین کی تعداد میں بے حد اضافہ ہوا اور مجاہدین سے تعاون کرنے لگے۔ اس کے بعد ہم نے افغانستان میں نرل، شکین کے ضلعی مراکز پر کامیاب حملے کئے جن میں مجاہدین کو بیش بہا غنیمت حاصل ہوئیں۔ یوں امریکہ کے خلاف جہاد روز بروز تیز تر ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ہمارے ساتھ زابل اور غزنی میں بھی جہاد میں شریک ہونے لگے۔ لیکن پاکستانی حکومت نے ان کے راستے میں رکاوٹ ڈالنی شروع کر دی۔ ابتدا میں ہماری جدوجہد امریکہ کے خلاف تھی اور ہم یہاں نہیں لڑنا چاہتے تھے لیکن جب پاکستانی حکومت ہمارے لیے جہاد کے راستے میں رکاوٹ بن گئی، ہمارے گھر اور مراکز تباہ کئے، ہمارے بھائیوں کو شہید اور گرفتار کیا اور ہمارے لیے مسدود کر دیئے تو پھر ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا کہ ہم اپنے ہتھیاروں کا رُخ پاکستانی حکومت کی طرف موڑ دیں۔

ایک اورسوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ امیر المومنین ملاّ محمد عمر حفظہ اللہ کی قیادت میں تمام مجاہدین متفق ہیں اور ہم افغانستان میں طالبان مجاہدین کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں اور ان کے نمائندے یہاں بھی آتے رہتے ہیں جبکہ یہاں سے جو مجاہدین جہاد میں شرکت کے لیے افغانستان کے کسی علاقے میں جاتے ہیں تو وہ وہاں طالبان مجاہدین کے مقامی امیر کی قیادت میں صلیبیوں اور ان کے گماشتوں (افغان مرتد فوجیوں) کے خلاف کارروائیوں میں شریک ہوتے ہیں۔

وزیرستان میں مہاجر مجاہدین سے متعلّق ان کا کہنا تھا کہ ہمارا ان سے بعینیہ وہی رشتہ ہے جو انصار کا مہاجرین سے ہوتا ہے اور ہونا چاہیے۔ جو کوئی بھی ان کو نقصان پہنچانے یا حملہ کرنے کی کوشش کرے گا ہم نے اس کے خلاف جہاد کیا اور آئندہ بھی کریں گے (ان شاءاللہ)

وزیرستان میں مختلف ترتیبوں کے حوالے انھوں نے کہا کہ بیت اللہ، گل بہادر اور ہم یکجان اور متحد ہیں اور ہمارے درمیان جو بھی اختلافات اور دوری پیدا ہوئی تھی، وہ آئی ایس آئی کی پیدا کردہ تھی اور اب وہ نہیں رہی۔ آئی ایس آئی ہی نے وزیر اور محسود قبائل کے مابین نفرت کو ہوا دی۔ لیکن اب تیرہ رکنی شورٰی کے قیام کے بعد کوئی تنازع نہیں رہا ہے اور ہم نے دشمنوں کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا ہے (الحمدللہ)

ان کا کہنا تھا کہ جو لوگ اب جہاد میں شریک نہیں ہیں وہ جب محض دو چار سال ہی میں، اللہ کی مدد و نصرت سے مجاہدین کو فتح یاب ہوتے اور بیش بہا فوائد سمیٹتے دیکھیں گے تو افسوس سے ہاتھ ملتے ہوئے کہیں گے ہم پہلے کیوں نہ جہاد میں شریک ہوئیں لیکن تب بہت دیر ہو چکی ہوگی۔

ان کا کہنا تھا کہ ان کا جہاد، افغانستان یا پاکستان تک محدود نہیں ہے اور نہ ہی وہ سرحدوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ افغانستان سے امریکہ اور کفر کی پسپائی اور امارت اسلامیہ کے دوبارہ قیام کے بعد ہمارا جہاد ختم نہیں ہوگا کیونکہ جہاد فی سبیل اللہ کسی خطہ زمین تک محدود نہیں بلکہ کرّہ ارض کا جہاد ہے اور ان شاءاللہ دنیا عالم سے فتنہ و فساد کے خاتمے اور شریعت کے نفاذ تک جاری رہے گا۔

بقیہ: اِک نظر اِدھر بھی

امداد دنیا کی آنکھوں سے اوجھل نہیں۔ افغانستان میں اسلامی نظام کے قیا م کے بعد ہی ایران نے بظاہر منافقانہ چپ سادھ لی لیکن اپنی اسلام دشمن سرگرمیاں بد ستور جاری رکھیں۔ کچھ عرصہ قبل ایرانی انتظامیہ نے عرب مجاہدین سے متعلق اطلاعات صلیبیوں کو پہنچا کر اپنے خبث باطن کا اظہار تو کر دیا تھا لیکن یہ سب کچھ عامته المسلمین کی نظروں سے اوجھل ہی رکھا گیا۔ حال ہی میں افغانستان میں بھارت کی ثالثی کی صورت صلیبیوں کے سامان رسد کی فراہمی کے معاہدے بھی زیر بحث ہیں۔ بعض ذرائع کا کہنا ہے کہ ایران کے راستے صلیبیوں کے سامان رسد کی فراہمی بھی شروع ہوچکی ہے۔ کفر و شرك پر مبنی جشن نوروزکے موقع پر ایرانی اور امریکی صدر کے مذکورہ بیانات اورسپلائی لائن کے معاہدات کا منافقانہ طرز عمل مخلص مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے ناکافی نہیں ۔اُمت کی پیٹھ میں چھُرا گھونپنے والا آستین کے سانپ کا یہ کردار، اللہ کے فضل وکرم سے مجاہدین کی نظر میں ہے اورمجاہدین مخلصین ،اللہ کی توفیق سے، اس کا بھرپور جواب ضرور دیں گے، ان شاءاللہ

نوشہرہ: متاثرین کا سہولتیں اور معاوضہ نہ ملنے پر احتجاجی مظاہرہ، پولیس کی فائرنگ، شیلنگ

جلوزئی کیمپ میں مقیم متاثرین باجوڑ کے احتجاج پر پولیس کی ظالمانہ فائرنگ اور شیلنگ، ایک فرد جاں بحق اور متعدد زخمی۔

پاکستانی کی ظالم حکومت کے منافقانہ معیار ہر ہر پہلو سے نمایاں ہو رہے ہیں۔ پہلے اس حکومت نے اپنی 'بہادر' فوج کے ذریعے ''آپریشن شیر دل'' کرنے کے لیے باجوڑ کے مسلمانوں کو ہجرت پر مجبُور کیا اور وجہ یہ بتائی کہ یہ اقدام اُن کی بہتری کے لیے کیا جا رہا ہے ('اُن' کی بہتری سے مُراد سب جانتے ہیں)۔ اپنی اس مکروہ کارروائی پر متاثرین باجوڑ کو معاوضہ کی ادائیگی کی بھی پیش کش کی۔ لیکن معاوضہ تو دور کی بات باجوڑ کی عوام دو وقت کی روٹی کو بھی ترستے رہے۔ سوات میں تعلیمی اداروں کی تباہی کا رونا رونے والی اس حکومت کے پاس باجوڑ کے بچوں کی تعلیم اور مستقبل خراب کرنے کا کیا بہانہ ہے؟ اور جب باجوڑ کے لوگوں نے اپنے حق کے لیے مظاہرہ کیا تو اُن پر لاٹھی چارج، شیلنگ اور فائرنگ کر کے اپنے بد باطن کو مزید عیاں کر دیا۔ ان سادہ لوح مسلمانوں کو آخر کار سمجھنا ہی ہے کہ اپنا حق ٹائر جلا کر اور سڑکوں پر خالی خولی نعرے لگا کر نہیں ملتا بلکہ حق تو ظالمین اور فاسقین سے بزور بازو چھینا جایا کرتا ہے

اِک نظر اِدھر بھی

ترتیب و تضریح :احمد مصطفیٰ

<u>گوانتانوموبے میں جیل نگران امریکی فوجی نے اسلام قبول کرلیا۔</u> قیدیوں کے اخلاق وعبادات سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔میٹری ہولڈ بروکس

نیویارک(آن لائن)امریکی فوج کے ایک سپیشلسٹ میٹری ہولڈ بروکس گوانتاناموبے کے عقوبت خانے میں کلمہ شہادت پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔تفصیلات کے مطابق نوجوان آرمی آفیسر میٹری ہولڈ بروکس جن کی ڈیوٹی صرف چھ ماہ تک کیوبا کے عقبت خانوں میں مسلمان قیدیوں کی نگرانی اور بعض اوقات انھیں ایک جگہ سے دوسری جگہ لے کر جانا تھا۔وہ مسلمان قیدیوں کے اوصاف واخلاق اور سخت حالات میں بھی خشوع وخضوع سے اللہ رب کائنات کی عبادت کرنے سے متاثر ہوئے اور اسلام کی پاکیزہ روشنی سے اپنے سینے کو منور کرلیا۔میٹری نے ایک مختصر برقی پیغام (E-mail) میں یہ تسلیم کیا کہ مراکشی اور دیگر مسلمانوں کے حسنِ اخلاق،تلاوت قرآن حکیم (جو وہ سخت ترین حالات میں بھی کرتے تھے) نے انھیں متاثر کیا اور ایک تاریک کمرے میں قید احمد الراشدی کے ذریعے اسلام کی حقانیت اور سچّائی جان جانے کے بعد جیل کی تنگ جالیوں سے ایک کاغذ پر لکھا کلمہ شہادت حاصل کیا۔احمد الراشدی نے پہلے کلمہ پڑھا اور بعد ازاں میٹری نے پی کلمہ کو دہرایا۔اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو ایمان پر استقامت عطا فرمائیں۔آمین

<u>افغان مجاہدین نے مصالحت کی امریکی پیش کش ٹھکرادی</u>

امارت اسلامیہ افغانستان کے طالبان مجاہدین نے صلیبی امریکہ کی جانب سے باوقار مصالحت کی پیش کش کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ مصالحت کی یہ پیش کش ایک ''بیوقوفانہ خیال'' ہے اور افغانستان میں جنگ کا خاتمہ صلیبیوں کے انخلاء کے بعد ہی ہوگا۔ برطانوی خبر رساں ادارے کے مطابق طالبان مجاہدین کے ترجمان ذبیح اللہ نے کہا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ نے ماضی میں بھی ایسی بیوقوفانہ پیش کش کی تھی۔جس کے جواب میں مجاہدین نے کہا تھا کہ یہ جنگ صلیبی افواج کے افغانستان کے ذلت و پستی کے ساتھ انخلاء تک محدود نہیں، بلکہ سارے کرہ ارض پر اللہ کے کلمے کی سربلندی تک جاری رہے گی۔ چاہے اس کے لیے کتنی قربانیاں ناگزیر ہوں۔

<u>''دہشت گردی'' کے خلاف فوجی اور انٹیلی جنس تعاون بڑھائیں گے(پاکستان، افغانستان اور ترکی)</u>

''ترک سپانسرڈ مذاکرات''میں پاکستان، افغانستان اور ترکی نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ عسکریت پسندوں کے خلاف فوجی تعاون کریں گے۔تینوں ملکوں کے صدور نے کہا ہے کہ وہ عسکریت پسندوں کی کارروائیاں روکنے کے لیے انٹیلی جنس شیئرنگ سمیت تمام عوامل کو مزید مستحکم کریں گے۔

پاکستان اور افغانستان کی نام نہاد مسلم ریاستوں کا اسلام اور اہل اسلام کے خلاف استعمال ہونا مخفی نہیں تھا۔اکثر سادہ لوح اسلامی تحریکیں ترکی کی موجودہ حکومت کو عین اسلامی حکومت گردانتی ہے۔اور اسے اپنے لیے مشعل راہ سمجھتے ہیں۔(جبکہ پاکستان میں حقوق نسواں بل کی طرح ترک پارلیمنٹ میں اس نام نہاد'اسلامی' حکومت کی اسلام کے خلاف قانون سازی کس سے پوشیدہ ہے؟) لیکن ترکی کی زیر صدارت اجلاس میں عامۃ المسلمین کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے کہ اسلام اور اہل اسلام سے عداوت اور کفر اور اہل کفر کے گھر کی لونڈی بننے میں ترکی کی موجودہ گورنمنٹ بھی پاکستان اور افغانستان کے نقش قدم پر چل کر اپنی دنیا اور آخرت کی ذلت وخواری پر مہر ثبت کررہی ہے۔لیکن ان نام نہاد مسلم ممالک کے حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ 'غلبہ اسلام' کے لیے برسر پیکار مجاہدین فی سبیل اللہ، کفار کے ان گماشتوں سے اس طرح برأت کا اظہار کرتے ہیں جیسا کہ وہ کفر اور اہل کفر سے بعض عداوت رکھتے ہیں۔اور ان شاءاللہ وہ وقت دور نہیں جب مجاہدین کے ہاتھوں ان نام نہاد مسلم حکمرانوں اور اُن کے کاسہ لیسوں کا وہی انجام ہو کہ جو میر جعفر اور میر صادق کی اولادوں کا صدیوں سے ہوتا چلا آرہا ہے۔

<u>ایران اور نیٹو حکام کے درمیان **30** سال بعد پہلا رابطہ</u>

برسلز(جرمنی) گذشتہ دنوں ایران اور نیٹو حکام کے مابین خمینی انقلاب کے بعد پہلی باضابطہ ملاقات ہوئی۔جس میں افغانستان کی موجودہ صورت حال پر تبادلہ خیال ہوا۔جرمنی کی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق یہ ایک غیر رسمی ملاقات تھی۔جس میں ایرانی سفارتکار اور نیٹو کا اسٹنٹ سیکرٹری جنرل برائے سیاسی اور سیکورٹی امور شریک ہوئے۔یہ ملاقات برسلز میں صلیبی اتحادی افواج کے فوجی اڈے پر ہوئی۔ادھر ایرانی صدر احمدی نژاد نے امریکی صدر اوباما کے نوروز کے موقع پر ایرانی قوم کے نام دیئے صلح کے پیغام کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے صلح کے لیے عملی اقدامات کیے تو ایران منہ نہیں موڑے گا۔

امارت اسلامیہ افغانستان کے قیام کے وقت ایران کی شمالی اتحاد کے لیے فوجی اور دیگر حوالوں سے

باقی صفحہ **32** پر

صلیبی جنگ اور آئمۃ الکفر

ترتیب وتخریج : عبدالہادی

<u>پاکستان نے عسکریت پسندوں کے خلاف کارروائی نہ کی تو امریکہ کرے گا: اوباما</u>

پاکستان اور افغانستان کے لیے نے رابطہ گروپ میں ''بھارت'' کو بھی شامل کرلیا گیا ہے۔ نئے کنٹیکٹ گروپ میں ایران، روس، چین وسط ایشیائی ممالک اور خلیجی ریاستیں بھی شامل ہوں گی۔ امریکی صدر نے کہا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے بارے میں نئی پالیسی میں بھارت، ایران، روس، چین، وسط ایشیائی ریاستوں اور خلیجی ممالک کو بھی شامل کرلیا ہے۔ اگر پاکستان نے عسکریت پسندوں پر انٹیلی جنس کی بنیاد پر کارروائی نہ کی تو امریکہ خود پاکستان میں کارروائی کرے گا۔ اوباما نے کہا ہے کہ طالبان کی حکومت ختم کرنے کے بعد سات سال سے ہر گزرتے دن کے ساتھ طالبان کی کارروائیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جبکہ 2008ء کا سال امریکہ اور اتحادی افواج کے لیے سخت ترین رہا ہے۔ گیارہ ستمبر کرنے والے پاکستان میں موجود ہیں۔ اُس نے مزید کہا کہ طالبان اور القاعدہ مل کر امریکہ اور پوری دنیا کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ان عسکریت پسندوں نے بالی (آسٹریلیا)، شمالی امریکہ اور لندن میں دھماکے کئے اس لیے عسکریت پسند امریکہ کا نہیں بلکہ پوری دنیا کا مسئلہ ہیں۔ اوباما مزید کہتا ہے کہ عسکریت پسندوں کے خلاف یہ جنگ صرف گولیوں اور بموں سے نہیں جیتی جاسکتی بلکہ پاکستان کے جمہوری اداروں کی مضبوط کرنا ہوگا۔ اور پاکستان کی عوام کی حالت بہتر کرنا ہوگی، جس کے لیے 1.5 ڈالر سالانہ پاکستان کو دیئے جائیں گے۔ مستقبل محفوظ کرنے کے لیے پاکستان میں سرمایہ کاری کرنا ہوگی۔ اوباما مزید کہتا ہے کہ 2015ء تک چار لاکھ فوجیوں پر مشتمل افغان (مرتد) فوج اور 82 ہزار اہلکاروں کی پولیس فورس کے قیام کے لیے اتحادی ممالک منصوبہ بندی کریں گے۔

بائولے بش کے بعد کالے اوباما نے بھی بالکل اسی طرح سے بَکنا شروع کیا جیسے کہ اس کے پیروں بکتے چلے آئے ہیں۔ اوباما کہتا ہے کہ امریکہ خود پاکستان میں کارروائیاں کرے گا (جیسے ایسا پہلے نہیں ہو رہا) اس کے بیان پر اتنا کہنا مناسب ہے کہ ''قافلے جانب منزل رواں رہتے ہیں اور کتے بھوکتے رہتے ہیں''۔ اس کے ساتھ مسلمانان پاکستان کو سمجھ لینا چاہیے کہ ترقیابی کاموں کی آڑ میں امریکہ اور اس کی پالتو NGOاپنا جال پھیلانے کی کوشش کریں گے۔ الحمد للہ ذلت و رسوائی کے ساتھ بلادِ اسلامیہ عراق سے اپنی فوجیں واپس بلا نے کے بعد صلیبی اپنی شکست کا اعتراف امارت اسلامیہ افغانستان میں بھی کر رہے ہیں۔ تبھی تو اندر باہر سے کالا اوباما چیختا ہے کہ 2008ء کا سال اس کی ذلیل فوج کے لیے مہلک ترین رہا ہے۔ (اللہ کے اذن سے بش کے بعد، تمہاری ذلت اور زیادہ گہری ہوگی) اپنی ذلتوں کے بر ملا اعتراف سے گھبراتا ہوا اوبا ما کہتا ہے کہ صلیبی اتحاد اب افغان مرتدوں کو ٹریننگ دے گا (اور خود وہاں سے نکل جائے گا) گویا اس کی واضح شکست اور گرتی معیشت اسے افغانستان میں مزید اور ذلیل و رسوا ہونے سے روك رہی ہے۔ لیکن مجاہدین اسلام اللہ کی خاص عنایت اور نصرت سے صلیبیوں کے ایک ایک سپا ہی کو موت کے گھاٹ اتار کر رہے گے۔

<u>پاکستان میں موجود القاعدہ اور عسکریت پسندوں سے ہماری سلامتی کو خطرہ ہے: جیکی سمتھ</u>

برطانوی وزیر داخلہ جیکی سمتھ نے کہا ہے کہ پاکستان میں موجود القاعدہ اور عسکریت پسندوں سے برطانیہ کی سلامتی کو خطرہ ہے۔ اُس کا کہنا ہے القاعدہ اب بھی بڑے پیمانے پر حملے کرسکتے ہیں۔ اس نے کہا کہ برطانیہ کو عسکریت پسند کی طرف سے کیمیائی، حیاتیاتی اور جوہری حملوں کو خطرہ ہے۔ انسداد دہشت گردی کی نئی منصوبہ بندی میں پاکستان کا کردار اہم ہے، برطانیہ کو پاکستان اور صومالیہ میں موجود ''دہشت گردوں'' سے خطرہ ہے۔ افغانستان اور عراق جنگ سے دہشت گردوں کو خطرناک بم

بنانے کی تربیت حاصل ہورہی ہے اور نئے خطرناک قسم کے یہ بم برطانیہ میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ برطانیہ القاعدہ سمیت پوری دنیا میں چھپے رہنماؤں سے بالعموم اور پاکستان،افغانستان،شمالی افریقہ،سعودیہ،یمن اور عراق میں چھپے القاعدہ رہنماؤں سے بالخصوص بُری طرح خطرہ محسوس کرتا ہے۔

الحمد لله، دنیا بھر کی صلیبی طاقتیں مخلص مجاہدین اسلام سے حد درجہ خوف زدہ ہیں اور اس صلیبی گماشتے جیکی سمتھ کی یہ بات کس حد تک درست ہے کہ مجاہدین اسلام کو اُمت مسلمہ کی مکمل حمایت حاصل نہیں ہے۔لیکن اللہ کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے والوں کے لیے یہ کوئی بڑی مشکل یا پریشانی نہیں ہے۔ کیونکہ مجاہدین فی سبیل اللہ یہ با ت بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ غلبہ اسلام کے لیے عامتہ الناس کی نہیں ، بلکہ اللہ رب العزت کی مددو نصرت کا ہونا ضروری ہو تا ہے۔ اللہ رب کائنات تو انسانوں کی نیتوں اور اخلاص کا جا نچتے ہیں ۔ اور مجاہدین توبس اپنی سی کوششوں میں مصروفِ عمل کہ کوئی عمل اللہ کے ہاں بازیابی کا باعث بن جائے۔ اور وہ اپنی مراد کا پاجائیں۔

القاعدہ کے پاکستان میں ٹھکانے ہیں، وہ امریکہ پر حملے کی تیاری کر رہی ہے۔ عسکریت پسندوں کا ہر جگہ پیچھا کریں گے: اوباما، براؤن

افغانستان کو القاعدہ کی محفوظ پناہ گاہ نہیں بننے دیں گے۔امریکی صدر اوباما نے برطانوی وزیراعظم کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ القاعدہ کے پاکستان میں ٹھکانے ہیں اور وہ امریکہ پر بھرپور حملے کی تیاری کررہے ہیں۔اُس نے مزید کہا کہ وہ پاکستان کو عسکریت پسندوں کے محفوظ پناہ گاہ نہیں بننے دیں گے اور اس کا ہر جگہ پیچھا کریں گے۔ جنگ عظیم دوم کے بعد ہمیں سب سے بڑے معاشی بحران کا سامنا ہے۔

صلیبیوں کے سرغنوں اوباما اور برائون ،جن کو جاگتی آنکھوں مجاہدین کے خواب کثرت سے بلکہ ہر وقت آنے لگے ہیں۔ انھیں مجاہدین صرف یہ پیغام دیں گے کہ اب تم ہمار پیچھا نہیں کرو گے بلکہ باذن اللہ ، موت بن کراور اللہ کی طرف سے عذاب بن ہم تمھارا پیچھا کریں گے۔

پاکستان کے اندر بھی ''عسکریت پسندوں'' کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں: امریکی جنرل ڈیوڈ پیٹریاس

مشرق وسطی میں نیٹو کمانڈر جنرل ڈیوڈ پیٹریاس کا کہنا ہے کہ پاکستان، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سنجیدہ نہیں ہے۔اس لیے اس کی فوجیں اپنا دائرہ کار افغانستان سے پاکستان تک بڑھا سکتی ہیں۔ پیٹریاس کا کہنا ہے کہ افغانستان میں مجاہدین مزید مضبوط ہوئے ہیں۔اُس نے مزید کہا کہ عسکریت پسندوں سے نمٹنے کے لیے مزید 10 ہزار فوج طلب کر لی ہے۔تا کہ ان عسکریت پسندوں سے نمٹنے کے لیے مزید جارحانہ طرزِعمل اختیار کریں گے۔

امریکی اور دیگر صلیبی افواج پر مجاہدین فی سبیل اللہ کے شب وروز کے تابڑ توڑ حملوں نے ان مُردار قوموں کو ناکوں چنے جبوا دئے ہیں۔ اور عراق کے بعد افغانستان میں عملاً مجاہدین فی سبیل اللہ کی حکمرانی کو بھانپتے ہوئے صلیبیوں کی بے چارگی دیکھنے کے قابل ہے۔ایک طرف ان بندر اور خنزیر کی اولادوں کوڈوبتی معیشت کو بچانا ہے (جو کہ ان شاء اللہ ناممکن ہے) تو دوسری طرف اپنے نام نہاد تسلط کو مستحکم کرنے کے لے افغانستان میں مزید فوج لانے کی صورت پیداکرنا ہے (تاکہ افغانستان کے کتوں اور حشرات الارض کی خوراك ان کے مردار جسموں سے پوری ہو سکے) جبکہ حقیقت یہ ہے کہ صلیبی اپنے پہلے سے موجود لشکر کے اخراجات کو پورانہیں کرپار ہا ہے (الحمد لله)

آخری قسط

ہم افغانستان میں کیونکر ہارے؟

امریکہ کے معروف میگزین ''رولنگ سٹون'' میں مشہور امریکی مصنف نیر روزن کے شائع ہونے والے دلچسپ اور چشم کشا سفرنامے کا ترجمہ

کابل پہنچ کر ہم سب نے اپنے اس دوست کے دفتر میں کھانا کھایا جہاں میں سب سے پہلے ابراہیم سے ملا تھا۔ مجھے ابراہیم کے منہ سے یہ سن کر حیرت ہوئی کہ ''قومی آزادی کی جنگ میں شہریوں کو نقصان پہنچانا طالبان کے شایان شان نہیں۔ یہ لوگ افغانی کردار کا مظاہرہ نہیں کر رہے'' ادھر طالبان کابل کے دروازے پر دستک دے رہے ہیں اور شہر پر بڑے حملے آئے دن قریب تر ہو رہے ہیں۔ کابل آکر مجھے پتہ چلا کہ طالبان نے ائیر پورٹ اور نیٹو بیس پر راکٹ داغے ہیں اور یو این او کے دفتر کے علاقے میں چار دن کرفیو لگا رہا جبکہ صدر کرزئی نے اپنی عوامی مصروفیات منسوخ کر دی ہیں۔ ایک انٹیلی جنس آفیسر نے بتایا کہ کابل غزنی شاہراہ اتحادیوں کے ہاتھ سے نکل گئی ہے اور دیگر شاہراہیں بھی خطرے سے دوچار ہیں۔ کابل کے شمال میں صوبہ پروان بھی خطرناک بن چکا ہے۔ وہاں پولیس چیک پوسٹوں پر حملے ہو رہے ہیں اور یہ آخری بچی ہوئی شاہراہ ہے جو کابل کو باقی ملک سے ملاتی ہے۔

جنگ بالفعل ہاری جا چکی ہے۔ ایک امدادی ادارے کے افسر نے کہا: ''طالبان کا کوئی عالمی دہشت گردی پر مبنی ایجنڈا نہیں۔ ان کا ایجنڈا صرف افغانستان تک محدود ہے جس سے ہمارا متفق ہونا ضروری نہیں۔ لیکن اس پر ہمیں جنگ کرنے کا کوئی حق نہیں۔'' سابق طالبان لیڈر اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ بات چیت ہی سے جنگ ختم ہوگی۔ ایک افسر نے یہاں تک کہا کہ ''اگر امریکہ پاکستان سے ڈیل کر لے اور طالبان سے اعلیٰ سطحی مذاکرات کرے تو مفاہمت ہو سکتی ہے۔

بش انتظامیہ یہ سمجھتی ہے کہ وہ شفاخانوں اور سکولوں میں رقوم جھونک کر طالبان کو روک سکتی ہے۔ مگر امدادی اداروں کے افسران اس سوچ کا مذاق اڑاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ''اگر ویت نام میں گوریلوں کو ملازمتیں دے دی جاتیں تو کیا وہ لڑنا چھوڑ دیتے؟ دو سال پہلے افغانستان کے کسی گاؤں میں سڑک یا پل تعمیر کر کے دیہاتیوں سے کہہ سکتے تھے کہ طالبان کو ادھر نہ آنے دینا مگر اب ایسی توقع عبث ہے۔

افغانستان میں برسر پیکار فوجی افسران کہتے ہیں کہ: یہ سمجھنا حماقت ہے کہ جہاں روسی ناکام رہے وہاں امریکی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ روسی قبضے کے عروج پر افغانستان میں ان کے ایک لاکھ بیس ہزار فوجی افغانستان میں موجود تھے اور کم و بیش 3 لاکھ افغانی فوجی ان کی معاونت کر رہے تھے۔ اس کے برعکس امریکی اور ان کے اتحادی 65 ہزار ہیں جن کیساتھ ایک لاکھ 37 ہزار افغان سیکورٹی فورسز میدان میں ہیں، اور انہیں ان طالبان کے خلاف لڑنا پڑ رہا ہے جنہیں خوب منظم اور مال وزر والے اسلامی جہادیوں کے نیٹ ورک کی حمایت حاصل ہے، چنانچہ طالبان حکومت کے سابق کمانڈر کا کہنا ہے: ''امریکیوں کا انجام وہی ہوگا جو روسیوں کا ہوا تھا۔ امریکی اس جنگ کو کنٹرول کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے ان کا مزید خون بہے گا۔ ان کے لیے وہی صورت حال پیدا ہو رہی ہے جیسی روسیوں کے لیے تھی، جو صوبائی دارالحکومتوں میں گھر کے رہ گئے تھے''۔

سادہ الفاظ میں یوں کہہ لیجئے کہ بش کے خاموش تلاطم (Quiet Surge) حتی کہ اوباما کے مزید کمک بھیجنے کے منصوبے کو اتنی دیر ہو چکی ہے کہ ان کا مقدر ناکامی ہے۔ مزید سپاہی بھیجنے کا مطلب یہ ہوگا کہ دشمن سے لڑائیاں زیادہ ہوں گی (اور زیادہ امریکی مریں گے) اور فوج کو مزید فضائی مدد دینے سے زیادہ شہری ہلاک ہوں گے اور یوں مزید افغانی اتحادیوں کی حمایت چھوڑیں گے۔ جلد یا بدیر امریکی فوج مذاکرات کی میز سجانے پر مجبور ہوگی جیسے ان سے پہلے روسیوں نے کیا تھا۔

شرق اوسط کا سکالر اور Organization at war in Afghanistan and Beyond کا مصنف عبدالقادر سنو کہتا ہے ''طالبان کا اٹھ کھڑے ہونا ایسا معاملہ ہے جسے پلٹا یا نہیں جا سکتا۔ یہ تحریک مضبوط تر ہوتی جائے گی۔ بہت سے سردار جو کنارے پہ بیٹھے تماشا دیکھ رہے ہیں یا حکومت کے برائے نام اتحادی ہیں ''آنے والے برسوں میں ان کے طالبان سے جا ملنے کا امکان ہے۔ مزید برآں افغانستان میں امریکی فوجی کارروائیوں کے اب پاکستان کے اندر تک وسیع ہونے کا امکان ہے۔ وہ سرحد پار طالبان اور القاعدہ کے محفوظ ٹھکانوں پر حملے کریں گے لیکن اس سے امریکہ کے لیے بدترین منظر نامہ جنم لے گا۔ امریکہ کے ان حملوں کے نتیجے میں جنوبی ایشیا کے لاکھوں مسلمانوں کو اس جنگ میں کودنے کی ترغیب ملے گی۔ پاکستان خانہ جنگی سے دوچار ہو سکتا ہے، اس کی فوج ٹوٹ سکتی ہے اور ایٹمی ہتھیار پھٹ سکتے ہیں''۔

بش نے کہا تھا: ''عراق، افغانستان اور پاکستان ایک ہی وسیع تر معرکے کے میدان ہیں۔'' یوں انہوں نے اپنی انتظامیہ کی خارجہ پالیسی کی تین عظیم ترین تباہیوں کو ایک ہی ''ویژن'' میں منسلک کر دیا۔ آخر میں اس نے کہا کہ تھا: ''ہمیں آزادی کی طاقت پر یقین رکھنا چاہیے''۔

لیکن طالبان کا اپنا ایمان ویقین ہے اور اس کے بل پر وہ جیت رہے ہیں۔ مجھے کابل میں آخری دن ایک مغربی امدادی افسر کی زبانی سنے ہوئے ایک سرکردہ طالبان مجاہدین کے کمانڈر کے یہ الفاظ نہیں بھول رہے:

''تم مغربیوں کے پاس گھڑیاں ہیں مگر وقت ہماری گرفت میں ہے''۔

❁---❁---❁---❁---❁---❁---❁

اے حرم تیرے بیٹے سلامت رہیں، تا قیامت رہیں

تیرے غازی، مجاہد، ترے جانثار
ان پہ رب کی عنایت رہے بے شمار
کوئی مشرق کی وادی میں لڑتا رہے
کوئی مغرب میں بجلی کی صورت گرے
ان کی صبحیں سدا، باسعادت رہیں
ان کی شامیں، رہینِ عبادت رہیں

یہ فلسطین کے پاسباں بن گئے
فخرِ کعبہ، بلالؓ اذاں بن گئے
ان کی ہر چال دشمن پہ بھاری رہی
بحر و بر میں بھی جنگ ان کی جاری رہی
ان کو حکمت کے گوہر ودیعت رہیں
ان کے سب کام تحتِ شریعت رہیں

یہ قدامت پسندی کی معراج ہیں
ولولے ان کے سینوں میں جو آج ہیں
ان کی ٹھوکر میں افرنگ کے تاج ہیں
میری امت کی یہ نوجواں لاج ہیں
یہ طلب گار، راہِ ہدایت رہیں
راہ رو انِ سبیل شہادت رہیں

یا الٰہی یہ غازی سبک خیز ہوں
منزلوں کی طرف اور بھی تیز ہوں
ان کی آنکھوں میں حق کے شرارے رہیں
برق آسا یہ سب چاند تارے رہیں
میری ملت کی تاباں قیادت رہیں
اہلِ ایماں کے سینوں کی راحت رہیں

اسلام اور جاہلیت کا تضاد

ہر شے اپنے ضد کی دشمن ہوتی ہے، اس کا موجود ہونا اس بات کو لازم ہے کہ اس کی ضد معدوم ہو۔ روشنی وہاں نہیں پائی جاسکتی جہاں تاریکی مسلّط ہو، اس کے پائے جانے کے لیے ضروری ہے کہ اس جگہ کی تاریکی کافور ہو جائے۔ یہ عقل اور منطق کی بدیہیات میں سے ہے۔ اسلام بھی ایک مثبت حقیقت ہے، اور وہ بھی اپنی ایک ضد رکھتا ہے، جسے جاہلیت، طاغوت اور باطل وغیرہ کہتے ہیں۔ جب ہر شے اپنی ضد کی دشمن ہوتی ہے تو عقل کہتی ہے کہ اسلام بھی اپنی ضد کو گوارا نہیں کر سکتا اور اگر دنیا میں ایک چیز بھی ایسی نہیں جو اپنی ضد کے ساتھ ہم سازی کر سکے، اس سے گلے مل جائے اور اس کی موجودگی میں خود موجود رہے تو اسلام کے بارے میں یہ کلّیہ ٹوٹ نہیں جائے گا۔ لازماً جہاں اسلام ہوگا وہاں جاہلیت نہ ہوگی اور جس گوشے میں جاہلیت ہوگی وہاں اسلام نہ ہوگا۔ جبر کی بات دوسری ہے، معذوریوں کی بحث کو ابھی نہ چھیڑیے، اپنی ذمہ داریوں کا سوال بھی ابھی خارج از گفتگو رکھیے۔ اس وقت کہنا صرف یہ ہے کہ اصولی طور پر اسلام وہیں ہوگا جہاں غیر اسلام نہ ہوگا، جہاں کفر نہ ہوگا، جہاں شرک نہ ہوگا، جہاں الحاد نہ ہوگا، جہاں طاغوت کی پوجا نہ ہوگی، جہاں جاہلیت کی کارفرمائی نہ ہوگی۔ دونوں کا ایک ساتھ پایا جانا بداہتاً غلط اور ناممکن ہے۔ تضاد ان کی عین فطرت میں ہے اور تصادم اس فطرت کا عین تقاضا ہے۔

(نظام طاغوت سے برأت۔ مولانا صدرالدین اصلاحیؒ)